قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تعلموا من انسابکم ما تصلون بہ ارحامکم

درین زمان بفضل ایزد منان آمرکن فیکون صانع فنون وشیون



حسب فرمایش مؤلف جناب مولوی محمد رضی الدین صاحب بسمل صدیقی فرشوری بدایونی

در کاکس پریس شاہ آباد ضلع ہردوئی جلیس طبع پوشید



نامِ خدا زیب دہِ ہر کلام	باذر بسمل سوئے احمد سلام

بعد حمد خدا و نعت سیدنا محمد مصطفےٰ و درود بر آل و اصحاب عبا کے واضح ہو کہ یہ اضعف العباد بندہ مسکین محمد رضی الدین "بسمل" صدیقی فرشوری بدایونی اپنے بنی اعمام و شیوخ صدیقی فرشوری سکنائے بدایون کی خدمت مین خصوصاً و جملہ شیوخ صدیقی اولاد قاضی حمید الدین گنوری بدایونی و شیوخ صدیقی عبد الرحمانی رضی اللہ عنہ سکنائے بدایون کی خدمت مین عموماً عرض کرتا ہے کہ اس زمانہ مین ہماری قوم اور برادری مین اکثر لوگون کو اپنے آبا و اجداد کے نام اور اونکے حالات معلوم نہین ہین اور شجرۃ الانساب جو مستند و قابل وثوق ہو وہ ہر ایک کے پاس نہین ہے پس آیندہ ہماری نسلون مین اگر کوئی رسالہ سلسلۃ الانساب کا لکھا ہوا نہ رہا تو وہ لوگ یہ بھی نہ جانین گے کہ ہمارے بزرگ کون تھے اور کن سے ہمارا نسب ملتا ہے اگرچہ صرف شرافت نسب [illegible] کارآمد نہین ہے جو ہر ذاتی

انسان مین ہو تو وہ کام آتا ہے (بلکہ ہمیشہ یہ کام آتا ہے) تاہم شرافت خاندانی بھی نہایت بکار آمد چیز ہے اور اپنا اثر ہر وقت دکہاتی ہے پیغمبر علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے کہ تَعَلَّمُوا مِنْ اَنْسَابِکُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِهٖ اَرْحَامَکُمْ یعنی تم اپنے نسب کو یاد کرلو تاکہ تمہارا رشتہ اور کُف برابر چلتا رہے۔ کذا فی الصحاح لہذا مین نے بعد تالیف کتاب تذکرۃ الواصلین کے یہ ارادہ کیا کہ حضرت آدم علیہ السلام سے اسوقت تک سلسلہ انساب اپنے خاندان شیوخ صدیقی محمدی فرشوری کا مع اونکے مختصر حالات کے اور اونکی قرابت کے کہ کس خاندان سے ہے لکھا جائے تاکہ بعد ہماری ہماری نسلون کے لئے عمدہ یادگار رہے اور وہ اپنے بزرگون کی طرح رہکر اپنی نسلون کو خراب نہ کرین اگر اپنے قوم مین صحیح النسب مفلس بھی کسی زمانہ مین ہوجائے تاہم قرابت اوسکے ساتھ کرنے مین عار نہ سمجھین شعر

ہرگز نمیرسد بہ طلباسشیر استخوان	پیش حسب مباو حدیث نسب کنی

اوّلاً ایک شجرہ نمبر۱ حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام سے کاتب الحروف اپنے اباواجداد کا دیتا ہے زان بعد اور شجرے نمبروار اپنے اپنے موقع پر جو آئینگے وہ اسی شجرہ کی شاخ ہونگی جس سے یہ امر معلوم ہوگا کہ کس نمبر پر وہ شجرہ جاکر ملتا ہے۔

اسمین جن جن شیوخ سے قرابت اون اشخاص کی ہے جو اس شجرہ مین درج ہین اونکے شجرہ پدری و مادری درج ہونگے وہ بھی شجرہ نمبر۱ کے فروع شمار ہونگے۔ پس اس سے اکثر شیوخ صدیقی بدایونی عام اس سے کہ فرشوری نہ ہون سب کے آباواجداد کا حال دریافت ہوسکتا ہے ہم خدا سے بصد التجا مستدعی ہین کہ ہماری کوشش کو مشکور و مقبول فرماوے اور پس ماندگان دعاے خیر سے یاد کرتے رہین۔

شجرہ من ابتدائے حضرت آدمؑ تا مؤلف

نمبر ۱

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۱	آدمؑ	۱۴	عابرؑ یعنی ہودؑ	۲۷ ۲۸	اُدَد اُدَّ	۴۱	لوی	۵۴	نجیب الدین فرمانی	۶۷	قاضی کمال الدین نرشوری
۲	شیثؑ	۱۵	فالغ	۲۹	عدنان	۴۲	کعب	۵۵	شمس الدین	۶۸	حافظ شیخ لادن
۳	انوشؑ	۱۶	ارغوؑ	۳۰	مَعَد	۴۳	مرہ	۵۶	عبد الصمد علاء الدین	۶۹	حافظ شیخ محمد
۴	قینان	۱۷	شاروخ	۳۱	نزار	۴۴	تیم	۵۷	شیخ اسمٰعیل	۷۰	شیخ منگن
۵	مہلائیل	۱۸	ناحُور	۳۲	مضر	۴۵	سعد	۵۸	شیخ احمد	۷۱	شیخ منصور
۶	برد یعنی بیارد	۱۹	آزر یعنی تارخ	۳۳	الیاس	۴۶	کعب	۵۹	شیخ ابو المظفر	۷۲	حافظ شیخ کمال محمد
۷	اخنوخؑ یعنی ادریسؑ	۲۰	ابراہیمؑ	۳۴	مدرکہ	۴۷	عُمر	۶۰	شیخ شمس الدین	۷۳	شیخ درویش محمدؐ
۸	متوشلخؑ	۲۱	اسمٰعیلؑ	۳۵	خُزیمہ	۴۸	عامر	۶۱	شیخ محمدؐ	۷۴	شیخ محمد اکرم
۹	لامکؑ	۲۲	قیذرؑ	۳۶	کنانہ	۴۹	عثمان ابو قحافہؓ	۶۲	شیخ احمدؐ	۷۵	محمد فصیح الدین المخاطب بہ فصیح اللہ خان
۱۰	نوحؑ	۲۳	حمل	۳۷	نضر	۵۰	عبد اللہ عتیق ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ	۶۳	شیخ علاء الدین ثانی	۷۶	شیخ مویدالدین عرف حافظ ابو المؤید خان
۱۱	سامؑ	۲۴	ثابت یعنی نبت	۳۸	مالک	۵۱	محمدؓ	۶۴	شیخ علی اکبر	۷۷	مولوی محمد اساس الدین احمد
۱۲	ارفخشد	۲۵	سلامان	۳۹	فہر	۵۲	قاسمؒ	۶۵	شیخ حافظ مصطفیٰ	۷۸	حکیم محمد سعید الدین
۱۳	شالخ	۲۶	ہمیسع	۴۰	غالب	۵۳	محمدؓ	۶۶	شیخ حافظ نور اللہ	۷۹	محمد رضی الدین عفی اللہ عنہ

حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام صفی اللہ

حضرت کا اسم مبارک آدم علیہ السلام ہے۔ اور آپ ابو البشر جملہ بنی آدم کے باپ ہین۔ وجہ تسمیہ آدم ارباب سیر نے مختلف لکھی ہین لیکن زیادہ تر مشہور یہ ہے کہ آپ ادیم ارض سے پیدا ہوے لہذا آپ کا نام آدم مشہور ہوا۔ آپ کی خلقت آتش ہوا و پانی و خاک سے ہوئی آپ کے جسم مبارک مین روح یوم جمعہ کو اللہ تعالے جل شانہ نے ڈالی۔ اور آپ جامع جمیع صفات الہی کے ہوئے۔ اور نہایت درجہ پاک و صاف سیرت تھے۔ ملقب بصفی اللہ ہوئے۔ بوقت پیدا ہونے کے آپ نے الحمد للہ زبان مبارک سے فرمایا غیب سے جواب آیا یرحمک اللہ۔ اوّل زبان آپ کی جنت مین عربی تھی۔ زمین پر رونق افروز ہونے کے بعد زبان سریانی ہوئی اور آپ کی ڈاڑھی نہین نکلی اور تمام جسم پر بال تھے کنیت آپ کی ابو محمد بغرض شرف نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے تھی۔

آپ کے حالات صدہا کتب مین درج ہین اور مشہور ہین حاجت لکھنے کی نہین ہے آپکی پہلو یاران سے اماں حوا کو اللہ تعالی نے اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کیا اور پہر ان ہردو بزرگ سے بکثرت اولاد ہوئی حضرت آدم علیہ السلام کی عمر شریف ایکہزار برس کی ہوئی۔ بوقت وفات آپ کی اولاد اپنی اور نیز اولاد کی اولاد چالیس ۴۰ ہزار کے قریب موجود تھی۔ اور روایت مین ہے کہ بلا واسطہ خود آدم علیہ السلام کے اکیس ۲۱ پسر و بیس ۲۰ دختر۔ اور بعض کا قول ہے کہ انیس ۱۹ دختر موجود تھین اور آپ پر چالیس ۴۰ صحیفے اور ایک روایت مین ہے کہ اکیس ۲۱ صحیفے نازل ہوئے

اور کتاب سبائک الذہب فی معرفۃ قبائل العرب مین دس صحیفے بین اورق کے
نازل ہونا مرقوم ہے اور اونمین اسرار حکمت طبعی و ہندسہ وحساب اور شناخت
منافع و مضرادویات و تسخیر اجنہ و شیاطین وغیرہ کی تہی - اور آپ کی شریعت خداپرستی
و نماز و روزہ و قربانی پر مبنی تہی - اور لحم خنزیر وغیرہ آپ کی شریعت مین حرام تہا اور پچاس
وقت کی نماز آپ پر فرض ہوئی تہی - اور مشہور ہے کہ جب پچاس سال کی عمر آپ
کی ہوئی تب برسالت آپ مبعوث ہوئے اور انکے صاحبزادہ حضرت شیث
علیہ السلام تہے جنکو آپ نے اپنا ولیعہد کیا تہا جزیرہ سراندیپ ملک ہند مین
آپ نے انتقال فرمایا اور وہین مدفون ہوئے چنانچہ کوہ آدم اب تک اوس جزیرہ
مین مشہور ہے جسکی زیارت کے لئے تمام دنیا سے لوگ آتے ہین - اوس
پہاڑ پر آپ کا نقش قدم بیان کیا جاتا ہے چنانچہ ابن بطوطہ سیاح مغربی نے بہی
اوسکی زیارت کی ہے اور اپنے سفرنامہ مین اوسکا حال بصراحت لکہا ہے - بعدہ
حضرت نوح علیہ السلام تابوت آپ کا کشتی پر اپنے ساتہ بوقت طوفان لیگئے
تہے اور کوہ بوقبیس پر دفن کیا اور بعض روایت مین ہے کہ بیت المقدس مین اور
ایک روایت مین ہے کہ نجف کوفہ مین دفن کئے گئے بعض کا مقولہ ہے
کہ مشارق فردوس مین جبل قیراط کے نزدیک دفن ہوئے اور وہ اول گاؤن ہے
جو زمین پر آباد ہوا - اور حوا نے بعد ایک سال اور بعض کا قول ہے بعد سات سال
اور بعض کے نزدیک تین روز بعد انتقال آدم علیہ السلام کے وفات پائی - اور
اونکی قبر جدہ مین مشہور ہے اور بعض کا قول ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس
مدفون ہوئین عمر اونکی ۹۰۰ برس کی ہوئی واللہ اعلم بالصواب -

حضرت شیث علیہ السلام

حضرت کا اسم مبارک شیث علیہ السلام ہے۔ شیث کے معنی سر اللہ ہے۔ آپ بعد وفات اپنے والد کے جانشین ہوئے اور رسالت سے مشرف ہوئے اور آپ بہت حسین تھے۔ ملک ہند مین اور بقولے ملک شام مین آپنے اقامت فرمائی اور انکو اوریا کہتے تھے۔ یعنی معلم۔ تعلیم اوّل ہی اوّل آپنے فرمائی۔ زبان سریانی مین اوریا معلم کو کہتے ہین۔ فرزندان آدم علیہ السلام کو وہ متابعت احکام الٰہی کی ہدایت فرماتے تھے آپ کی عمر ۹۰۰ نوسو برس کی۔ بعض کے نزدیک سات سو سال کی ہوئی۔ بروز جمعہ آپ نے انتقال فرمایا اور آپ پر پچاس صحیفے اور بعض روایت مین ہے نو ۹ صحیفے اوترے تھے اور ان مین مضامین حکمت الٰہی و ریاضی و اکسیر وغیرہ کی تھی اور شریعت انکی مثل شریعت آدم علیہ السلام کے تھی ہزار پیشہ اللہ تعالےٰ نے آدم علیہ السلام کو سکھائے تھے آپنے ناٹ بننے کا پیشہ اختیار کیا اور جب بیت المعمور کو بعد آدم علیہ السلام کے اللہ جل شانہ نے آسمان پر اُٹھا لیا تو اوس مقام پر حضرت شیث علیہ السلام نے کعبہ معظمہ کی تعمیر کی اور ہر سال حج کو تشریف لیجاتے تھے اور مشہور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی زوجیت کے واسطے ایک حور بے مادر و پدر کے پیدا کی وہ آپ کی زوجیت مین آئی اور ایک قول ہے کہ آپ کی زوجہ کا نام اقلیما تھا اونسے انوش پیدا ہوئے اور حضرت شیث علیہ السلام کی ڈاڑھی نکلی اور آپ نے ٹوپی اوڑھنا اور جوتہ پہننا شروع کیا اور حضرت آدم علیہ السلام کے ولادت سے ۲۳۰ سال کے بعد آپ پیدا ہوئے۔ بعض کا قول ہے کہ حضرت آدمؑ

کے پاس دفن ہوئے اور بعض بعلبک مین دفن ہونا بیان کرتے ہین -

حضرت انوش علیہ السلام

آپ کا اسم شریف انوش تہا - انوش بمعنی صادق کے ہین بحکم الٰہی حضرت شیث علیہ السلام نے اپنا جانشین آپ کو مقرر کیا یہود و نصاریٰ کے قول کے موافق نوسو پینتیس ۹۳۵ سال کی عمر ہوئی بقول طبری نوسو بارہ ۹۱۲ سال نظام التاریخ مین چہ سو ۶۰۰ سال حضرت انوش علیہ السلام کی مدت زندگی کی مندرج ہے ابن جوزی نے نوسو پچاس ۹۵۰ سال کی عمر لکہی ہے سب سے پہلے حضرت انوش علیہ السلام ہین جنہون نے فقرا کو صدقہ دینا شروع کیا اور سب سے پہلے درخت خرما آپ نے نصب کئے اور شریعت آدم علیہ السلام کی آپ دعوت فرماتے تہے اور قاعدہ سلطنت اول آپ ہی نے ایجاد فرمایا ہے اور حضرت شیث علیہ السلام کی جب عمر چہ سو پانچ ۶۰۵ سال تہی تب حضرت انوش تولد ہوئے اور عمر انکی نوسو چہیاسٹ ۹۶۶ برس کی ہوئی

حضرت قینان بن انوش

قینان بمعنی مستولی - آپ بہت صاحب عقل و فراست و بردبار تہے آپ فرزندان انوش مین بہت ممتاز تہے اور جانشین اونکے ہوئے آپنے آغاز عمارت شہر بابل کا کیا عمر آپ کی بقول ابن جوزی نوسو دس ۹۱۰ برس کی ہوئی بوقت انتقال آپنے مہلائیل کو اپنا جانشین مقرر فرمایا اور جنات کی اولاد سے آپ نے لڑائی لڑی کیونکہ جنات باغی ہوگئے تہے کتاب سبائک الذہب مین آپ کی عمر نوسو بیس ۹۲۰ برس

مندرج ہے۔

مہلائیل بن انوش

مہلائیل بمعنی ممدوح - بعدوفات اپنے والدماجد کے آپ جانشین اونکے ہوئے اور آپ کے عہد مین اولاد آدم بکثرت ہوگئی تھی انہین جابجا روے زمین پر آباد ہونے کے واسطے روانہ کیا اقلیم بابل مین شہر سوس آپ نے بسایا اور حدود بابل مین اپنی سکونت اختیار فرمائی اور عمر آپ کی نوسوبیس ۹۲۰ یا نوسوساٹھ ۹۶۰ سال کی ہوئی اور ابن جوزی نے تین سو نوے ۳۹۰ سال کی عمر لکھی ہے اور بعض نے عمر نوسوپینسٹھ ۹۶۵ برس لکھی ہے۔

الیارد یا یرد بن مہلائیل

یارد کے معنی ضابطہ ہے - بعدوفات اپنے والد مہلائیل کے آپ جانشین ہوئے - آپ بہت عدل فرماتے تھے عمر آپ کی نوسوباسٹھ ۹۶۲ سال کی ہوئی بت پرستی آپ کے وقت مین بابدہو مخالفت شروع ہوگئی تھی آپنے اپنا ولیعہد حضرت اخنوخ یا اخنوخ کو جنکو ادریس علیہ السلام بھی کہتے ہین مقرر کیا۔

اخنوخ یعنی ادریس علیہ السلام

آپ کا اسم شریف اخنوخ اور کثرت درس کی وجہ سے ادریس کے نام سے ملقب ہوئے۔ مقام پیدایش آپ کا منیف جو بلاد مصر مین تھا قبل بنا ہونے اسکندریہ

کے اوس مقام کو مدینۃ الحکما کہتے تہے جب اسکندریہ آباد ہوا تو حکما سے منیف اسکندریہ مین آباد کیے گئے آپ نے ہندوستان مین سکونت اختیار کی ہدایت قوم قابیل کے لیئے آپ مبعوث ہوئے۔ تیس ۳۰ صحیفے آپ پر نازل ہوئے اوٗن مین علم نجوم کا بہی حال تہا سب سے پہلے تعلیم خط لکہنے کی آپ سے ہوئی اور صنعت خیاطی آپ مین خاص تہی او راسلحہ حرب وغیرہ کو آپ نے ترتیب دیا لباس کا پہننا آپ کے وقت سے شروع ہوا اسّٗو شہر آپ نے تعمیر کیئے۔ دس ہزار مرتبہ تسبیح آپ روزمرہ پڑہتے تہے انبیا علیہ السلام کے اعداد کے آپنے خبر دی تہی بوقت رحلت حضرت آدم علیہ السلام بعض کا مقولہ ہے کہ آپ کی عمر سٗو برس کی تہی بعد وفات آدم علیہ السلام دو سٗو ۲۰۰ سال بعد آپ مبعوث ہوئے۔ ایکسو بیس ۱۲۰ سال آپنے ہدایت فرمائی شریعت آپ کی مثل شریعت آدم علیہ السلام کے تہی آپ روزہ و نماز و ادائے زکوٰۃ و جہاد کی ہدایت فرماتے تہے اور طہارت یعنی غسل جنابت و حیض کی بہی ہدایت آپ نے فرمائی اور گوشت خوک و شتر وغیرہ کے کہانے کو منع فرماتے تہے سب سے اول علم نجوم کو آپ نے رائج فرمایا او ر نام برجون اور ستارون کے آپنے ظاہر فرمائے اور آپ نے تمام دنیا کی سیاحت فرمائی بعد سیاحت مصر مین واپس آئے اللہ جل شانہٗ نے اونکو آسمان پر اوٹہا لیا جیساکہ قرآن مجید مین مذکور ہے کہ وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا آپ کے حالات نہایت مطول ہین اس رسالہ مین مفصل لکہنے سے طوالت ہوگی لہذا مختصر لکہا گیا قصہ ہاروت و ماروت آپکے عہد مین ہوا ہے جو عوام مین مشہور ہے ایک کان آپ کا دوسرے کان سے بڑا تہا بدن پر سفید نقاط تہے تین سو پچاس سال کی آپ کی عمر ہوئی جب دنیا سے آسمان پر تشریف لے گئے کذا فی اکسیر التواریخ۔

متوشلخ

متوشلخ بمعنی نوریا سرور حضرت ادریس علیہ السلام کے فرزند تھے آپنے ستر برس کی عمر مین نکاح کیا اون سے اولاد پیدا ہوئی جنکے پسر لامک ہین حضرت ادریس نے اپنی حیات مین اونکو خلیفہ کیا گھوڑے کی سواری آپکے وقت مین شروع ہوئی آپ کی عمر نوسو بیاسی ۹۸۲ سال کی ہوئی مقام ایلول مین انتقال فرمایا۔

لامِک یا لمک بمعنی بزرگ

جب متوشلخ نے وفات پائی اوسوقت لامِک کی عمر ایکسو بیاسی سال کی تھی تاریخ جام جہان نما مین درج ہے کہ بعمر نوسودو سال آپنے اِس دارفانی سے بعالم جاودانی انتقال فرمایا اور اپنا جانشین حضرت نوح علیہ السلام اپنے پسر کو چھوڑا بعض کا قول ہے کہ آٹھ سو برس کی عمر ہوئی۔

حضرت نوح علیہ السلام

حضرت نوح علیہ السلام ایک سو چھبیس ۱۲۶ سال بعد وفات آدم علیہ السلام کے پیدا ہوئے اور چارسو اسی برس کی عمر جب آپ کی ہوئی تو مبعوث برسالت ہوئے نوسو پچاس ۹۵۰ برس تک خلق کی ہدایت مین مصروف رہے مگر سوا اسی آدمیون کے کوئی آپ پر ایمان نہ لایا وہ اسی آدمی اولاد حضرت شیث علیہ السلام سے تھے تمام دنیا مین بت پرستی پھیل گئی تھی اور قوم آپ کی ہدایت پر عمل نہین کرتی تھی تب آپ نے قوم سے کے

حق مین دعا سے بد فرمائی جیسا کہ قرآن مجید مین مرقوم ہے رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا دعا آپ کی مقبول ہوئی پھر حسب حکم خداوند کے بموجب آپ نے ایک کشتی تیار کی اور اوس کشتی مین مع اپنی قوم کے جو ایمان لائے تھے سوار ہوئے اور ایک ایک جوڑا ہر ایک جانور چرند و پرند کا اوس کشتی مین رکھلیا مشہور روایت سے پایا جاتا ہے کہ اوس کشتی کا طول چھ سو ساٹھ درعہ اور عرض تین سو تین گز کا تھا اور بلندی اوسکی تینتیس درعہ تھی اور اوس کشتی مین تین درجے تھے نیچے کے طبقہ مین جانور درندہ و دوسرے طبقہ مین وحوش و طیور اور اعلیٰ مین خود حضرت نوح علیہ السلام مع اپنے تابعین کے تھے اور تابوت حضرت آدم علیہ السلام کا بھی اوس کشتی مین رکھا ایک روز حضرت نوح ایک دوکان نان بائی پر کھڑے تھے اوس نان پز نے حضرت سے کہا کہ وہ پانی طوفان کہان ہے جس سے آپ ڈرایا کرتے ہین اور وہ کہان سے برآمد ہوگا حضرت نے فرمایا کہ تیرے تنور سے اوسی وقت اوسکا تنور جوش مین آیا حضرت نوح علیہ السلام نے معلوم کیا کہ اب عذاب خدا آتا ہے فوراً آپ کشتی مین سوار ہوگئے اور گدہے کے ساتھ شیطان بھی سوار ہوگیا آپ کا بیٹا جسکا نام کنعان تھا مع اپنی ماں جسکا نام واعلہ تھا کشتی کے کنارے پر کھڑا ہنستا تھا ہرچند نوح علیہ السلام نے بوجہ شفقت پدری فرمایا کہ يَا بُنَيَّ ارْكَبْ مَعَنَا وَلَا تَكُنْ مَعَ الْكَافِرِينَ ۝ یعنی اے میرے بیٹے سوار ہوجا میرے ساتھ اور نہ ساتھ دے کافرون کا وہ کہتا تھا کہ مین پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ جاؤنگا پس دفعتاً ایک موج پانی کی آئی اور اوسکو نوح کے سامنے سے لیگئی آپ نے دعا کی کہ الٰہی تو نے وعدہ فرمایا ہے کہ تمہارے اہل کو نجات دونگا اسکو نجات دے رب العزت سے ارشاد ہوا اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۝ یعنی نہین ہے یہ تمہارے اہل سے -

چھہ ماہ تک وہ کشتی پانی مین رہی اور تمام عالم غرق ہوگیا اور کشتی تمام روی زمین پر پانی مین تیرتی پہری آخر کار جب زمین مکہ معظمہ پر پہونچی تو سات بار گرد اوسکے کشتی طواف مین رہی اور جب کشتی مین نجاست بہت ہوگئی بحکم الہی حضرت نوح علیہ السلام نے دست مبارک ہاتھی کے دُم پر رکھا اوسی وقت دو سور پیدا ہوے اونہون نے سب نجاست کہا کر کشتی کو صاف کردیا اور چوہے کشتی کو کاٹ کر سوراخ کرتے تہے کہ فوراً شیر نے چھینکا کہ بلی اوسکی ناک سے برآمد ہوئی اوسنے چوہون کو کہانا شروع کیا بعد چہہ ماہ کے وہ کشتی کوہ جودی پر ٹھہر گئی طوفان دور ہوا اسی آدمی کشتی مین زندہ باقی رہے تہے اور وہ اولاد نوح و سام و حام و یافث تہے اسلیے حضرت نوح علیہ السلام کو آدم ثانی کہتے ہین حضرت نوح کے تین پسر تہے ایک سام جو خلف اکبر تہے اونکی اولاد مین تمام اہل عرب ہین اور دوسرے بیٹے اونکے یافث تہے اونکی اولاد مین مردان یونان و دیگر اہل یورپ یاجوج و ماجوج ہین اور تیسرے بیٹے اونکے حام تہے جنکی اولاد سے اہل ہند و زنگی و حبشی ہین حضرت نوح کی ڈاڑہی دراز تہی اور قامت مین جسیم تہے یہ اوّل نبی ہین بعد ادریس علیہ السلام کے اور جب آپ مبعوث ہوئے تو پچاس سال عمر تہی اور مدت عمر ایکہزار سال کی تہی مقام قبر مین اختلاف ہے بعض مسجد کوفہ مین اور بعض جبل احمر اور بعض جبل لبنان متصل شہر کرک کے لکھتے ہین۔

سام بن نوح علیہ السلام

سام بعد وفات حضرت نوح علیہ السلام کے خلیفہ و جانشین اپنے باپ کے ہوئے اکثر انبیاء و اولیاء و حکماء و سلاطین نامدار و صلحا روشن ضمیر انکی نسل سے پیدا ہوئے اور اسنکے

پانچ پسر تھے ارفخشد کہ جو سب انبیاء کے جد امجد ہین اور لاؤد کہ مصری انکی اولاد سے ہین و عیلام کہ اونہون نے ملک خراسان آباد کیا و آرم کہ وہ دادا شداد کے تھے و اشور کہ جنکی نسل سے آذربایجان و شہر نینوی آباد ہوا انکی عمر ۱۰۳ برس کی ہوئی یہ ابوالعرب ہین اور بعض کا قول ہے کہ آپ نے بروز جمعہ بعمر چھ سو سال انتقال فرمایا واللہ اعلم بالصواب کذا فی الشبائک۔

ارفخشد بن سام

آپ عبادت الہی مین مصروف رہتے تھے اور آپکی نسل سے تمام انبیا و اولیا اللہ پیدا ہوے آپکو مصباح بھی کہتے تھے اپنے دادا کا زمانہ پایا اور حضرت نے آپکو دعا دی کہ خدا تیری نسل مین بادشاہی اور پیغمبری رکھے۔

شالخ

حضرت ہود علیہ السلام کے باپ ہین آپ بھی شریعت آباو اجداد پر قائم تھے اور عبادت الہی مین مصروف رہتے تھے آپ کی عمر چار سو تیس سال کی ہوئی۔

عابر یعنی ہود علیہ السلام

حضرت ہود علیہ السلام کا اسم عابر ہے لیکن تاریخ جام جہان نما مین حضرت کے والد کا نام عامر بن شالخ لکہا ہے الا دیگر کتب تواریخ مین حضرت ہود علیہ السلام کا نام عابر درج ہے اور ولدیت شالخ ہے جامع التواریخ مین حضرت کے والد کا نام ارفخشد لکہا ہے نہ شالخ

کو پسر حضرت ہود کا درج کیا ہے لیکن دیگر کتب میں شالخ کو پدر ہود علیہ السلام کا درج کیا ہے صحیح یہی معلوم ہوتا ہے کہ شالخ حضرت ہود کے والد تھے نہ کہ پسر آپ واسطے ہدایت قوم عاد کے معمور ہوئے پچاس برس تک قوم کو ہدایت فرمائی اور قوم عاد راہ راست پر نہ آئی اور آپ کو تکلیف دیتی تھی آخر کار بلائے قحط اوس قوم پر نازل ہوئی اور ہوائے تند کو اللہ تعالیٰ نے اون پر مسلط کیا کہ اونکے تمام مکانات باد صرصر نے بنیاد سے اُکھیڑ کر گرا دئے اور وہ تمام قوم ہلاک ہوئی حضرت ہود علیہ السلام مع اصحاب اہل ایمان جو شمار میں چار ہزار آدمی تھے اوس مقام سے بمقام حضرموت تشریف لے گئے اور پچاس برس تک وہان خداپرستی میں مشغول رہے بعدہ دار فنا سے دار بقا کو رحلت فرمائی بعض کہتے ہیں مسجد دمشق میں اور بعض حضرموت میں مدفون ہونا لکھتے ہیں مدت حیات آپ کی ایک روایت میں چار سو چونسٹھ ۴۶۴ سال اور دوسری روایت میں ایک سو پچاس سال کی لکھی ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ ایک سو چونتیس ۱۳۴ برس کی عمر ہوئی شداد بھی آپ ہی کے عہد میں تھا جسنے دنیا میں بہشت بنائی تھی اور اسمیں وہ داخل نہو سکا یہ قصہ مشہور و معروف ہے آپ سے دو قبیلہ مدنان و قحطان ملتے ہیں۔

فالغ

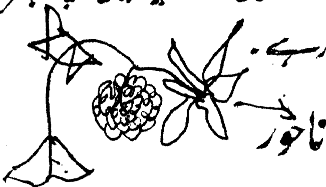
حضرت ہود علیہ السلام نے حضرت فالغ کو جو نہایت حسین و شکیل تھے اپنا جانشین چھوڑا وہ بھی عبادت الٰہی میں مشغول رہے اور ان سے بکثرت مختلف زبانین جو اب تک دنیا میں مروج ہیں ایجاد ہوئیں۔

ارغو

آپ پسر حضرت فالغ کے تھے دوسو ساٹھ برس زندہ رہے نمرود اونکے زمانہ مین ہوا اور اوسنے تاج پہننا شروع کیا۔

شاروخ یا شاروغ

آپ جب جوان ہوئے تو آپ نے شادی کی اور اولاد پیدا ہوئی آپکے پسر کلان ناحور تھے آپ دوسو سات برس زندہ رہے۔



ناحور

دادا حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے تھے اور آپ کے بیٹے آزر جنکا نام تارخ بھی ہے پیدا ہوئے اہل ارمن آپ کی اولاد مین ہین۔

تارخ یعنی آزر

آپ کا نام تارخ اور آزر بھی تھا اور آپ کو بت تراش کہتے تھے اور آزر مصاحب نمرود کے تھے اور نمرود دعوی خدائی کا کرتا تھا اور خلق اللہ سے اپنے واسطے سجدہ کا حکم دیتا تھا۔ اور تمام خلقت خدا پرستی چھوڑکر گمراہ ہوگئے نمرود نے ایک خواب ہولناک دیکھا کہ آسمان سے ایک ستارہ زمین پر گرا اور اوسکی روشنی نے نمرود کی روشنی کو کم کردیا منجمون سے تعبیر خواب کی نمرود نے دریافت کی اونہون نے جواب دیا کہ اس سال مین ایک لڑکا پیدا ہوگا جس سے تمہاری حکومت مین تغیر واقع ہوگا اور وہ بتون کی عبادت کو

منع کرے گا۔ نمرود مردود نے حکم ممانعت مباشرت مرد وزن کا جاری کیا اور جو لڑکا پیدا ہوتا تھا اوسکو قتل کرا دیتا تھا مشہور ہے اوس سال مین ایک لاکھہ لڑکے قتل کیے گئے۔ منجمون نے نمرود کو خبر کی کہ آج کی رات نطفہ اوس لڑکے کا رحم مادر مین آئیگا نمرود نے حکم دیا کہ آج کی رات کوئی مرد اپنی عورت کے پاس نہ آئے آزر کو ایک دروازہ پر مقرر کیا کہ وہ عورتون کو علیحدہ کرے اتفاقاً اوس دروازہ سے زوجہ آزر باہر جاتی تہین آزر نے اون سے صحبت کی اور حمل رہا کہ جسکا قصہ مشہور و معروف ہے کتب تاریخ مین مفصل درج ہے۔

ابراہیم علیہ السلام معنی پدر گروہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام معروف بہ خلیل اللہ مشہور جلیل القدر انبیا علیہ السلام مین ہین اور آپ بیٹے آزر کے ہین جو بت تراش تہا اللہ تعالیٰ جل شانہ کی شان وقدرت کو دیکہنا چاہیئے کہ آزر کے نطفہ سے کیسے جلیل القدر پیغمبر علیہ السلام کو پیدا کیا بقول حضرت شیخ نظامی علیہ الرحمۃ

شعر

گہ آرد خلیلے ز بت خانہ		کند آشنائے ز بیگانۂ	

جب آپ پیدا ہوئے تو آزر سے آپ کی والدہ نے کہا کہ لڑکا نہایت ضعیف ولاغر پیدا ہوا تہا سو مر گیا آزر کو اطمینان ہوا کہ نمرود کے سامنے پشیمانی نہو گی اور راز افشا نہو گا۔ آپ کی والدہ آپ کو خفیہ پرورش کرتی تہین۔ آپ ایک روز مین اسقدر بڑے ہوجاتے جیسے کوئی بچہ ایک ہفتہ مین ہوتا ہے چہ ماہ کی والدہ غار سے جہان اون کی پرورش خفیہ کرتی تہین شام کے وقت ایک روز باہر لائین آپ کی نگاہ مبارک ستارہ

روشن آسمان پر پڑی جیسا کہ قران شریف مین ارشاد ہے فَلَمَّا جَنَّ عَلَیْہِ رَاٰ کَوْکَبًا
توآپ نے فرمایا ھذا ربی یعنی یہ میرا پروردگار ہے پہر جب مہتاب پر نظر مبارک پڑی
پہر فرمایا ھذا ربی جب صبح ہوئی اور آفتاب نکلا توآپ نے فرمایا ھذا ربی ھذا
اکبر جب آفتاب بوقت شام غروب ہوگیا تب آپ نے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا
لا یحب الآفلین یعنی نہین دوست رکہتا ہون غروب ہونیوالوں کو اور یہ بہی فرمایا یا قوم
انی بریٓء مما تشرکون ۵ انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض
حنیفا و ما انا من المشرکین ۵ اول آپ نے والدہ سے پوچہا کہ پروردگار یعنی میرا
پالنے والا کون ہے والدہ نے کہا کہ مین ہون - پہر سوال کیا تیرا کون ہے - اونہون
نے کہا کہ آزر پہر دریافت کیا کہ آزر کا پالنے والا کون ہے کہا کہ نمرود - پہر سوال کیا کہ
نمرود کا پروردگار کون ہے - ان نے کہا کہ چپ رہو اوس سے بڑہکر کوئی نہین ہے
اور آزر سے بہی آپ نے اسی طرح کے سوالات فرمائے تہے آزر نے غصہ ہوکر
ایک طمانچہ حضرت کے مارا اور کہا کہ خاموش یہ بات کہنا تیرے لایق نہین ہے
حضرت ہمیشہ اپنے باپ آزر کو بت پرستی سے منع فرماتے تہے جیسا کہ قران
مجید مین ارشاد ہے - یا ابت لم تعبد ما لا یسمع و ما لا یبصر و لا یغنی عنک شیئا
ایک روز آپ بتخانہ مین تشریف لے گئے اور بہت بتون کو توڑ کر اونہین جو بہت
بڑا بت تہا - اوسکے کاندہے پر تبر رکہکر باہر نکل آئے اور اپنے باپ سے کہا
کہ بڑے بت نے سب بتون کو توڑ ڈالا - آزر نے کہا کہ بتون کو طاقت حرکت کرنے
کی نہین ہے وہ بے حس و حرکت ہین اور شکست و ریخت نہین کرسکتے ہین آپ نے
فرمایا کہ جب بتون کو نہ طاقت نہ عقل ہے پس وہ لایق عبادت کے نہین ہین - نمرود

ہر چند آپ کو سجدہ کرنے کو بتون کے واسطے کہتا تھا۔ لیکن آپ فرماتے تھے کہ رب
وہی ہے کہ جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے وہ لایق سجدہ کے ہے۔ الغرض آپ
اسی قسم کی نصیحت فرماتے تھے۔ لیکن نمرود پر کچھ اثر نہوا۔ نمرود نے بہت سی لکڑیان
ایک پہاڑ کے پاس جہان آپ کو قید کیا تھا جمع کین اور اوسمین آگ لگا کر حضرت ابراہیم
خلیل اللہ علیہ السلام کو اوسی آگ مین ڈالدیا وہ آتش حضرت ابراہیم خلیل اللہ پر بحکم پروردگار
عالم گلزار ہوگئی جیسا کہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا یَا نَارُ کُونِی بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی اِبْرٰهِیْمَ
ایک دختر نمرود بھی بالاخانہ پر بیٹھی تماشا دیکھ رہی تھی اللہ تعالی نے اوسکو ہدایت ایمان
نصیب فرمائی وہ بھی آگ مین کود پڑی بحکم خدا عز وجل اوسپر بھی آگ سرد ہوگئی اور وہ
بھی صحیح و سالم مع حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ سے باہر آئی اور اس لڑکی سے آخرش نکاح
حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہوا اور بہت اولاد اوسکے بطن سے ہوئی بعدہ آپ نے مع
اپنی چچازاد بہن کے جنکا نام بی بی سارا خاتون تھا اور ایمان لاچکی تھین اور نہایت حسین و
جمیلہ تھین ہجرت فرمائی۔ اثنائے راہ مین حکم الہی ہوا کہ سارا خاتون سے نکاح کرلو آپ نے
نکاح کیا اور شہر مصر مین پہونچے وہان کے بادشاہ نے جو نہایت ظالم و جابر تھا حضرت
سارا خاتون کا حسن و جمال دیکھکر اونکو بالجبر چھین لیا اور دست درازی کرنا چاہی تھی کہ فوراً اوسکا
ہاتھہ خشک ہوگیا اوسنے توبہ کی اور کہا یہ عورت اور ایک اور عورت آل قبط سے میری ان
ہے اور مین اونپر قابو نہین پاتا یہ دونون جنات کی قوم سے معلوم ہوتی ہین ان دونون
کو باہر کردو چلی جاوین پھر حضرت سارا خاتون و ہاجرہ خاتون دونون حضرت ابراہیم کے
کے پاس آئین اور حضرت نے وہان سے کوچ کیا اور حضرت سارا خاتون نے حضرت
ہاجرہ کو آپ کی خدمت کے واسطے دیا ادھر فلسطین مین پہونچے وہان مقام فرماکر آپ نے

بیت المقدس کی تعمیر فرمائی حضرت ہاجرہ خاتون کے بطن سے اللہ تعالیٰ نے
آپ کو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام فرزند عطا فرمائے اور حضرت سارا خاتون کے بطن
سے اسوقت تک کوئی فرزند نہ تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام بخوف حضرت سارا خاتون
حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو اونکے سامنے پیار نکر سکتے تھے - ایک روز حضرت
اسمٰعیل علیہ السلام کو حضرت ابراہیم علیہ السلام گود مین لئے پیار کر رہے تھے حضرت
سارا خاتون نے حضرت خلیل اللہ سے کہا کہ تم ہاجرہ اور اسمٰعیل کو کہین علیحدہ جنگل
مین چہوڑ آؤ جہان زراعت وغیرہ کچہہ نہو حضرت خلیل اللہ کو خاطر حضرت سارا خاتون کی
ملحوظ تھی کیونکہ وہ اونکے ممنون تھے اور اللہ تعالیٰ کو بھی دلجوئی سارا خاتون کی منظور
تھی پس حضرت ابراہیم حضرت ہاجرہ و حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو اپنے ساتھہ مکہ معظمہ
مین لیجا کر چہوڑ آئے وہان بحکم الٰہی زمزم پیدا ہوا یہ قصہ کتب تفاسیر مین مفصل درج ہے
اور حضرت اسمٰعیل اور حضرت ابراہیم نے خانہ کعبہ تعمیر کیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام
بیرانہ سالی مین حضرت اسمٰعیلؑ کو دیکھنے جایا کرتے تھے حضرت اسحٰق علیہ السلام کو
حضرت سارا خاتون کی بطن سے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے بیرانہ سالی مین
پیدا کیا یہ قصہ بھی طویل ہے الغرض نمرود پر عذاب نازل ہوا ایک مچھر اوسکے دماغ مین
چلا گیا اور اوسکا مغز کہاتا تہا بعد سات برس کے اس عذاب سے وہ ہلاک ہوا حضرت
ابراہیم نے بھی اس دار فنا سے بعمر ایک سو بائیس ۱۲۲ سال رحلت فرمائی - آپ کا پیشہ
زراعت تہا - بیت المقدس مین برابر قبر سارا خاتون کے مدفون ہوئے بعض روایت
مین آپ کی عمر ایک سو پچانوے ۱۹۵ برس کی مذکور ہے - آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
سے قبل ۱۹۹۶ لہ کے تھے ختنہ اور پانی سے استنجا اور مسواک کرنا اور ناک مین پانی

ڈالنا اور مصافحہ اور معانقہ آپ کے وقت مین جاری ہوا اور آپ شہر سوس مین پیدا ہوئے اول پیجامہ آپ نے ہی پہنا بعض کا قول ہے کہ دو سو سال کی عمر ہوئی اور موضع حبرون مین دفن ہوئے۔

حضرت اسمعیل علیہ السلام بمعنی مطیع اللہ

آپ کا کچھہ تذکرہ ہم آپ کی والد کے حال مین لکھہ چکے ہین حضرت اسمعیل علیہ السلام کو جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ مکہ معظمہ مین چھوڑ آئے اور وہان قبیلہ جرہم[1] کے لوگ آئے اور اونکو آب زمزم پینے کو ملا تو وہان شہر آباد ہوا اور جب اسمعیل علیہ السلام کی عمر چار سال کی ہوئی تب حکم الہی واسطے قربانی حضرت اسمعیل ذبیح اللہ کے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو ہوا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے گوسفند بجاے حضرت اسمعیل کے قربانی کرادی کہ تذکرہ کتب تفاسیر و سیر مین جسکا مفصل درج ہے اور حضرت نے نکاح جرہم کی اولاد مین مضاض کی بیٹی سے کیا اور حضرت کے والد حضرت ابراہیم خلیل اللہ بابل قریب ملک شام کے رہنے والے تھے اور اونکی زبان عبرانی تھی بعض ارباب سیر نے لکھا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی وفات سے قبل ہر گروہ کے واسطے لغت مین کئے تھے اور کچھہ تختیان مٹی سے بناکر جداگانہ لغت کے خطوط علیحدہ منقش کئے اور اون تختیون کو آگ مین پکایا تھا ہر ایک گروہ کو واسطے تعلیم کے وہ تختیان تقسیم کردین وہ تختی جس پر لغت عرب کے منقوش تھے طوفان نوح مین غرق ہو گئی تھی حضرت اسمعیل کے

[1] جرہم قوم قدیم عرب مین تھی قدیم اقوام عرب کے [illegible] عاد۔ ثمود۔ تبع۔ حارس جرہم۔ عمالقہ [illegible]

زمانہ تک لغت عرب معدوم تھی جب حضرت موصوف مکہ معظمہ آکر سکونت پذیر
ہوئے تو ایک رات کو خواب مین دیکھا کہ مین کوہ قاف کا طواف کر رہا ہون اور خزانہ
کی تلاش مین مصروف ہون جب آپ خواب سے بیدار ہوئے اوس خزانہ کی تلاش
کے لئے مصروف ہوئے پس وہ تختی ایک مقام سے حضرت کو دستیاب ہوئی اور
وہ بہت طویل وعریض تھی اور لغات عرب اوس پر منقش تھے حضرت اونکو دیکھکر حیرت
مین رہے اور درگاہ رب العزت مین دعا کی کہ مجکو علم اسکا حاصل ہو کہ اسپر کیا لکھا
ہے اللہ تعالی نے جبرئیل کو آپ کے پاس بھیجا اور اونہون نے لغات عربی ان کو
تعلیم کئے پس زبان عربی اوسوقت سے جاری ہوئی اور بعض راوی یہ کہتے ہین کہ
ہر گروہ نے حروف و زبان اپنی اختراع کی مثل ہندی و یونانی وغیرہ وغیرہ جنکی تعداد
بے حد ہے اور خط عربی تین شخصون نے ایجاد کیا ایک مرام بن مرہ اور دوئم اسلم
بن سدرہ وسوم عامر بن خضر۔ اول نے صورت حروف کی وضع کی اور دوسرے
نے وصل وفصل حروف کے قواعد منضبط کئے اور تیسرے نے معجم گردانا مگر حضرت
عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اوّل وہ شخص جنہون نے لغت
عربی وضع کی حضرت اسمٰعیل ہین الغرض اس امر مین اور بہت سی روایات ہین جنکو یہان
لکھنا مقصود نہین چونکہ حضرت اسمٰعیل کے مختصر حالات یہان لکھنا منظور تھے اس لئے
اس قدر اس بحث کو بھی لکھدیا حضرت پر وحی رسالت نازل ہوئی اور اللہ تعالی نے
آپ کو واسطے ہدایت قوم فراعنہ کے جو مصر سے نکلکر دیار یمن مین آباد ہوئے تھے
بھیجا حضرت نے سالہا سال تک وہان تشریف لیجاکر قوم کو ہدایت فرمائی مگر وہ قوم
گمراہ راہ راست پر نہ آئی آنجناب نہایت متحمل و بردبار تھے آپ کے بارہ پسر ہوئے

آپ نے اپنی پیرانہ سالی کے وقت قیذار کو ولیعہد کیا ایکسو پچاس ۱۵۰ برس کی عمر میں وفات پائی آپ کی عمر حضرت خلیل اللہ کی وفات کے وقت نوّے ۹۰ سال کی تھی اور ستائیس سال تک آپنے رسالت کے احکام قوم کو پہونچائے اور ہدایت فرمائی اور بعض نے ایک سو سینتیس ۱۳۷ برس کی عمر آپ کی لکھی ہے اور آپ مکہ معظمہ میں درمیان میزاب و حجر اسود مدفون ہیں۔

قیذار یا ثابت

آپ بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ہیں حضرت اسمٰعیل سے نور محمدی آپ کی جانب منتقل ہوا اور کچھہ حالات دریافت نہیں ہوئے۔

حمل

یہ قیذار بن اسمٰعیل علیہ السلام کے صاحبزادے ہوے۔

ثابت یعنی نبت

بیٹے حمل کے ہیں بعض مورخ لکھتے ہیں کہ آپکے والدین آپ کو بچہ چھوڑ کر ایک جنگل میں فوت ہو گئے تھے پھر عرب کے لوگ آپ کو صحرا سے اٹھا لائے اور پرورش کیا۔

سلامان

پسر ثابت کے ہیں آپ کا بھی کچھہ حال مزید دریافت نہیں ہوا۔

ہمیسع

یہ بیٹے سلامان کے ہین۔

ادد

یہ بہی حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد مین سے ہین اور بیٹے ہمیسع کے ہین

اُدّ بن اُدَد

آپ بہت بلند آواز تہے آپ کی آواز بارہ میل تک سُن سکتے تہے۔

عدنان

آپ کی وجہ تسمیہ عدنان کی جامع التواریخ مین یہ لکھی ہے کہ بعض انس وجن نے قصد ہلاکت عدنان کا کیا آپ ایک روز تنہا جاتے تہے کہ اسّی سوار دشمن آپ کے تعاقب مین گئے آپ نے خدا تعالی سے اپنی محفوظی کے لئے دعا کی ناگاہ ایک تہی غیب سے نمودار ہوا اور آپ کو ایک پہاڑ پر پہونچا دیا اور غیب سے ایک سخت آواز ہوئی کہ جس سے وہ سب دشمن ہلاک ہوئے یہ بہی ایک معجزہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا اور جناب رسالت مآب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا شجرۃ النسب عدنان تک ظاہر فرمایا ہے اس سے اوپر تک ظاہر نہین فرمایا عرب مین آل عدنان آپکی اولاد مشہور ہے۔

معد

معد بہت حسین و وجیہ تہے کہ تمام انس وجن جو آپ کو دیکہتے تہے حیرت مین ہو جاتے تہے کنیت آپکی ابو قضاعہ تہی۔

نزار

پسر معد کے ہوئے او کنیت ابا ایادتھی آپ کی ولادت کے وقت حضرت کے والد نے ہزار اونٹ قربانی کیے لوگ کہتے تھے کہ اسراف بیجا کیا آپکے والد نے فرمایا کہ مین یہ تھوڑی قربانی سمجھتا ہون اس سبب سے آپ نزار کے نام سے ملقب ہوئے آپ کے چار پسر تھے۔

مضر

آپ کو جو کوئی دیکھتا آپ پر فریفتہ ہوجاتا آپ شریعت حضرت خلیل اللہ کی لوگون کو ہدایت فرماتے تھے۔

الیاس

یہ مضر کے بیٹے تھے اور کنیت آپکی ابا عمرو تھی مشہور ہے کہ جب آپکے والدین کو مایوسی یعنی نا امیدی تھی تب آپ پیدا ہوئے اور اسوجہ سے الیاس کے نام سے مشہور ہوئے آپ نہایت صاحب عقل و دانش تھے مرض سل سے آپنے انتقال فرمایا۔

مدرکہ

مدرکہ کا نام عامل بھی تھا مدرکہ اسوجہ سے مشہور ہوئے کہ آپ کو آبا و اجداد کے نام معلوم تھے او بعض کہتے ہین کہ ایک دن آپ ایک خرگوش کے پیچھے دوڑے اور اوسے پکڑ لیا۔ اسلئے مدرکہ مشہور ہوئے۔

خزیمہ

مدرکہ کے بیٹے ہین آپنے اپنی قوم کو جمع کیا اور فرمایا کہ ملت ابراہیم کی پیروی کرو اور

فعل بد سے اور بت پرستی سے بچو تاکہ عذاب نہ نازل ہو۔

کنانہ

آپ بھی مثل اپنے والد خزیمہ کے قوم کو ہدایت خدا پرستی بموجب شریعت ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام فرماتے تھے۔

نضر یعنی قریش

یہ کہ آپ سے لفظ قریش منسوب ہوا اہل سیر نے کئی وجہ تسمیہ اس لفظ قریش کی آپ کی طرف منسوب ہونے کی ظاہر فرمائی ہین اول یہ کہ دریا مین ایک جانور چوپایہ ہے وہ سب دریائی جانورون پر غالب ہے چونکہ نضر نے عام اہل عرب پر غلبہ پایا اور سردار ہوئے تو ملقب بقریش ہوئے۔ دوم یہ کہ قریش بمعنی تفتیش بھی آیا ہے چونکہ آپ تفتیش حال اونکی فرماتے تھے اسلئے قریش کہلائے۔ سوم قریش مشتق ہے قرش سے اور قرش کے معنی کسب کے ہین چونکہ آپ نے اپنے متعلقان تجارت کے واسطے بھیجے تھے اور ہدایت پیدا کرنے کی بذریعہ تجارت فرمائی تھی۔ بدین وجہ قریش کے نام سے موسوم ہوئے۔ چہارم قریش بمعنی جمع کرنے اور یکجا کرنے کے ہین اور آپ نے اپنی اولاد اور اپنے آباو اجداد کی اولاد کو ایک جگہ جمع کیا لہذا آپ کا نام قریش ہوا مکہ معظمہ مین جسقدر اولاد آپ کی ہوئی قریش کہلائی اور سرداری مکہ آپکی ہی اولاد مین رہی سنین عمر اور تاریخ وفات دریافت نہین ہوئی آپ کی اولاد بکثرت ہوئی اور کنیت آپ کی ابا مخلد تھی۔

مالک یا ملک

بعد وفات اپنے والد قریش کے آپ سردار مکہ ہوئے اور آپنے اپنی حیات مین اپنے پسر فہر کو نصیحت فرمائی تھی کہ قبل ہو پہنچنے کسی مصیبت کے تم خدا سے ڈرتے رہو اور جب کوئی حادثہ پیش آئے تو صبر و تحمل کرنا۔

فہر

آپ مالک کے بیٹے اور قریش کے پوتے ہین آپکا اسم شریف عامر بھی تھا اور سردار قریش کے تھے حضرت ابو عبیدہ صحابی جو عشرہ مبشرہ مین سے ہین فہر کی اولاد مین ہین حضرت کی اولاد غالب کے سلسلہ مین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر صحابہ مثل حضرت صدیق اکبر و عمر بن الخطاب و عثمان و علی وغیرہ رضی اللہ عنہم اجمعین اور دوسرے بیٹے جنکا نام حارث تھا اونکی اولاد مین ساتوین درجہ پر ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ تھے۔

غالب

آپ بعد وفات اپنے والد ماجد کے سردار قریش کے ہوئے اور تمام اہل قریش آپ کے حکم کی تعمیل کرتے تھے۔

لوئی بن غالب

اپنے والد کے جانشین اور سردار قوم کے ہوئے اور ان کے قول کو سب قریش قبول کرتے تھے۔

کعب بن لوی

سرداری وحکومت قریش کی اولاد کی آپ کے سپرد ہوئی آپنے وقت رحلت کے سرداری مکہ معظمہ اپنے پسران مین سے مرہ کے سپرد فرمائی اور وصیت کی کہ میرا وقت رحلت نزدیک ہے قریب زمانہ مین تیری نسل سے سردار عالم پیدا ہوگا (یہ بشارت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ہے) میری وصیت یہ ہے کہ اپنی اولاد کو وصیت کرنا کہ رہ بطنا بعد بطن سلسلہ مناکحت کفار سے نہ رکھین کہ باعث عزت وشرف وحسن وخلق اوس فرزند کا ہو جو تیری نسل سے سردار عالم پیدا ہوگا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا درمیان مین آٹھ واسطہ کے بعد نسب مرہ سے جاکر ملتا ہے اور ابوجہل اور عمرو اور خطاب تین بھائی تھے خطاب کے حضرت خلیفہ دوم رضی اللہ عنہ اور عمرو کے زید اور زید کے سعید صحابی رضی اللہ عنہ جو عشرہ مبشرہ سے ہین۔

مرہ بن لوی

بعد انتقال کعب کے سردار قوم مرہ ہوئے قریش تمام امور مین آپ کا حکم بسر وچشم قبول کرتے تھے آپ واسطے فقرا کے اسباب معیشت مہیا فرماتے تھے اور رفقا وساکین کو تقسیم کرتے تھے اور اپنے پسران سے آخر عمر مین وصیت فرمائی کہ مین نے اپنے آباواجداد سے سنا ہے کہ پیغمبر تیری نسل سے ظاہر ہوگا لہذا میری یہ وصیت ہے کہ نطفہ نبوت ضائع نہو ایک پاک رحم مین وہ نطفہ قرار پکڑے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نسب شریف مرہ کے ساتھ نسب جناب رسالت مآب حضرت

محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ملتا ہے یہان سے شاخ علیحدہ ہوئی - جناب رسول مقبول کلاب کی اولاد ہین اور صدیق اکبر تیم کی اولاد مین ہین کلاب و تیم دونون برادران حقیقی تھے اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کہ یہی عشرہ مبشرہ سے ہین اور حضرت طلحہ برادر چچازاد حضرت صدیق اکبر کے تھے اور حضرت خالد بن ولید اور ابوجہل بن ہشام کا نسب مرہ سے جا کر ملتا ہے۔

تیم بن مرہ

آپ سے شاخ بنی ہاشم کی علیحدہ ہوئی حضرت کا اسم مبارک تیم تھا آپ کی اولاد بنی تیم کے نام سے مشہور ہوئی اور نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت کلاب کی طرف مرہ سے منتقل ہوا اور اون سے قصی کو اور اون سے عبد مناف اور اون سے ہاشم اور اون سے عبد المطلب اور اون سے حضرت عبد اللہ کو جو پدر بزرگوار جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اور تیم کی اولاد کثیر تھی لیکن ہم بوجہ آخر سلسلہ نسب کے صرف اپنے ہی اجداد کا نسب نامہ بیان کرینگے اور ذکر اون حضرات کا کرینگے۔

سعد بن تیم

آپ بیٹے ہین تیم کے اور آپ کے پسر کعب ہوئے۔

کعب بن سعد

آپ اپنی قوم مین معزز و مالدار ہوئے اور بہت خلیق و وجیہ تھے۔

عمرو بن کعب

آپ بیٹے کعب کے ہین اور عامر آپ کے بیٹے تھے بعض مورخین نے غلطی سے آپ کا نام شجرہ مین درج نہین کیا لیکن کتب معتبر مثل روضۃ الاحباب و سبائک الذہب وغیرہ مین آپ کا نام نامی درج ہے۔

عامر بن عمرو

آپ پسر ہین عمرو کے اور انکی دو صاحبزادے تھے ایک عثمان ابوقحافہ پدر حضرت صدیق اکبر اور دوسرے عبید اللہ یہ بزرگوار حضرت طلحہ صحابی رضی اللہ عنہما کے بعض مورخون نے آپ کی ولدیت بلا وجہ غلطی سے بجائے عمرو کی کعب سے ظاہر کی ہے

حضرت عثمان ابوقحافہ رضی اللہ عنہ

حضرت کا اسم عثمان ہے اور کنیت ابوقحافہ آپ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لائے آپکے فرزند حضرت عبد اللہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ اوّل رسول مقبول کے تھے ستانوے سال کی عمر مین آپ نے انتقال ماہ محرم ۱۴ھ ہجری مین فرمایا حضرت ابوبکر صدیق کی وفات کے وقت آپ زندہ تھے چھ مہینے بعد آپ نے رحلت فرمائی اور جو میراث حضرت ابوبکر صدیق اکبر کی وفات کے بعد صدیق اکبر سے آپکو شرعًا ملی وہ آپنے اونہین کی اولاد کو ہبہ عطا فرما دی جب حضرت صدیق اکبر کی خبر انتقال آپ کو پہونچی تو آپ نے گریہ وزاری نہین کی اور یہ فرمایا "ما اخذ ولما اعطی" یعنی

لے لیا اوس چیز کو جو مجکو عطا کی تھی۔

ذکر شریف حضرت امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

حضرت کا اسم مبارک عبد اللہ ہے آپکے پدر بزرگوار کا نام نامی ابو قحافہ عثمان بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ ہے نسب مبارک مرہ بن کعب سے نسب شریف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر ملتا ہے جیسا کہ شجرہ متذکرہ بالا سے ظاہر ہے آپ کی والدہ ماجدہ اُم الخیر سلمی بنت صخر ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کے چچا کی دختر تہین آپ واقعہ عام الفیل سے بعد دو سال اور چار ماہ کے بمقام مکہ معظمہ پیدا ہوئے بعض کتب مین مرقوم ہے کہ ایام جاہلیت مین آپ کا اسم شریف عبد الکعبہ تہا بعد اسلام حضرت کا اسم مبارک عبد اللہ ہوا ابوبکر آپ کی کنیت ہے لقب شریف عتیق و صدیق ہے لفظ عتیق کی تحقیق مین کتب سیر مین چند وجوہ درج ہین ایک یہ وجہ ہے کہ جب آپ مشرف باسلام ہوئے تو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا انت عتیق اللہ من النار اوس روز سے آپ عتیق مشہور ہوئے۔ دوم بوجہ حسن و جمال و نیک سیرت ہونے کے لوگ آپ کو عتیق کہتے تھے۔ سوم بوجہ نسب پاک ہونے کے آپ کو عتیق کہا گیا یعنی آپ آزاد تھے عیوب نسب سے چہارم وجہ ظاہر کی گئی ہے کہ آپ کے دو بہائی قبل آپ کے تولد کے فوت ہو چکے تھے جنکا نام عتیق و عتیق تہا جب آپ پیدا ہوئے تو ہمشکل اپنے

بھائی عتیق کے تھے اسلیئے انکو عتیق کے لفظ سے ملقب کیا۔ پنجم یہ کہ آپ کی
والدہ کے اور پسر فوت ہو چکے تھے جب پیدا ہو کر جوان ہوئے تو آپ عتیق کہلائے
یعنی آپ موت کے صدمہ سے آزاد ہوئے اور یہ بھی کتب سیر مین درج ہے کہ آپ
کی والدہ ماجدہ جب آپ پیدا ہوئے تو آپ کو خانہ کعبہ معظمہ مین لے گیئن اور یہ دعا کی
کہ یارب ھذا عتیق من الموت ایک آواز حضرت کی والدہ ماجدہ کے
گوش مبارک مین آئی کہ کوئی رکن کعبہ معظمہ سے کہتا ہے کہ یا امۃ الرحمٰن بالتحقیق
فزت بحمل لولد العتیق یعرف فی التوراۃ بالصدیق اے بندی اللہ کی یقیناً
پہونچی تو ساتھہ حمل لڑکے آزاد کے جسکی پہچان توریت مین لفظ صدیق ہے پس آپ
عتیق کے لفظ سے ملقب ہوئے اور صدیق کے لفظ سے ملقب ہونے کی وجہ
کتب معتبر سیر مین درج ہے کہ قصہ معراج کی تصدیق سب سے اول آپ نے حضرت
رسول مقبول کے حضور مین فرمائی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ
حق سبحانہ تعالیٰ نے تمہارا نام صدیق رکھا یا اسو جہ سے کہ اوّل اون اشخاص سے
ہین کہ جنہون نے تصدیق رسالت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی
اور بعض اہل تحقیق یہ فرماتے ہین کہ آپ کا ظاہر و باطن صدق سے بھرا ہوا تھا کبھی آپ
کوئی بات جھوٹ نہین کہتے تھے وہ صادق القول تھے اسلیئے بلفظ صدیق مشہور
ہوئے۔ اور بعض کا قول ہے کہ صدیق وہ شخص ہوتا ہے کہ راہ خدا مین اپنا مال و متاع
سب بخش دے چنانچہ آپ نے فراہمی لشکر اسلام کے واسطے حضور مین جناب رسالت
مآب کے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین نے اپنا سب مال و متاع راہ خدا مین دیا اور جب
حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا کہ آپ نے اپنے واسطے اور اولاد کے لیئے کیا

رکہا تو آپنے جواب دیا کہ اللہ اور اسکا رسول کافی ووافی ہے پس آپ کا لقب صدیق ہوا۔ قریش مین حضرت مال کثیر وعزت وجاہ رکہتے تہے اور روسار قریش سے تہے علم انساب وعلم تعبیر خواب وعلم عروض وقافیہ سے خوب ماہر تہے اور شعر عمدہ فرماتے تہے چنانچہ ہم یہان پر دو بیت حضرت کی تصنیف کردہ جو کتاب روضۃ الاحباب مین درج ہین لکہتے ہین۔ **ابیات**

مَرِضَ الْحَبِیْبُ فَزُرْتُہٗ	فَمَرِضْتُ مِنْ حَذَرِیْ عَلَیْہِ
شُفِیَ الْحَبِیْبُ فَزَارَنِیْ	فَشُفِیْتُ مِنْ نَظَرِیْ اِلَیْہِ

سب سے اول آپ مشرف باسلام ہوئے اور زمان بعثت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے تا زمان وفات آن سرور عالم سفر وحضر مین آپ مونس ورفیق جانباز و عاشق زار صلی اللہ علیہ وسلم کے رہے اور یہ شرف کسی صحابی کو حاصل نہ تہا کہ والد حضرت ابو قحافہ اور والدہ ام الخیر سلمی اور خود حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد الرحمن آپ کے صاحبزادہ اور حضرت عبد اللہ بن حضرت عبد الرحمن آپ کے پوتے یہ سب ایمان لائے اور زمرہ صحابہ رسول اللہ علیہ وسلم مین داخل ہوئے چار پشت حضرت ابو قحافہ سے حضرت کے پوتے عبد اللہ بن عبد الرحمن تک ہوئی روایت معتبر سے روضۃ الاحباب مین درج ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ زمانہ ابتدار رسالت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم مین مجمع کفار مین وعظ ونصیحت دربارہ ترک شرک وتوحید باری تعالی وتصدیق رسالت جناب پیغمبر علیہ السلام فرماتے تہے اوسوقت پر قریش ودیگر قبایل کفار نے حضرت صدیق اکبر کو بہت ہی ایذا پہونچائی اور اونکو تکلیف جسمانی وضرر پہونچایا جب آپ کے بہت چوٹ آئی اور آپ بیہوش ہوگئے

تو بنی تیم کے قبیلہ کے لوگ حضرت کو اوٹھاکر مکان پر لائے اور معالجہ زخمون کا کیا اور آپ کے واسطے شربت نوش فرمانے کے لئے تیار کیا آپ نے شربت نہین پیا فرمایا جب تک مین حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو صحیح وسالم نہ دیکھہ لون گا ہرگز شربت نہین پیون گا چنانچہ لوگ حضرت صدیق اکبر کو حضور سرور کائنات مین لیگئے رو سے انور جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نظارہ کیا اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحیح وتندرست دیکھا خدائے تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم صدیق اکبر کا حال زار دیکھکر چشم پرآب ہوئے وازراہ تلطف وعنایت پرسش حال فرمائی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ حضور کی سلامتی وصحت کے مقابلہ مین مجھکو کچھہ اپنی جان کی پرواہ نہین ہے روایت صحیحہ ہے کہ جب آپ نے اسلام قبول کیا اوسوقت حضرت صدیق اکبر کے پاس چالیس ہزار درہم نقد تھے وہ سب آپ نے راہ خدا ورضا ے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مین صرف کیے چنانچہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ما نفعنی مال کمال ابی بکر اور سات اشخاص جو مسلمان ہوچکے تھے لیکن رعیت کفار مین تھے اور کفار اونکو تکلیف دیتے تھے حضرت صدیق اکبر نے اونکو زرکثیر دیکر غلامی سے آزاد کرایا منجملہ اونکے حضرت عامر بن فہیرہ وحضرت بلال رضی اللہ عنہما تھے ۔

ذکر ازواج واولاد

حضرت نے چار نکاح کیے تھے دو زوجات کے ساتھہ قبل اسلام لانے کے ایک

قبیلہ بنت عبد العزی کہ اونکے بطن سے عبد اللہ و اسما[1] جو ملقب بہ ذات النطاقین[2] تہین تولد ہوئے دوم اُم رومان بنت عامر کہ اونکے بطن سے حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ و جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئین۔ اور بعد اسلام لانے کے حضرت صدیق اکبر نے دو نکاح اور کئے ایک ساتھ اسما بنت عمیس کے کہ وہ اوّل زوجیت جعفر طیار رضی اللہ عنہ مین تہین اور بعد

---

[1] حضرت اسما ذات النطاقین کا نکاح حضرت زبیر رضی اللہ عنہ صحابی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا تہا اونکے بطن سے حضرت عبد اللہ بن زبیر پیدا ہوئے یہ حجاج بن یوسف کے ہاتہ سے خلیفہ عبد الملک کے عہد مین شہید ہوئے حضرت اسما انکی والدہ کی عمر اسوقت ۹۰ برس کی تہی بلوائیون نے جب قلعہ کی دیوار تک آکر لڑنا شروع کیا تو حضرت اسما خود حضرت عبد اللہ کے ساتہیون کے دل بڑہاتی تہین اور شاباش فرماتی تہین اور مشورہ لڑائی کا دیتی تہین جب محاربہ سخت ہوا تو قریب دس ہزار آدمیون کے حضرت عبد اللہ کی طرف کے لوگ دشمن کی جانب جا ملے حضرت عبد اللہ بن زبیر نے اپنی والدہ سے مشورہ کیا آپ کی والدہ نے جواب دیا کہ اے میرے بیٹے تم اپنے حق مین انصاف کرو اگر تمکو معلوم ہوتا ہو کہ حق تمہاری طرف ہے تو تم قایم رہو تمہارے باپ زبیر نے اسیطرح انتقال کیا اور شہید ہوئے تم اپنا سر بنی امیہ کے مقابل نیچا نہ کرو عزت کے ساتہ مرنا اچہا ہے محض بے عزتی کے ساتہ زندہ رہنے سے پہر حضرت عبد اللہ نے آپکی پیشانی کو بوسہ دیا اور کہا کہ اجتک جو کچہ مینے کیا وہ اللہ کی راہ مین کیا اب آپ مجہکو مردہ سمجہین اور میرا غم و رنج نہ کرنا آپ کی والدہ نے فرمایا کہ تم شہادت کیواسطے جاتے ہو اب رہ کی کیا ضرورت ہے ابن زبیر نے فرمایا کہ اپنی حفاظت کیواسطے یہ زرہ پہنی تہی اور یہ کہ مرنیکے بعد بے عزتی سے محفوظ رہون آپکی والدہ نے فرمایا بیٹے بکری جب ذبح ہوتی ہے تو اوسکو کہال کہینچنے کی اذیت نہین ہوتی پہر حضرت ابن زبیر کو اونکی والدہ نے ایک شیشی خوشبو کی دی جسمین مشک تہا کہ اونکو ہمت رہے چنانچہ حضرت عبد اللہ بن زبیر لڑکر مکہ معظمہ مین شہید ہوئے مفصل حال آپکا تواریخ سیر مین درج ہے اسما نے جب خبر شہادت حضرت عبد اللہ بن زبیر کی سنی تو آپکے بدن سے خون جاری ہوا اور اونہون نے بہی انتقال کیا یہ واقعہ سنہ ۷۳ ہجری کا ہے

[2] ذات النطاقین یعنی دو پٹکون والی چونکہ آپنے وقت ہجرت حضرت خاتم النبیین اپنے کمر کے پٹکے کو

انتقال حضرت جعفر طیار کے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے اونکا نکاح ہوا اون کے بطن سے حضرت محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے دوم حبیبہ بنت خارجہ بن زید انصاری سے اونکی کوئی اولاد نرینہ نہوئی ۔

ذکر حلیہ شریف

آپ دراز قامت سفید اندام مائل قدرے بزردی ہلکے رخسارہ آنکھیں بڑی تھین بلند پیشانی اور محاسن بزرگ اور اوسپر مہندی لگاتے تھے بعد انتقال حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم باجماع صحابہ علیہم السلام آپ خلیفہ ہوئے اور مدت خلافت آپ کی بعض نے دو سال اور بعض روایت مین دو سال دو ماہ وبیس روز اور بقول بعض اشخاص دو سال چار ماہ تھی واللہ اعلم بالصواب ایک روایت مین ہے کہ وفات شریف آپکی بروز جمعہ یا دوم یا سوم جمادی الآخر ۱۳ ہجری مین ہوئی عمر آپ کی ترسٹھ سال ۶۳ و ایک روایت مین ہے کہ پینسٹھ ۶۵ سال تھی سبب وفات شریف یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ ایک روز ایک یہودی نے حضرت صدیق اکبر اور حارث بن کلدہ کی دعوت کی تھی اور ہردو صاحب طعام تناول فرماتے تھے کہ حارث نے کہا یا خلیفہ رسول اللہ اس کہانے مین زہر یکسالہ ہے مین اور آپ دونون ایک روز وفات پاینگے اوسی روز سے آپ بیمار ہوئے اور ایک سال بیمار رہے بعد اوسکے ہردو حضرات نے ایک ہی روز عالم بقا کو رحلت فرمائی اور ایک روایت مین سبب وفات آپ کا اسطرح مذکور ہے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۴) کا نکڑے دو ٹکڑے کئے تھے ایک ٹکڑا باندہ لیا تھا اور دوسرے ٹکڑے سے حضرت کا کہانا باندہا تھا اس لئے اس نام سے مشہور ہوگئیں ۱۲

کہ آپ کے پاے مبارک مین اس قسم کا درد ہوا کہ جس طور پر سانپ کا ٹنے سے غار ثور مین درد ہوا تھا پس اوسی زہر کے اثر سے آپ نے دنیا سے انتقال فرمایا۔ اور ایک روایت مین اسطرح منقول ہے کہ ایک روز آپ نے جبکہ ہوا سے سرد چل رہی تھی غسل فرمایا اور آپ کو بخار لاحق ہوا پندرہ روز تک بخار رہا اور آپ کو اوسی عارضہ سے سل ہوگئی اور رحلت فرمائی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبر اخیر روز مرض موت مین بیہوش تھے اور مین روتی تھی اور یہ کہتی تھی کہ عجب سخت مرض میرے باپ کو لاحق ہوا اور جب حضرت کو ہوش آیا اور یہ میرا کلام سنا زبان مبارک سے فرمایا کہ میری دختر ایسا نہین ہے جیسا تو خیال کرتی ہے۔ اور یہ آیت شریف پڑھی وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيدُ بعدہ حضرت صدیقہ سے دریافت
اور آوے گی جانکنی موت بالضرور یہ وہی وقت ہوگا جس سے بچتا تھا
فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کے پارچہ یعنی کسقدر جامہ سے کفن دیا گیا تھا حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تین جامہ سے جسمین پیرہن و عمامہ نہ تھا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کفن دیا گیا پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس روز دنیا سے انتقال فرمایا صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ بروز دوشنبہ پھر دریافت فرمایا کہ آج کیا روز ہے جواب ملا کہ یوم دوشنبہ فرمایا کہ مین امید خدا تعالیٰ سے رکھتا ہون کہ میری موت آج کے دن یا رات مین ہو بعدہٗ آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ جامہ جو مین پہنے ہوے ہون اوسکو دھو و ایک منجملہ پارچہاے کفن کے یہ ہوا اور دو اور جدید زیادہ کردینا صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یہ جامہ پرانا ہے فرمایا کہ زندہ آدمی جدید جامہ کا مستحق ہے

پھر آپ نے اپنی زوجہ حضرت اسمار بنت عمیس سے وصیت کی کہ مجھکو وہ غسل دین اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہ حضرت کے بڑے صاحبزادہ - اور ایک روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حق مین یہ وصیت فرمائی کہ وہ اس کام کے ممد و معاون حضرت عبدالرحمن کے ہون اور فرمایا کہ مین نہین چاہتا کہ سوا ان اشخاص کے کوئی میرا بدن برہنہ دیکھے پس وشی شب کو انتقال عالم فانی سے بعالم جاودانی فرمایا انّا للہ وانّا الیہ راجعون بعد تجہیز و تکفین کے حسب وصیت جناب کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ کی پڑھائی اور حجرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مین برابر قبر شریف جناب خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے قبر شریف حضرت کی کیگئی اور حضرت عبدالرحمن آپ کے صاحبزادہ اور حضرت عمر خطاب اور حضرت عثمان ابن عفان اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہم اجمعین قبر کے اندر تشریف لیگئے اور حضرت کے جسد مبارک کو اندر قبر کے رکھا اور دفن کیا ہمنے اختصار کے ساتھ حالات لکھے ہین فضائل حضرت کے اور دیگر حالات مفصل کتب سیر مین بالتفصیل مندرج ہین انکے دو صاحبزادہ حضرت عبدالرحمن جو زوجہ اولی سے تھے اور دوسرے صاحبزادہ محمد جو اسمار بنت عمیس سے پیدا ہوئے آپکی وفات کے وقت زندہ تھے ان دونون صاحبون کی اولاد جو شیوخ محمدی و صدیقی مشہور ہین بدایون مین موجود ہے -

شجرہ

خاندان حضرت عبدالرحمن خلف اکبر حضرت صدیق رضی اللہ عنہما تا بہ شیخ ظل اللہ

شجرہ نمبر ۲

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۵۱	عبدالرحمن	۵۷	شمس الحق	۶۳	شیخ محمد	۶۹	مفضل اللہ
۵۲	عبداللہ	۵۸	محمد شہاب الدین	۶۴	مولانا محمد یوسف	۷۰	ظل اللہ
۵۳	صفی اللہ	۵۹	محمد فرید الدین	۶۵	شیخ محمد کرم اللہ ستولی	۷۱	مسماۃ فراست النساء زوجہ قاضی ذوالفقار علی نانی صاحبہ مہتمم
۵۴	عبدالرحمن ثانی	۶۰	شیخ محمد محمود	۶۶	شیخ بدہن		
۵۵	عبداللہ مکی	۶۱	شیخ آدم بندگی	۶۷	شیخ سعد اللہ		
۵۶	حافظ محمد یعقوب	۶۲	شیخ سعد اللہ قریشی	۶۸	عصمت اللہ		

حضرت محمد بن ابوبکر

آپ بعد واقعہ غار ثور کے پیدا ہوئے آپ کی والدہ ماجدہ اسماء بنت عمیس تھیں اونکا
اولا نکاح حضرت جعفر بن ابی طالب کے ساتھہ ہوا تھا۔ جب اونھون نے شہادت
پائی تو حضرت صدیق اکبر کے ساتھہ آپ کا نکاح ہوا۔ اونکے بطن سے محمد بن
ابی بکر پیدا ہوئے۔ بعد انتقال حضرت صدیق اکبر کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے
پرورش مین آپ رہے۔ حضرت علی مرتضی علیہ السلام مثل بیٹون کے شفقت
فرماتے تھے آپ بہت بڑے شجاع تھے تمام معرکون مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ
کے ساتھہ رہے۔ جنگ جمل مین حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنی ہمشیر
کے خلاف حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھہ ہوکر برابر لڑتے تھے اور اپنی
ہمشیر کو آپ معرکہ جدال سے خود اپنے ساتھہ بہ اعزاز و اکرام حضرت علی
کرم اللہ وجہہ کے پاس لائے کسی غیر لشکری کو اونکے پاس نہ جانے دیا جب
خوارج نے حضرت مولی علی مشکل کشا پر خروج کیا تو آپ خوارج سے برابر لڑتے تھے
حضرت عثمان ذی النورین کے عہد خلافت مین جب آپ کو حاکم مصر خلیفہ سوم
نے مقرر کر کے روانہ کیا اور مروان نے ایک جعلی خط حضرت خلیفہ سوم کی طرف
سے حاکم معزول سابق کے نام اس مضمون سے بھیجا کہ جب محمد بن ابی بکر وہان
پہونچیں تو اونکو قتل کرنا وہ خط مع قاصد کے اثنا راہ مین حضرت محمد بن ابی بکر کے
ہمرکابون نے پکڑ لیا۔ وہ خط الی سرح والی معزول سابق مصر کے نام پر تھا۔ آپ
نے وہ خط انصار و مہاجرین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھایا حضرت عثمان

ذی النورین کی طرف شبہ ہوا سب لوگ یہ سمجھے کہ یہ مروان کی شرارت ہے بالآخر آپ مع لشکر کے اثنائے راہ سے مدینہ طیبہ کو واپس آئے اور یہان آکر ایک بلوہ عظیم ہوگیا کہ جسمین وہ قضیہ نامرضیہ پیش آیا کہ جو باعث شہادت حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کا ہوا۔

کہا جاتا ہے کہ محمد بن ابی بکر بہی اوس ہنگامہ مین شریک تہے اور آپ حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کے مکان مین بلوائیون کے ساتھ داخل ہوئے تہے جسوقت محمد بن ابی بکر نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ڈاڑہی پکڑنے کا ارادہ کیا تو اسوقت حضرت ذی النورین رضی اللہ عنہ نے اونکی طرف دیکھکر ارشاد فرمایا کہ صاحبزادہ تم جانتے ہو کہ مین تمہارے باپ کا بڑا دوست ہون اگر وہ زندہ ہوتے تو تم آج ایسا نکرتے۔ محمد بن ابی بکر یہ سُنکر شرمندہ ہوئے اور فوراً مکان سے باہر چلے گئے۔ چونکہ بلوہ کا آغاز ہوچکا تہا وہ آپ کے روکے سے نہ رُکا بعدہٗ کسی نے حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کو شہید کردیا۔ اٹھارہین ذی الحجہ ۳۵ہجری کا یہ واقعہ ہے۔ قاتل عثمان رضی اللہ عنہ کا پتہ نہین چلا ہرچند کہ جناب علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے تحقیقات اور تفتیش اس امر کی کی کہ قاتل کا پتہ لگے تاکہ قصاص لیا جاوے مگر تحقیق نہ ہوسکا کہ کس شخص کے ہاتھ سے آپ کی شہادت ہوئی۔ حضرت محمد بن ابی بکر کی نسبت خود حضرت ذی النورین رضی اللہ عنہ کی بی بی نایلہ نے شہادت صفائی کی دی تہی جو وقت شہادت موجود تہین اور زخمی بہی ہوئی تہین ۳۶ہجری مین امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے محمد بن ابی بکر کو حاکم مصر مقرر کیا اور محمد بن ابی بکر نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے

دشمنون کو تہ تیغ کیا اور اونکو بہگا دیا حضرت علی کے خلاف معاویہ بن ابی سفیان
نے مصر مین سازش کرنا شروع کی اسوجہ سے بغاوت مصر مین پہیلی حضرت
علی کرم اللہ وجہہ نے مالک اشتر کو محمد بن ابی بکر کی جگہہ روانہ کیا اثنا راہ مین امیر
معاویہ کے لوگون نے مالک اشتر کو زہر دیدیا ۔ پہر امیر معاویہ کی طرف سے چہہ ہزار
آدمی بہ معیت عمرو بن عاص جانب مصر روانہ ہوے اور حضرت محمد بن ابی بکر پر یہ الزام
لگایا کہ یہ قاتل عثمان رضی اللہ عنہ مین باغیون کو اپنی جانب کرلیا ۔ حضرت محمد بن ابی بکر
نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لشکر کی امداد چاہی حضرت علی مشکل کشا نے
محمد بن ابی بکر کو یہ لکہہ بہیجا میرا ارادہ تہا کہ تمہاری سرداری کے لئے کوئی دوسرا
مقام تجویز کیا جاتا اور وہان اور کسی شخص کو بہیجون لیکن مالک اشتر کے مرجانے
پر کوئی دوسرا نظر نہین آتا جسکو مین روانہ کرون ۔ عمرو بن عاص شام سے مصر کی
طرف چلا معاویہ بن خدیج بہی جو اشرار مصر سے تہا اوسکے ساتہہ ہوگیا محمد بن ابی بکر سے
اور لشکر عمرو بن عاص اور معاویہ بن خدیج سے بہت لڑائی ہوئی کنانہ پسر معاویہ
بن خدیج محمد بن ابی بکر کا سپہ سالار تہا اور اوسطرف سے محمد بن ابی بکر کے بڑے
بہائی حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ لشکر مین سب سے آگے تہے معاویہ
نے اپنے بیٹے کنانہ کو لڑائی مین سب سے پہلے مار ڈالا اور یہ کہا کہ امیر المومنین حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ کا تو قاتل ہے پس محمد بن ابی بکر کی فوج چونکہ بہت کم تہی اور
سپہ سالار بہی مارا گیا تو محمد بن ابی بکر کے ساتہی بہاگ گئے اور محمد بن ابی بکر گرفتار
ہوگئے حضرت عبد الرحمن آپ کے بہائی نے آپ کے واسطے امان طلب کی
لیکن معاویہ بن خدیج نے کہا کہ جب مین نے اپنے بیٹے کا خیال نہ کیا تو محمد

بن ابی بکر کو مین کب چھوڑتا ہون اور آپ کو ہلاک کرکے آپ کی نعش کو جلا دیا جب یہ خبر حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کو پہونچی آپ کو بہت صدمہ ہوا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو محمد بن ابی بکر کے شہید ہونے سے کمال درجہ رنج و الم لاحق ہوا اور اوس روز سے حکومت مصر کی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہاتھہ سے نکل گئی آپ کی وفات ۳۸ھ ہجری مین ہوئی۔

حضرت قاسم

آپ صاحبزادہ حضرت محمد بن ابی بکر یعنی پوتے حضرت صدیق اکبر کے تھے اور وہ کبار تابعین سے تھے اور باطن کی تعلیم حضرت سلمان فارسی سے آپ کو تھی اور مدینہ کے فقہا مین آپ سرآوردہ تھے۔ امام مالک کی کتاب موطا مین اکثر احادیث آپ کے شاگردون سے روایت کی ہین یحییٰ ابن معاذ فرماتے تھے کہ مین نے مدینہ مین ان سے افضل کسیکو نہ پایا اور زیاد سے روایت ہے کہ مین نے ان سے زیادہ کسیکو عالم نہین دیکھا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کہ بنی امیہ مین ان سے زیادہ کوئی خلیفہ عادل اور متشرع نہین ہوا فرماتے تھے کہ اگر معاملہ خلافت کا میرے اختیار مین ہوتا تو مین قاسم کو خلیفہ مقرر کرتا۔ آپ کے دو صاحبزادے تھے۔

بعض راویون نے لکھا ہے کہ عبدالرحمن اور بعض نے لکھا ہے کہ علی اور دوسرے صاحبزادے کا نام بالاتفاق محمد تھا اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ آپ کے

نواسے تھے یعنی آپ کی بیٹی کے بیٹے تھے - آپ کی وفات ۱۰۷ھ ہجری مین
واقع ہوئی اور مدینہ طیبہ مین مدفون ہوئے اور شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی نے
اپنی کتاب اسمار الرجال تقریب التہذیب مین سنہ وفات آپ کا ۱۰۶ لکھا ہے

ذکر شریف حضرت محمدؒ بن قاسم

آپ حضرت قاسم تابعی کے بیٹے جو حضرت ابو بکر صدیق کے پوتے تھے آپ
بہت عالم اور فاضل تھے - آپ کے دوسرے بھائی عبدالرحمن بن قاسم بھی
راوی حدیث تھے کہ جن سے روایت حدیث کی بخاری شریف مین اکثر جگہہ پر
درج ہے - مولف تاریخ تذکرۃ الکرام نے جو مطبوعہ نولکشور ۱۸۹۳ء ہے صفحہ ۲۵۰
پر آپ کی نسبت یہ تحریر فرمایا ہے کہ آپ حضرت ابو بکر صدیق کے پوتے اور
طائف کے رہنے والے تھے اور حجاج کے ماتحت افسر تھے اور سب سے
پہلے اسلام کا جھنڈہ آپ نے سندہ فتح کر کے ہندوستان مین قائم کیا اور ہندو راجہ
کا سر کاٹ کر ولید کے پاس روانہ کیا یہ واقعہ ۹۳ھ ہجری کا ہے - اس
تحریر کی بابت راقم کو وثوق نہین ہے کیونکہ مؤلف تاریخ مذکورہ نے کسی قدیم تاریخ
کا حوالہ نہین دیا ہے کہ جو اس نے حضرت محمدؐ بن قاسم بن ابی بکر صدیق رضی اللہ
عنہ کی طرف اس واقعہ کو منسوب کیا بلکہ اور تاریخ طبری و دیگر کتب معتبر سے یہ ثابت
ہوتا ہے کہ وہ محمدؐ بن قاسم جنہون نے سندہ فتح کیا دوسرے شخص تھے - جنکا اصلی
نام عماد الدین محمدؐ قاسم بن عقیل ثقفی تھا اور وہ حجاج بن یوسف ثقفی کے بھتیجے تھے
اور بعض نے بھانجہ بیان کیا ہے اور حجاج کے داماد تھے - ایسا معلوم ہوتا ہے

کہ مؤلف مذکور کو غلطی اسوجہ سے ہوئی کہ ابن بطوطہ نے اپنے سفرنامہ مین شیخ رکن الدین بن شمس الدین بن حضرت بہاء الدین ذکریا ملتانی سے اپنی ملاقات ہونا لکھا ہے اوس مقام پر ابن بطوطہ لکھتا ہے کہ حضرت شیخ رکن الدین نے اپنے دادا کا ہمراہ محمد بن قاسم قریشی کے ہندوستان آنا سیاح مذکور سے بیان کیا تھا غالباً اسی خیال سے محمد بن قاسم قریشی کو مؤلف تاریخ الکرام نے فاتح سندہ خیال کیا کیونکہ محمد بن قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ قریشی تھے لیکن ہمارے نزدیک یہ غلطی ابن بطوطہ نے کی کیونکہ محمد قاسم ثقفی فاتح سندہ تھے نہ قریشی کیا عجب ہے کہ وہ محمد بن قاسم قریشی ہون جنکے ہمراہ حضرت شیخ رکن الدین کے دادا تشریف لائے ہون اور وہ زمانہ کہ جب حضرت بہاء الدین ذکریا ملتانی ہندوستان مین تھے چھٹی و ساتوین صدی ہجری کا تھا اور محمد قاسم فاتح سندہ کا زمانہ بہت پیشتر کا تھا ممکن ہے کہ دادا سے مراد حضرت شیخ رکن الدین کے حضرت بہاء الدین ذکریا ملتانی کے پہلے جو اونکے اجداد مین سے ہندوستان مین تشریف لائے اون سے ہو کیونکہ حضرت بہاء الدین ذکریا ملتانی کے والد قطب الدین اور اونکے والد کمال الدین قریشی تھے اور حضرت بہاء الدین ذکریا ملتانی ۵۶۵ھ ہجری مین بمقام کوٹ کرور ضلع ملتان ہند مین پیدا ہوئے اور ۶۶۶ھ ہجری مین انتقال فرمایا چنانچہ تاریخ وفات حضرت بہاء الدین ذکریا ملتانی کی مفتاح التاریخ مین اس طور پر درج ہے

تاریخ

ف حزینۃ الاصفیا مین حضرت بہاء الدین زکریا کی ولادت کا ۵۷۸ھ اور وفات کا ۶۶۶ھ لکھا ہے ۱۲

قدوہ خاندان اہل یقین	شیخ ارض و سما بہاء الدین
پانصد و شصت و شش ز ہجرت بود	کانجم ذات او طلوع نمود
او بہ یوم الخمیس کرد سفر	سوے فردوس سالع ز صفر
ایک شد سال نقل او بہ یقین	شاہ باز مقام علیین ۶۶۶ ہجری

اور دوسری غلطی یہ بھی ہے کہ حضرت شیخ رکن الدین کے والد کا نام شیخ صدر الدین عارف بن شیخ بہاء الدین ذکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہما تھا پس یا تو سفرنامہ مین کتابت کی غلطی ہوئی یا خود ابن بطوطہ کی سماعت مین غلطی ہوئی بہرحال وہ زمانہ جو محمد بن قاسم صدیقی قریشی اور محمد قاسم ثقفی کا ایک ہی ہے اسی وجہ سے بعض مورخون نے اختلاف کیا ہے کہ فاتح سندہ کون تھا تاریخ وفات آپ کی مطابق تحریر تقریب طبقہ سادسہ مین بعد سنہ ۱۱۰ ہجری کے ہوئی - زمانہ فتح سندہ ابتداء عہد خلیفہ ولید بن عبد الملک سنہ ۹۳ ہجری کا ہوتا ہے اور حضرت محمدؒ کے والد ماجد قاسم بن محمدؒ کی وفات کو ہم اوپر لکھہ آئے ہین کہ سنہ ۱۰۶ یا سنہ ۱۰۸ ہجری مین اور آپ کے بھائی حضرت عبد الرحمن بن قاسم راوی حدیث کے سنہ وفات آپ ۱۲۶ ہجری ہین حضرت محمدؒ کے دو صاحبزادے ہوئے ایک محمدؒ نجیب الدین ومرانی یا دمراجی اور دوسرے علی سبزواری رحمہ اللہ علیہما جنکی اولاد بدایون مین شیخ وزشوری خنبین راقم بھی ہے اور اولاد حمید الدین گنوری ہین جنکا ہم ایک شجرہ نمبر ۳ حضرت قاضی محمد صدر الدین وقت باقی بن قاضی حمید الدین گنوری تک اس مقام پر درج کرتے ہین -

نمبر ۳

شجرہ شیخ علی سبزواری بن شیخ محمد بن محمد قاسم بن محمد بن حضرت ابی بکر صدیقؓ

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۵۴	شیخ علی عرف علی سبزواری	۵۷	شیخ محمد عثمان	۶۰	ملا محمد بدرالدین
۵۵	شیخ محمود	۵۸	شیخ احمد سبزواری	۶۱	قاضی محمد حمیدالدین گنوری
۵۶	قاضی محمد عمر	۵۹	شیخ محمد شرف الدین	۶۲	قاضی محمد صدرالدین وقت باقی

قاضی حمیدالدین گنوری و قاضی صدرالدین وقت باقی تک ہمنے شجرہ متذکرہ بالا کو اس مقام پر درج کیا ہے۔ شجرہ حرف الف نمبر ایک کے نمبر شمار ۵۴ سے اس شجرہ کو اوسکا ضمیمہ سمجھنا چاہیئے۔ نمبر ۳ کا شجرہ الف سے جا کر نمبر ۵۴ اس شجرہ کا ملجاوے گا اب باقی اس شجرہ کے بعد جو اولاد نمبر ۶۲ شجرہ ہذا سے قابل تذکرہ ہوگی یعنی مولف کا جنسے کچھہ رشتہ ہوگا اون اشخاص کا شجرہ نمبر ۶۲ کے بعد ہر ایک موقع اور مقام پر درج کرینگے اور اونکے مختصر حالات بھی لکھدینگے۔

ذکر شریف حضرت شیخ محمد نجیب الدین ومرانی یادمراجیؒ

حضرت محمد نجیب الدین دہلوی بن محمد بن قاسم بن محمد بن حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہم اجمعین بہت بڑے عالم اور فاضل تھے سنہ ۲ہجری مین آپ پیدا ہوئے اور آخر صدی سوم ہجری مین آپ کا انتقال ہوا - امام ابوحنیفہ کے مذہب کا آپ اتباع فرماتے تھے مکہ معظمہ مین آپ اکثر رہا کرتے تھے اور غالباً آپ ہندمین بھی اوائل آمد اہل اسلام کے خود تشریف لائے یا آپ کے والد تشریف لائے تھے - راقم نے اپنے بزرگون سے یہ بات سُنی تھی کہ آپ محدث تھے یا قاری تھے کتاب طرب الاماثل فی تراجم الافاضل مولفہ ابوالحسنات مولانا مولوی محمد عبدالحی لکھنوی انار اللہ برہانہ مطبوعہ مطبع دبدبۂ احمدی ۱۳۰۳ہجری کے صفحہ ۳۸۳ پر بہ نمبر ۴۵۸ شمار ہمکو ایک حال اس نام نامی کے ذیل مین اسطور پر ملا ہے جسکو ہم یہان عربی سے بہ ترجمہ اُردو نقل کرنا مناسب سمجھتے ہین - مولانا تحریر فرماتے ہین = محمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر ومراجی الہندی الدہلوی نجیب الدین الحنفی کہ اسیطرح سے نسب نامہ آپ کا ابن سکر نے لکھا ہے آپ بڑے فاضل مذہب حنیفہ کے تھے اور مکہ معظمہ مین بیرانہ سالی کی کمزوری تک ایک عمرہ روزانہ کرتے تھے آپ نے ساٹھ اور ستر برس کے درمیان قصبہ لیسیر مین سنہ ۷۹ ہجری مین انتقال فرمایا - علامہ فاسی نے لکھا ہے کہ میرے شیخ نے اون سے سنا کہ میرے ایک اُستاد ہندی نے جو علامہ تھے یہ درخواست کی کہ مجھکو قرأت سکھایئے علامہ دلاصی نے شیخ نجیب الدین کے اُستاد سے کہا کہ عجمی لیاقت مخارج حروف کے نہین رکھتے اونہون نے یعنی اُستاد نے کہا کہ آپ میری قرأت سُن لیجیے اگر ناپسند ہو تو نہ پڑھایئے - دلاصی نے کہا کہ

پڑھو جب اونہون نے قرأت شروع کی تو دلاصی نے کہا کہ مین تجہ مین عرب کی
نسل پاتا ہون تیرا نسب کس سے ملتا ہے اونہون نے کہا خالد بن ولید سے
دلاصی نے کہا کہ مین بہی اونہین سے نسب رکہتا ہون اور ان دونون کی رشتہ داری
اوپر جاکر ملگئی مگر یہ حکایت عجیب ہے کیونکہ ابن حزم نے لکہا ہے کہ خالد بن ولید
کے بعد اونکی اولاد مین کوئی نہین رہا اونکے ایک لڑکا تہا جس سے بہت مخلوق
نے علم حاصل کیا اسیطرح کتاب العقد مین لکہا ہے = یہانتک ہمنے عبارت
کتاب مذکور سے ترجمہ کرکے نقل کی ہے - اس تحریر مین بادی النظر مین سال
وفات مین غلطی معلوم ہوتی ہے کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے چار پشت
کا فاصلہ حضرت محمد نجیب الدین ومرّانی تک ہے اور یہ چار پشتین ہمارے شجرہ
خاندانی مین جو تین سو برس سے زاید کا لکہا ہوا تہا اور اوس سے نقل راقم نے کی
ہے تو جو نسب محمد نجیب الدین کا کتاب مذکور مین لکہا ہے مطابق ہوتا ہے لیکن
ہمارے شجرہ مین محمد نجیب الدین ومرّانی اور کتاب مذکور مین ومراجی تحریر ہے ممکن
ہے کہ ان دونون مین لفظ نی اور جی کی کتابت مین کسی نسخہ مین غلطی ہوئی الا سال
وفات کی غلطی کتاب طرب الاماثل مین صریحی ہے چار پشت مین سات سو برس
نہین ہوسکتی غالباً ہندسہ کے لکہنے مین غلطی ہوئی عبارت مین سنہ درج نہین ہین
یقیناً سنہ وفات آپ کے ایکسو اوناسی ہجری ہین بجاے ہندسہ ایک کے ۱۷۹
۷ لکہہ گیا اور نو کے ہندسہ کے آگے صفر ہوگیا محمد قاسم آپ کے جد امجد کا انتقال
شروع صدی دوم ہجری مین ہوا جیسا ہم اوپر لکہہ آئے ہین تو آپ کا انتقال
آخر صدی دوم ہجری مین ہوا - آپ کے بیٹے شیخ شمس الدین اور اون کے پسر

شیخ عبداللہ اسمہ علاء الدین اور اونکے شیخ اسمٰعیل اور اونکے پسر شیخ احمد
اور اونکے شیخ ابو المظفر اور اونکے شیخ شمس الدین اور اونکے پسر شیخ محمد اور
اونکے شیخ احمد ثانی اور اونکے شیخ علاء الدین ثانی اور اونکے پسر شیخ علی اکبر
اور اونکے بیٹے حافظ شیخ مصطفےٰ اور اونکے شیخ حافظ نور الدین اور اون کے
خلف شیخ کمال الدین قاضی فرشوری ہوئے کہ جنکا حال ہم ذیل مین درج کرینگے۔

ذکر شیخ کمال الدین قاضی فرشوری

آپ کا اسم مبارک شیخ کمال الدین ہے آپ کمال الدین قاضی فرشوری کے لقب سے مشہور ہوئے۔ بدایون مین آپ سید علاء الدین بادشاہ کے وقت مین تشریف لاکر سکونت پذیر ہوئے۔ یہ زمانہ حکمرانی سید علاء الدین خضر خانی کا ۸۴۹ ہجری مین مطابق ۱۴۴۵ عیسوی کے ہوتا ہے۔ ہمارے شجرۃ النسب مین لفظ قاضی فرشوری بعد اسم مبارک شیخ کمال الدین کے درج ہے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ قاضی تھے۔ مگر یہ نہین معلوم کہ کس مقام کے آپ قاضی تھے آیا فرشور کے یا کسی دوسری جگہہ کے۔ سید علاء الدین بادشاہ کے عہد مین مع اہل وعیال آپ بہ معیت شیخ یوسف فرشوری اپنے بنی عم کے بدایون مین مقیم ہوئے محلہ فرشوری ٹولہ جو اونکی سکونت کے لئے دیا گیا تھا اوسی وقت سے مشہور رہا ہوا اور سرکاری دفاتر مین برابر لکھا جاتا ہے آپ کی اولاد اوس محلہ مین اور نیز محلہ مولوی ٹولہ مین جو متصل اسی محلہ کے ہے آباد ہے آپکے دو بیٹے حافظ شیخ لادن و شیخ خادن تھے۔ فرزند دوم سے کوئی سلسلہ اولاد جاری نہین ہوا لفظ فرشور کی تحقیق کاتب الحروف نے کی تو بعض بزرگون کی زبانی یہ معلوم ہوا کہ فرشور ایک قصبہ

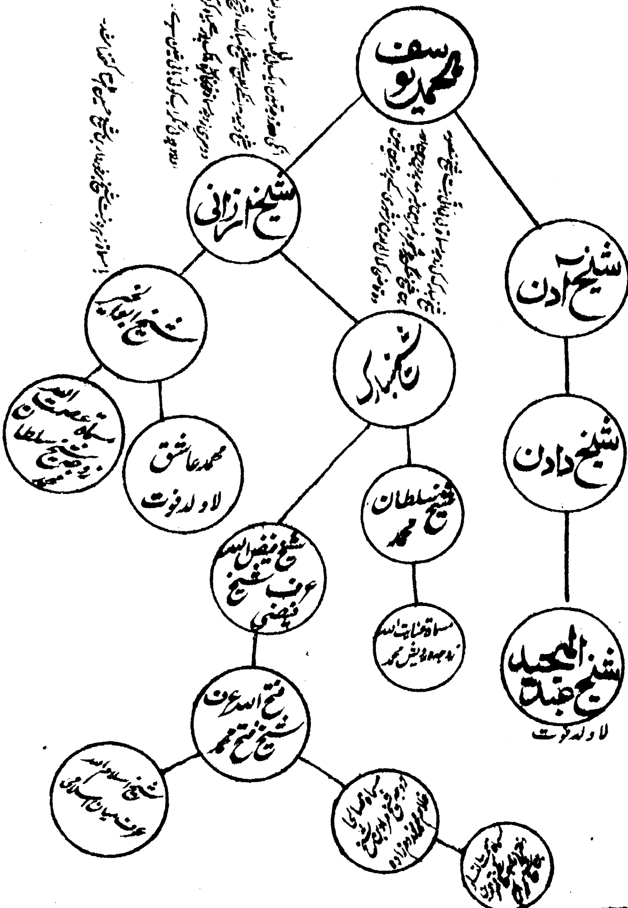
مضافات مصر سے ہے آپ کے اجداد وہان کے رہنے والے تھے کتاب
کاشف الاستار مصنفہ حضرت شاہ حمزہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مارہروی جو حضرت
شاہ آل احمد صاحب عرف اچھے میان قدس اللہ سرہ العزیز کے والد بزرگوار تھے
اور یہ کتاب نہایت معتبر ہے اسمین حضرت شاہ صاحب نے اپنے حالات
خاندانی اور نسب کے حالات درج فرمائے ہین اوس مقام پر میر سید محمد اپنے
مورث اعلیٰ کا ہندوستان تشریف لانا جو سادات زیدیہ سے تھے اسطور پر لکھا ہے
کہ مقام بلگرام بہ جہت توطن معین کردند دران وقت بار اجہ انجا سری نام لکا ذ متعصب
بود در سنہ اربع عشر ستمائۃ بدستوری سلطان شمس الدین التمش با فوجی از غازیان
اسلام معرکۂ قتال آراستہ راجہ را با رقارب و اعیان سپاہ بقتل رسانیدہ وان ورصم
را بآب شمشیر از لوث مشرکان شست وشوی دادہ نزہت کدۂ شعار اسلام
ساخت تاریخ این فتح لفظ خدا داد یافتہ اند بعد از فتح با شیوخ فرشوری وترکمانان دران مقام
طرح اقامت ریخت ـــ بس اس تحریر سے یہ امر پایہ تحقیق کو پہونچا کہ شیوخ فرشوری
سنہ ۶۱۴ ہجری مین بلاد ہندوستان مین موجود تھے اور بعض اونمین سے بلگرام مین
سکونت گزین ہوے اور جناب عموی صاحب قبلہ مولوی محمد عین الدین صاحب
منصف پنشن یافتہ سلمہ جنکی عمر اب اسوقت تیرانوے ۹۳ برس کی ہے اسطرح
فرماتے ہین کہ اونہون نے اپنے والد ماجد مولانا حکیم مرزا افتخار الدین صاحب مرحوم
جد مادری والد مرحوم راقم الحروف سے سنا کہ بلگرام مین قاضی کمال الدین فرشوری کے
بنی اعمام شیوخ فرشوری رہتے ہین بس سنہ ۶۱۴ھ مین بعہد سلطان شمس الدین التمش
مورث قاضی کمال الدین فرشوری کے اکثر اول بلگرام مین سکونت گزین ہوئے بعدہ قاضی

کمال الدین فرشوری و شیخ یوسف فرشوری مع قبائل بدایون مین آکر سکونت پذیر ہوئے
اب یہ امر تحقیق طلب رہا کہ وہ مقام فرشور ہندوستان مین تہا یا کسی دوسری ولایت
مین۔ کتاب تاریخ فرشتہ مین پشاور کا نام پرشور ہی لکھا ہے ہمارے نزدیک
لفظ پرشور کا معرب زبان عربی مین جبکہ عرب ابتداءً وہان آئے اور سکونت اختیار
کی فرشور کیا گیا اور شیوخ اور سادات اور ترکمان اور افاغنہ کا جو مسلمان ہوسے
تہے ابتدا سے سندہ مین آنا و سکونت اختیار کرنا کتب اسے تاریخ قدیمہ سے
بخوبی پایا جاتا ہے چنانچہ تاریخ فرشتہ مین ناصر الدین سبکتگین کے حال مین
درج ہے کہ اوسنے راجہ جیپال پر حملہ کرکے ولایت لمغان و پشاور اور کنارہ
نیلاب پر کہ جسکو اٹک یا سندہ کہتے ہین تسلط کیا اور قواعد شریعت اوسی ولایت
مین رواج دیکر خطبہ اور سکہ اپنے نام سے جاری کیا یہ زمانہ اشاعت اسلام
کا ان شہرون مین سمجہنا چاہیئے۔ ۳۸۵ ہجری کے قریب کا زمانہ ہوتا ہے۔
جو شیوخ عرب سے آکر پشاور مین آباد ہوئے وہ زمانہ شمس الدین التمش یعنی
۶۱۴ ہجری مین ہے جسمیں حضرت سادات زیدیہ مقام بلگرام مین بحکم شمس الدین
التمش آئے پس اسی وجہ سے کہ پشاور کا نام فرشور تہا فرشوری مشہور ہوئے۔
کتاب نزہتہ القلوب تصنیف حمد اللہ بن ابی بکر بن حمد اللہ المستوفی بزبان فارسی
مین نہایت معتبر کتاب تاریخ کی ہے اور وہ کتاب راقم کے یہان موجود ہے تاریخ
فرشتہ مین حمد اللہ مستوفی کا حوالہ دیا ہے اوس کتاب مین مؤلف نے جو اقلیمون
کے حالات درج کئے ہین اوسکا ترجمہ بزبان اردو فارسی سے یہان لکہتے ہین کہ
جس سے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ پشاور کا نام فرشور تہا اور وہ کسکو کسنے آباد کیا۔ مؤلف

کتاب مذکور اس طور سے لکھتا ہے کہ سندھستان یہ دوسری اقلیم ہے اور ہندوستان کے متعلق ہے اسکو نوشیروان عادل نے آباد کیا فرشاور دوسری اقلیم سے ہے اور ہندوستان کے مشہور شہرون سے ہے اور اس شہر کو شاپور ذوالاکتاف نے آباد کیا تھا۔ پھر ایک دوسرے مقام پر مصنف نے لکھا ہے کہ سندہ ایک بہت بڑی ولایت دوسری اقلیم سے ہے اور بڑے بڑے شہر اوسکے یہ ہین منصوریہ ملتان۔ مہاور۔ حیاتیہ۔ فرشاور۔ ملک نور۔ قصدار۔ نہروالہ۔ قسکرور۔ اس تحریر سے ہمارے نزدیک یہ بات پائی جاتی ہے کہ فرشاور یا فرشور پیشاور یا پیشور کا معرب ہے اور منتخب التواریخ مین مُلا عبدالقادر بدایونی نے سلطان معزالدین بن محمد سام غوری کے حالات مین لکھا ہے کہ ۵۷۵ھ مین پرشور کو سلطان موصوف نے فتح کیا اور شمس العلما مولوی ذکاءاللہ خان دہلوی اپنی تاریخ مین لکھتے ہین کہ کتب قدیم مین پیشاور کا نام بکرام یا فرشور یا پرشور مرقوم ہے ۵۷۵ھ ہجری مین غوری نے اسکو فتح کیا۔ شیخ کمال الدین کے مورث عرب سے اکر فرشور مین سکونت گزین ہوئے اونکی اولاد جب بلگرام اور بدایون مین قیام پذیر ہوئی تو اسی وجہ سے بلقب شیوخ فرشوری ملقب ہوئے۔ شیخ یوسف فرشوری کا ہم شجرہ اس مقام پر لکھنا مناسب سمجھتے ہین کیونکہ وہ اور شیخ کمال الدین فرشوری جو باہم یکجدی تھے بدایون مین آباد ہوئے اور آپ کی اولاد مین باہم قرابت ہوئی شیخ یوسف فرشوری کی اولاد کا شجرہ ذیل مین لکھا جاتا ہے۔

شجرہ نمبر ۴

شجرہ اولاد شیخ محمد یوسف فرشوری



یہ شجرہ شیخ یوسف فرشوری کی اولاد کا جنسے ہمارے شجرہ کو تعلق ہی یہنی درج کیا ہی۔

شیخ ارزانی

شیخ ارزانی مشارٌ الیہ کی مساۃ بی بی صاحب دولت بنت شیخ وحید براوری کی زوجہ تہین اون سے شیخ مبارک اور شیخ ابوالخیر پیدا ہوئے دوسری بی بی مساۃ خونجا تہین جو کرہ مانک پور سے نکاح کر لائے تہے اون بی بی کے بطن سے تین پسر شیخ ابو سعید و شیخ جلال الدین و شیخ حامد پیدا ہوئے شیخ ابو سعید کی تین پسر ابوالبرکات و شیخ ابوالمعالی و شیخ ابوالفتاح پیدا ہوئے جلال الدین لاولد فوت ہوئے شیخ حامد کے دو پسر پیر محمد و محمد شاکر و دو دختر پیدا ہوئین - ابوالفتاح کی شادی اپنے چچا کی بیٹی مساۃ کافیہ بنت شیخ مبارک سے ہوئی اونکے پسر شیخ جہجو ہوئے جنکے دو بیٹے شیخ بلاقی و شیخ اسمعیل ہوئے اور ایک دختر مساۃ شافیہ دونون بیٹے مفقود الخبر ہوئے - اور بیٹی لاولد فوت ہوئی - اور نسل منقطع ہوئی -

شیخ مبارک

شیخ مبارک انکی دوسری بی بی مساۃ آتی بنت شیخ منصور بن شیخ منگن فرشوری تہین جنسے شیخ فیض اللہ اور شیخ سلطان محمد پیدا ہوئے - اور شجرہ بالا مین درج ہین - اوّل زوجہ اونکی مساۃ مُذہی تہین کہ جنکے بطن سے چار دختر مساۃ ختنی و کافیہ و ہستی و فتولی پیدا ہوئین - مساۃ ختنی زوجہ شیخ غلام محمد مخدوم زادہ تہین - اور مساۃ کافیہ زوجہ شیخ ابوالفتاح بن شیخ ابو سعید کی تہین اور مساۃ ہستی اہلیہ عم شیخ نظام الدین

و شیخ امین الدین و کبیر وغیرہ کی تہین - اور مسماۃ فتو بی والدہ شیخ محی الدین و میان ملتان کی تہین - غلام محمد بن حاجی عبدالرشید بن محمد سلیمان بن مولانا شیخ محمد یوسف جو شجرہ نمبر ۲ مین نمبر ۴۹ پر حضرت عبدالرحمن کی اولاد مین درج ہین اون سے انکا شجرہ ملتا ہے -

شیخ سلطان محمد

انکی زوجہ مسماۃ عصمت اللہ بنت شیخ ابوالخیر دختر پنجم انکی تہین اونکے بطن سے مسماۃ عنایت اللہ پیدا ہوئین کہ جو شیخ درویش محمد بن شیخ حافظ کمال محمد کے ساتہہ کتخدا ہوئین -

شیخ اسلام اللہ عرف میان اسلامی

شیخ اسلام اللہ عرف میان اسلامی انکی صرف ایک دختر تہی جسکا نام مسماۃ رحمت النساء تہا اور اسکی شادی شیخ محمد قمرالدین خان بن شیخ محمد اکرم کے ساتہہ ہوئی اور ان بی بی سے صرف ایک بیٹا محمد فخرالدین پیدا ہوا جو خوردسالی مین فوت ہوا - اب اس خاندان کا خاتمہ شیخ اسلام اللہ کے لڑکی پر ہوگیا - میان اسلامی کی حویلیان پختہ اور باغ اور دیگر جائداد بقبضہ و ملکیت محمد قمرالدین صاحب اونکے داماد کے آئی کہ جو پدر راقم الحروف کے نانا کے والد تہے - بعدہٗ جبکہ جائداد درمیان اولاد شیخ محمد اکرم بن درویش محمد کی تقسیم ہوئی تو حویلی مذکور جو برابر شیخ محمد اکرم الی حویلی کے تہی حصہ اولاد شیخ قمرالدین مین دیگئی کہ جو اب بقبضہ ملکیت برادر

عزیز محمد رشید الدین سلمہ کے ہے اور باغ میان اسلامی اور فیضی والہ اولاد شیخ امین الدین خان بن شیخ محمد اکرم کے قبضہ اور ملکیت مین ہے یعنی منشی محمد مقصود حسین و حکیم محمد التفات حسین و وجاہت حسین و شیخ سراج الدین کے قبضہ مین ہے اور اوسمین ایک ٹٹی پرانی مسجد کی بہی ہے اوسکے سامنے قبرین میان شیخ اسلامی اور فیضی کی موجود ہین اور وہین شیخ علاء الدین پسر شیخ عماد الدین و دختر شیخ سراج الدین کی قبر ہے اور یہ باغ درمیان باغ قلمی نو تعزیس کاتب اوراق ہذا و باغ برادر عزیز مولوی محمد ابو الحسن کے واقع ہے اور ریل کی سڑک کی جو پیمایش ہوئی ہے وہ اس باغ کے وسط سے ہوکر گذری ہے اور اس باغ کو شرقاً و غرباً دو حصون مین تقسیم کرتی ہے -

ذکر حافظ شیخ لادن

آپ شیخ کمال الدین قاضی فرشوری کے صاحبزادے ہین آپ حافظ قرآن تہے آپ کے دو بیٹے تہے ایک حافظ شیخ محمد اور دوسرے شیخ کبیر الدین - شجرۃ الانساب خاندانی راقم مین صرف اسقدر لکہا ہے کہ کبیر الدین کی شادی ساتہہ مسماۃ عائشہ کے ہوئی تہی اور کچہہ حال انکا معلوم نہ ہوا کہ آیا اون کی کوئی اولاد ہوئی یا نہین حافظ شیخ لادن کی تاریخ وفات یا مقام مزار راقم کو دریافت نہین ہوا -

ذکر حافظ شیخ محمد بن حافظ شیخ لادن

آپ کے تین صاحبزادے ہوئے بڑے پسر شیخ منگن تہے اور دوسرے

شیخ خواجہ احمد و تیسرے شیخ شرف جہان پیدا ہوئے تھے شجرہ قدیم مین درج ہے کہ خواجہ احمد لاولد فوت ہوئے اور شرف جہان کے ایک فرزند شمس الدین اور چار دختر یعنی بی بی جہان و بی بی صاحب و بی بی بدہو و بی بی انو پیدا ہوئین۔ بی بی جہان کی شادی شیخ عزیز اللہ عثمانی کے ساتھہ اور بی بی صاحب کی شادی شیخ نورن قریشی کے ساتھہ ہوئی

شیخ منگن بن حافظ شیخ محمد

آپ بہت بڑے صاحب عقل و فراست تھے آپ کی شادی مسماۃ بی بی ملکی بنت شیخ گہورن کے ساتھہ ہوئی تھی جنسے دو صاحبزادے ایک شیخ منصور اور دوسرے شیخ جمال پیدا ہوئے۔ شیخ جمال نہایت درجہ وجیہ و ذی علم و شاعر تھے اور ملا عبد القادر بدایونی کے بہت دوست تھے چنانچہ ملا صاحب نے اپنی کتاب منتخب التواریخ مین انکا حال تین مقام پر لکھا ہے ایک جلد دوم صفحہ ۱۳۵ کتاب منتخب مطبوعہ کلکتہ کالج پریس ۱۸۶۵ء مین اسطور پر ملا صاحب لکھتے ہین " درین سال جمال خان ولد شیخ منگن بداؤنی کہ صاحب جمال مقری و از یاران جانی قدیم بود در سنبھل ہمراہ خان کلان بروز عید قربان قبق زدہ بیرہ پان از دست ناشناسے خوردہ ضعف کردہ درگذشت واین تاریخ یافتہ شد۔ مصرعہ

	صد آہ از جوانی و زیب جمال خان

و شیخ امم شیخ یعقوب صرفی کشمیری ازین تاریخ یافتہ مصرعہ

	سپردہ جان بروز عید قربان

دوسری جگہ میر محمد خان کلان غزنوی کی تذکرہ کی ذیل مین جلد سیوم کی صفحہ ۲۸۸ مین اسطرح لکھتے ہین
زمانیکہ حکومت سنبھل داشت این غزل شیخ سعدی قدس سرہ در میان انداخت کہ بیت

دلے کہ عاشق صابر بود مگر سنگ ست	ز عشق تا بصبوری ہزار فرسنگ ست

وخود اینچنین گفت کہ بیت

دمے کہ چہرۂ ساقی ز بادہ گلرنگ ست	بنوش بادہ بر آواز نے کہ دل تنگ ست

ومیر امانی و دیگر شاعران ہر کدام فراخور حوصلہ حالت خویش موافق آن زمان تیغ نمودہ جواب دادند۔ ازان میان جمال خان مرحوم بداونی کہ نسبت مصاحبت و تقرب تمام بخان داشت و در لطافت طبع یگانہ بود غزلے گفت کہ مطلعش این ست بیت

ترا رخ از مے عشرت مدام گلرنگ است	مرا بفکر دہانت چو غنچہ دل تنگ است

آن زمان فقیر در کانت گولہ بملازمت حسین خان بودم کہ بسبب این غزل در ضمن مکتوب میان جمال خان رسید و صباح آن خبر آمد کہ او بنمازگاہ سنبھل روز عید قربان قبق زد وضعف کرد و در عین جوانی جان بجانان سپرد و نعش او را در بداون بردند چنانچہ شمۂ ازاین قصہ در ذکر سنوات رقم تحریر یافت ۔ واہ جمال خان بمرد نیز تاریخ یافتند فرد

گردون در آفتاب سلامت گرانشاند	کو را چو صبح روشن اندکے بقا نماند

اور تیسری جگہ جلد سیوم مین شعرا کی ذیل مین مولانا ذاسطو سے یاد کیا ہی دیکہو صفحہ ۲۶۰ کتاب مذکور ناصحی ہمان جمال خان ولد میان بنگن بداونی ست کہ سبق ذکر یافت جوانی بود در غایت رشد و تحسین خلق و خلق موسوم و باعث توطن فقیر توان گفت کہ در بداون محبت او بود اگرچہ ہمچو گل بے بقا نہ بودے در شعر آثار از و خیلے می ماند اما اجل فرصت کسب فضلش نداد شعر

بشنو این نکتۂ سنجیدۂ پرور عشق		کہ بہ از زندۂ بے عشق بود مردۂ عشق

دیگر

ترک من زخم بہ ہنگام سواری زدۂ		لذتے دارم ازین عشق کہ کاری زدۂ

و در تتبع آن مطلع خان کلان گہ مصرعہ

در جوانی حاصل عمرم بہ نادانی گذشت

گفتہ است ؎

ہر سلیمانے کہ خود را کمتر از مورے ندید		عاقبت بر باد گشت و آن سلیمانی گذشت

یہان تک ہمنے کتاب منتخب التواریخ ملا صاحب سے نقل کیا ہے شیخ جمال کو خانی کا خطاب اکبر کے وقت مین ملا تہا وہ لاولد فوت ہوے شیخ منصور پسر کلان سے سلسلہ اولاد شیخ منگن کا جاری رہا آپ کی قبر بہی اوسی قبرستان مین جو ہم سابق مین لکہہ چکے ہین ہوگی۔

شیخ منصور بن شیخ منگن

شیخ منصور شیخ منگن بدایونی کے بیٹے تہے انکی شادی بسماۃ امینہ بنت شیخ عبد الغنی سے ہوئی جنکا شجرہ نسب قاضی صدر الدین وقت باقی سے حسب ذیل ملتا ہے۔

شجرہ نمبر ۵

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۶۲	قاضی صدر الدین وقت باقی	۶۴	قاضی شیخ محمود	۶۶	شیخ عبد الغنی
۶۳	شیخ فتح اللہ	۶۵	شیخ احمد	۶۷	سماۃ امینہ

شیخ منگن کا زمانہ عہد سلطنت محمد جلال الدین اکبر شاہ اور نور الدین محمد جہانگیر شاہ کا تھا اور شیخ منصور شہاب الدین محمد شاہجہان صاحبقران ثانی کے ہمعصر ہوتے ہین شیخ منگن نے محلہ فرشوری ٹولہ مین ایک دیوانخانہ کلان اور شیخ منصور نے ایک حویلی پختہ تعمیر کرائی تھی جو کسیقدر ترمیم کے ساتھہ اونکی اولاد کے قبضہ مین ابتک موجود ہے اور دست برد زمانہ سے محفوظ ہین۔ اگرچہ تقسیم کے عمل سے دیوانخانہ کے چار پانچ حصے ہوگئے ہین اور اوسکے ایک بڑے حصے مین برادر عزیز مولوی محمد ابو الحسن نے دو پختہ حویلیان بنوائی ہین لیکن دوسرے حصہ مین جو برادر عزیز محمد رشید الدین اور مولف کتاب ہذا کے قبضہ و تصرف مین ہے قدیم عمارت کا ایک بڑا حصہ باقی ہے برادر عزیز محمد رشید الدین کے قبضہ مین جو عمارت ہے وہ اون در و دیوار اور محرابون پر مشتمل ہے جو شیخ منگن نے تعمیر کرائے تھے اور جو زمانہ اکبری کی عمارتون کا نمونہ ہے ؎

از نقش و نگار در و دیوار شکستہ		آثار پدید است صنادید عجم را

حویلی پختہ معمرہ شیخ منصور اب بہ ملکیت و قبضہ جناب مولوی محمد عین الدین صاحب سلمہ کے بذریعہ تقسیم ارث کے آئی ہے۔ دروازہ کلان (محرابدار) اوس کا اسوقت تک بدستور تعمیر سابق ہے۔ باقی عمارت جدید جناب ممدوح نے اندرونی تعمیر کی ہے دروازہ پر ایک تاریخ کندہ ہے یعنی لفظ اللہ حافظ سے تاریخ اوسکی تعمیر کی معلوم ہوتی ہے یعنی ۱۰۵۰ ہجری شیخ منصور کے تاریخ وفات صحیح راقم کو معلوم نہین۔

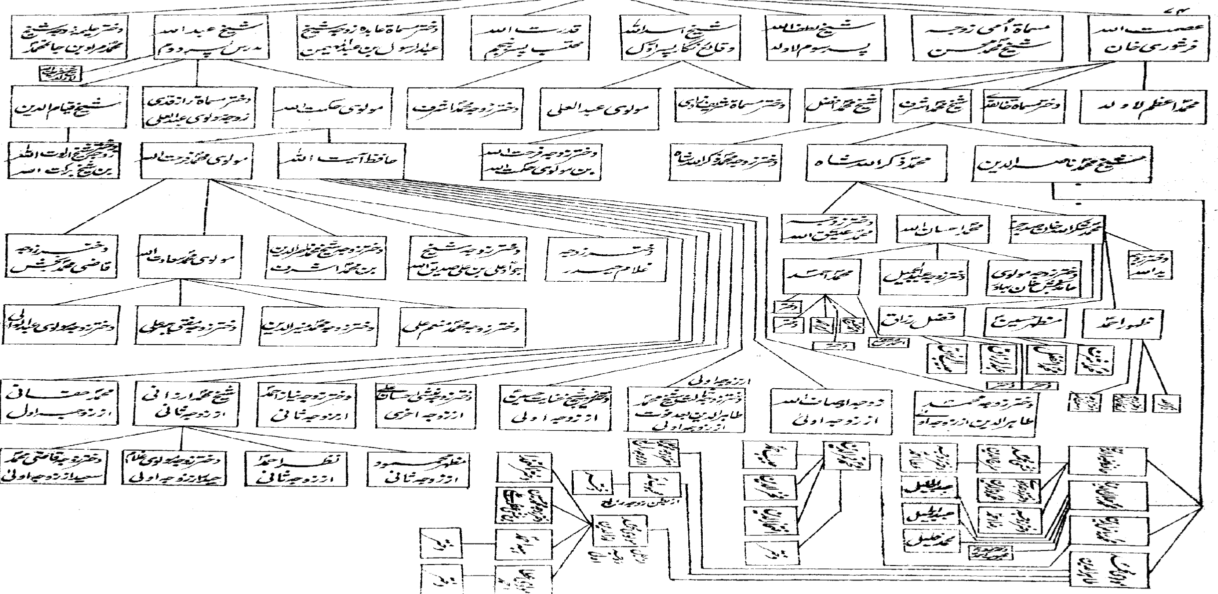
ذکر شریف حافظ کمال محمد بن شیخ منصور

آپ بیٹے شیخ منصور کے ہین آپ بہت بڑے متقی و ابرارو حافظ قرآن تھے آپ کی شادی بی بی رجبی بنت شیخ عبداللطیف بن شیخ شاہجہان عباسی کے ساتھہ ہوئی تھی۔ یہ خاندان شیوخ عباسی کا ہے جو حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد مین سے بدایون مین ہین جس خاندان مین سے قاضی عبدالسلام مرحوم و مغفور صاحب تصانیف کتاب تفسیر منظوم مسمی زاد الاخرت و دیگر کتب وغیرہ تھے جنکی صاحبزادہ قاضی شمس الاسلام صاحب قاضی شہر ریاست رامپور کے ستھے اور اسی سال مین اونہون نے بھی انتقال فرمایا۔ حافظ کمال محمد کے دو صاحبزادے ہوئے ایک شیخ درویش محمد دوسرے شیخ اولیا ان دونون صاحبزادون کی اولاد شیوخ فرشوری بدایون مین ہے اور چونکہ ہم شجرہ نمبر ا مین شیخ درویش محمد کی اولاد یعنی اپنے اجداد کے نام لکھہ چکے ہین یہان پر ہم شجرہ شیخ اولیا کی اولاد کا لکھے دیتے ہین اور ان مین بعض بزرگون کا حال جو قابل تذکرہ ہین ذیل مین درج کرین گے۔

نمبر ۱ شیخ اولیا بن حافظ کمال محمد

شیخ اولیا شیخ درویش محمد مورث مولف کتاب ہذا کے بڑے بھائی تھے۔ آخر عمر مین اپنے بھائی کی اولاد سے ناراض ہوکر اپنی کل جائداد خاندانی تقسیم کرالی اور محلہ فرشوری ٹولہ کی سکونت ترک کرکے جامع مسجد شمسی کے قریب محلہ مولوی ٹولہ مین

شجرہ نمبر ۶



شیخ اولیا بن حافظ کمال محمد
زوجہ مسماۃ بی بی جیھی بنت سعید الرحمن
عصمت اللہ فرشوری خان
مسماۃ اُمّی زوجہ شیخ محمد محسن
شیخ لطف اللہ پسر سوم لاولد
شیخ اسداللہ و تاج نگار پسر اول
قدرت اللہ حقب پسر پنجم
دختر مسماۃ عابدہ زوجہ شیخ عبدالرسول بن عبدالمومن
شیخ عبداللہ مدرس پسر دوم
محمد اعظم لاولد
شیخ محمد اشرف
شیخ محمد افضل
مولوی عبدالعلی
دختر زوجہ محمد اشرف
مولوی حکمت اللہ
شیخ قیام الدین
شیخ محمد ناصر الدین
محمد ذکر اللہ شاہ
حافظ آیت اللہ
مولوی محمد فرحت اللہ
محمد احسان اللہ
محمد احمد
فضل رزاق
منظور حسین
ظہور احمد
مولوی محمد سعادت اللہ
دختر زوجہ غلام حیدر
دختر زوجہ قاضی محمد بخش
محمد صداق از زوجہ اول
شیخ محمد ارزانی از زوجہ ثانی
زوجہ احسان اللہ از زوجہ اولی
نظر احمد از زوجہ ثانی
منظور محمود از زوجہ ثانی

مکانات بنواکر سکونت اختیار کی - آپ کی شادی مسماۃ بی بی جیبی بنت
سعید الرحمن کے ساتھ ہوئی جنسے پانچ پسر یعنی شیخ اسد اللہ و شیخ عبد اللہ
و شیخ لطف اللہ و شیخ عصمت اللہ و شیخ قدرت اللہ اور تین دختر یعنی
مسماتان عابدہ و حلیمہ و امی - پیدا ہوئیں - شیخ اسد اللہ کی شادی دختر شیخ عبد السبحان
بن شیخ ابو البرکات کے ساتھ ہوئی جنسے ایک دختر مسماۃ شریف زادی زوجہ
شیخ عصمت اللہ بن شیخ سعد اللہ ستولی اور ایک پسر عبد العلی ہوئے جن کی
شادی اونکے چچا شیخ عبد اللہ کی دختر مسماۃ راز قدی کے ساتھ ہوئی - شیخ
عبد اللہ و شیخ عصمت اللہ کا حال آئندہ مفصل لکھا جاوے گا شیخ لطف اللہ
لاولد فوت ہوئے - شیخ قدرت اللہ کی اول شادی مسماۃ واصلہ بنت شیخ محمد
حنیف کے ساتھ ہوئی اور اونکے مرنے کے بعد دوسری شادی مسماۃ
سیتی بنت شیخ اسد اللہ بن شیخ علی مرتضیٰ کے ساتھ اور ان دوسری
بی بی سے ایک دختر پیدا ہوئی - مسماۃ عابدہ بنت شیخ اولیا کی شادی شیخ
عبد الرسول بن عبد المہیمن بن عبد السمیع سے ہوئی - مسماۃ حلیمہ کی شادی
شیخ محمد مراد بن شیخ جا نمحمد بن شیخ غلام محمد مخدوم زادہ کے ساتھ اور
مسماۃ امی کی شادی شیخ محمد محسن بن شیخ علی محمد مراد بن شیخ بدہن بن شیخ کرم اللہ
کے ساتھ ہوئی تھی -

نمبر ۴۷ شیخ عبد اللہ بن شیخ اولیا

آپ شیخ عبد اللہ مدرس کے لقب سے ملقب تھے بہت بڑے عالم تھے

اور آپ کے تین صاحبزادے شیخ قیام الدین اور مولوی حکمت اللہ اور شہر الله اور ایک دختر مسماۃ رازق دی تھین۔ مسماۃ مذکور کی شادی شیخ عبد العلی بن شیخ اسد اللہ سے ہوئی تھی۔ قیام الدین کی ایک دختر تھین اور کوئی اولاد نرینہ نہ تھی۔ اور انکا شیخ برکت اللہ متولی کے ساتھہ عقد ہوا لیکن کوئی اولاد ان سے نہوئی۔ دوسرے صاحبزادے آپکے مولوی حکمت اللہ تھے جنکی شادی مسماۃ بی بی صاحب بنت شیخ اسد اللہ ساکن بریلی کے ساتھہ ہوئی تھی۔ اون کے دو فرزند ہوئے ایک حافظ آیت اللہ اور دوسرے مولوی محمد فرحت اللہ حافظ آیت اللہ کے محمد ارزانی و محمد حقانی دو پسر اور دو دختر تھین ایک کا کا عقد ساتھہ منشی احسان علی اور دوسرے کا عقد شیخ نیاز احمد کے ساتھہ ہوا یہ ہر چہار بطن زوجہ ثانیہ سے تھے اور چار لڑکیان جو زوجہ اولی سے تھین اول دختر کا مولوی محمد طاہر الدین کے ساتھہ عقد ہوا کہ جنکے بطن سے مولوی نور الدین جو اب وکیل منصفی ضلع شاہجہانپور مین ہین پیدا ہوئے اور دختر دوم زوجہ شیخ اوصاف اللہ کی تھین اور دختر سوم بعد وفات دختر اولی کے مولوی محمد طاہر الدین کے ساتھہ منسوب ہوئین اور چہارم دختر زوجہ شیخ عنایت حسین محلہ قاضی ٹولہ مین منسوب ہوئین محمد ارزانی کے دو پسر منظر محمود و نذر احمد اور دو دختر ہوئین دختر اول زوجہ مولوی غلام حیدر کی تھین جنکے بطن سے غلام شبر و غلام سادات پیدا ہوئے اور دختر دوم زوجہ قاضی محمد سعید کی تھین۔ حافظ صاحب کا اب ذاتی حال لکھتے ہین۔ حافظ محمد آیت اللہ نہایت درجہ عابد و زاہد تھے اور مرید و خلیفہ حضرت سید خلیل ابن سید ابراہیم بغدادی کے تھے جو اولاد

حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ سے تھے حافظ صاحب بغداد شریف
جا کر اونکے مرید ہوے تھے سلسلہ نقشبندیہ ثنا ور یہ ہر دو سلاسل کی سند و
اجازت بیعت پیر و مرشد سے حافظ موصوف نے حاصل فرمائی - یہ دونون
اسناد خلافت راقم نے بچشم خود دیکھے ہین جو محررہ ۱۲۰۱ھ ہجری کے ہین
اسوقت تک وہ اسناد جنپر مواہیر مشایخ عظام بغداد شریف کے ثبت ہین
اور ہمارے شفیق مولوی محمد نور الدین صاحب کے پاس جو نواسہ حافظ صاحب
موصوف کے ہین موجود ہین - حافظ صاحب موصوف نے معلوم نہین کہ کسیکو
خود بھی مرید کیا یا نہین بظاہر کوئی سلسلہ بیعت اون سے بدایون مین جاری نہ ہوا
بعد انتقال آپ بمقام بدایون مدفن فرشوریان مین مدفون ہوئے - مولوی محمد
فرحت اللہ جو حافظ صاحب موصوف کے بھائی تھے اونکے خلف الرشید
مولوی محمد سعادت اللہ اور چار دختران تھین - ایک دختر زوجہ شیخ ناصر الدین فرشوری
کی ہوئین اور دوسری دختر کا شیخ جواد علی سے عقد ہوا اور تیسری کا عقد شیخ غلام
حیدر سے اور چوتھی کا عقد قاضی محمد بخش سے ہوا - اور مولوی محمد سعادت اللہ کے
کوئی اولاد نرینہ نہ تھی صرف اون کے چار لڑکیان ہوئین - ایک زوجہ مولوی
عبد الوالی دوم زوجہ مفتی ببر علی سوم زوجہ شیخ محمد منعم علی چہارم زوجہ محمد منیر الدین

شیخ عصمت اللہ فرشوری خان

آپ دوسرے صاحبزادے شیخ محمد اولیا کے تھے آپ کو خطاب خانی کا عہد
محمد شاہ بادشاہ مین عطا ہوا تھا اور آپ کو اور آپکے بھائیونکو معافی بھی عطا ہوئی آپ کی

شادی مسماۃ نجیبی بنت شیخ محمد امیر بن شیخ محمد منسو بن شیخ کبیر کے ساتھ ہوئی اور تین صاحبزادے ہوے ایک شیخ محمد افضل اور دوسرے شیخ محمد اعظم اور تیسرے شیخ محمد اشرف اور ایک دختر مسماۃ خالقدی تہین۔ شیخ محمد افضل کے صرف ایک دختر تھی کہ جسکا نکاح محمد ذکراللہ شاہ کے ساتھ ہوا۔ و شیخ محمد اعظم کا سلسلہ آگے نہین چلا۔ اور شیخ محمد اشرف کے دو صاحبزادے ایک محمد ذکراللہ شاہ داماد شیخ محمد افضل اور دوسرے شیخ محمد ناصرالدین تھے۔ شیخ محمد ذکراللہ شاہ کے حالات ہم مفصل کتاب تذکرۃ الواصلین مین لکھ چکے ہین آپ مرید اور خلیفہ حضرت اچھے میان صاحب مارہروی رحمۃ علیہ کے تھے اور آپ کے دو صاحبزادے ہوے ایک محمد شکراللہ خان اور دوسرے محمد احسان اللہ شاہ۔ محمد شکراللہ خان وکیل منصفی شاہجہانپور مین ایک عرصہ تک رہے اور اونکے تین پسر شیخ ظہور احمد و شیخ فضل رزاق و شیخ منظر حسین ہوئے۔ منجملہ انکے ایک صاحبزادے منظر حسین کا اسی سال مین انتقال ہوگیا اور باقی ہر دو بقید حیات بفضلہ تعالیٰ موجود ہین۔ محمد احسان اللہ شاہ کے ایک پسر حافظ محمد احمد موجود ہین اور دو دختران اونکی ایک زوجہ خان بہادر مولوی حامد بخش کی ہوئین اور اونکے بطن سے اولاد موجود ہے اور وہ انتقال کر گئین۔ دوسری دختر زوجہ جمیل الدین ہین۔

شیخ محمد ناصرالدین کے چار پسر مولوی محمد طاہرالدین جو بفضلہ موجود ہین اور مولوی محمد جلال الدین اور مولوی محمد ضیاءالدین اور مولوی محمد ریاض الدین تھے یہ ہرسہ صاحبزادے انتقال فرما گئے۔ مولوی طاہرالدین صاحب کی عمر اس وقت نوے سال سے زاید ہے الا قوی آپ کے قوی ہین اسوقت تک روزانہ

آپ اپنے باغ کو بطور چہل قدمی تشریف لیجاتے ہین اور جامع مسجد مین
نماز جماعت یوم جمعہ ناغہ نہین ہوتی - اور آپ مرید حضرت آل رسول صاحب
قادری مارہروی قدس سرہ کے ہین - اور نہایت درجہ رقیق القلب
اور ذاکر اور محب فقرا ہین آپکے چار نکاح بتدریج ہوئے زوجہ اولی دختر
حافظ محمد آیت اللہ تہین جنکا ذکر مذکور ہوگیا اونکے بطن سے مولوی محمد
نور الدین ہین جنکا ذکر لکہ چکے ہین زوجہ ثانیہ و ثالثہ سے اولاد نہوئی زوجہ
رابعہ سے منشی محمد محبوب احمد موجود ہین کہ جو آب ضلع الہ آباد مین سررشتہ دار
فوجداری ہین - زوجہ رابعہ دختر کلان شیخ نیاز احمد ولد شیخ محمد افضل
کی تہین - اور مولوی محمد نور الدین کے دو پسر مولوی عطا احمد و حبیب احمد
بفضلہ زندہ ہین اور بہت سعید و صالح ہین - مولوی محمد اجلال الدین بہت
نیک بخت تہے اونکے تین پسر سہیل الدین - خلیل الدین - جلیل الدین
تہے مگر افسوس ہر سہ پسران عین شباب مین رحلت کر گئے اور کوئی اولاد
زرینہ نہ رہی - حافظ محمد ضیاء الدین کے ایک پسر منشی محمد سراج الدین ہین
کہ جنکے صرف ایک دختر تہی کہ جو مولوی عطا احمد کو منسوب تہی وہ بہی
سال گذشتہ مین انتقال کر گئی اوسکے صرف ایک دختر نابالغ ہے اور
دو دختران حافظ موصوف کی ہین کہ ایک زوجہ مولوی نور الدین مذکور کی ہین اور
دوسری زوجہ مفتی رضا احمد -

محمد ریاض الدین کے صرف ایک پسر منشی محمد قمر الدین ہین جنکے تین پسر
اور ایک دختر موجود ہین اور زوجہ انکی دختر شیخ عبد العزیز بن شیخ عتیق اللہ

کی ہین = یہان سلسلہ شاخ شیخ اولیا ختم ہوا -

نمبر ۴۳ شیخ درویش محمد فرشوری

آپ صاحبزادے حافظ کمال محمد مرحوم کے تہے آپ کی شادی مسماۃ بی بی عنایت اللہ بنت شیخ سلطان محمد سے جو شجرہ یوسف فرشوری مین شیخ مبارک کے بیٹے مندرج ہین ہوئی تہی - آپ نہایت درجہ متقی و پرہیزگار تہے کل انتظام جائداد و خانہ داری اپنے بڑے بہائی شیخ اولیا کے سپرد کر رکہا تہا - آپ کے صاحبزادے شیخ محمد اکرم صاحب اقبال پیدا ہوئے - اور دو لڑکیان آپ کی مسماتان انور و رضائی لاولد فوت ہوئین - آپ کا انتقال بمقام بدایون ہوا اور مدفن فرشوریان مین مدفون ہین رحمۃ اللہ علیہ

نمبر ۴۴ شیخ محمد اکرم فرشوری

آپ کی ولادت کا حال ہم کچہہ تذکرہ الواصلین کی فصل اول مین مسجد کے پیر کے ذکر کے ذیل مین مندرج کر چکے ہین - آپ کی شادی مسماۃ بی بی رسینہ بنت شیخ محمد مقیم بن شیخ عبدالرحیم بن شیخ عبدالنعیم بن قاضی عبدالوہاب سے ہوئی کہ جو اولاد قاضی حمید الدین گنوری سے ہین جنکا شجرہ ذیل مین تا بہ قاضی محمد صدر الدین وقت باقی بن قاضی حمید الدین گنوری کے لکہتے ہین - کہ جو شجرہ نمبر ۳ سے قاضی محمد صدر الدین وقت باقی سے جا کر ملتا ہے -

شجرہ نمبر ۷

۶۳	قاضی عبد اللطیف بن قاضی وقت باقی	۶۶	قاضی عبد الوہاب	۶۹	شیخ محمد مقیم
۶۴	مُلّا دانیال[1]	۶۷	عبد النعیم	۷۰	دختر بی بی زبیدہ زوجہ شیخ محمد اکرم
۶۵	فضل اللہ شہید	۶۸	عبد الرحیم		

شیخ محمد اکرم کے پانچ صاحبزادے ہوئے شیخ امام الدین محمد ابو الفضل وشیخ محمد مسیح الدین وشیخ محمد فصیح الدین۔ وشیخ محمد قمر الدین۔ وشیخ محمد امین الدین۔ اور ایک دختر مسماۃ امت النساء پیدا ہوئین۔ شیخ اولیا اونکی اولاد یعنی بنی عم شیخ محمد اکرم کل جائداد خاندانی پر قابض و متصرف تھے اون سے تقسیم شیخ محمد اکرم اور اونکی اولاد نے چاہی اور اس تقسیم پر نزاع باہمی ہوا اور مکانات اور جائداد تقسیم کی گئی جسکا ذکر شیخ اولیا کے بیان کے ضمن مین بھی کیا گیا ہے۔

محلہ فرشوری ٹولہ سے شیخ اولیا نے بعد تقسیم جائداد اپنی سکونت ترک کی اور محلہ مولوی ٹولہ مین ایک مکان متصل مسجد جامع جو احمد نحاس کے مقبرے سے جانب شرق سڑک پر ہے اور وہ متصل محل شجاعت خان کے تھا ایک تماکو فروش سے خرید کرکے سکونت اختیار کی اور اون کی اولاد ابھی تک اوس محلہ مین موجود ہے اور محلہ فرشوری ٹولہ مین بھی کچھ آراضیات اونکی

[1] ملا دانیال عہد عالمگیر بادشاہ مین بہت بڑے عالم و فاضل تھے اور انکے فتوی پر زیادہ اعتبار ہوتا تھا

باقی ہین -
اب ہم مفصل حالات اولاد شیخ محمد اکرم کے اونکے تذکرون مین درج کرینگے
حضرت شیخ محمد اکرم کا انتقال ۵ محرم کو ہوا اور یہ زمانہ محمد شاہ بادشاہ یا فرخ سیر کا
تہا سنہ تحقیق نہین ہے صرف فاتحہ آپکی ۵ محرم کو ہوتی ہے -

نمبر ۱ شش ذکر شیخ محمد امام الدین ابوالفضل بن شیخ محمد اکرم

آپ خلف اکبر شیخ محمد اکرم کے تہے - آپ کی زوجہ اولی مسماۃ بی بی سعیدہ
بنت شیخ محمد خلیل بن شیخ عطاء اللہ مخدوم زادہ تہین - شیخ محمد خلیل اولاد
حضرت عبداللہ کی سے تہے جنکا شجرہ نمبر ۲ عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ
عنہما سے لیکر تا بہ مسماۃ فراست النساء بنت شیخ ظل اللہ ہم اوپر لکہہ آئے ہین اب
ذیل مین شجرہ مسماۃ سعیدہ بی بی کے اجداد کا مسماۃ مذکورہ سے تا بہ شیخ سعد اللہ
قریشی کے لکہتے ہین -
نمبر ۶۲ شجرہ نمبر ۲ مین شیخ سعد اللہ قریشی درج ہین پس نمبر ۶۳ سے شجرہ مفصلہ
ذیل تا بہ مسماۃ بی بی سعیدہ ظاہر ہوگا -

شجرہ نمبر ۸

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۶۳	شیخ ابو محمد	۶۶	شیخ ابراہیم	۶۹	مسماۃ سعیدہ زوجہ شیخ امام الدین ابوالفضل
۶۴	شیخ ابوالفتح	۶۷	شیخ عطاء اللہ		
۶۵	شیخ ابوالمکارم	۶۸	شیخ محمد خلیل		

مسماۃ بی بی سعیدہ کے بطن سے شیخ امام الدین ابو الفضل کے تین پسر
موسوم بہ شیخ محمد عظیم الدین و محمد معز الدین و محمد کمال الدین حسین اور ایک
دختر مسماۃ نجم النسار پیدا ہوئین - محمد عظیم الدین نے بمقام پونہ ملک دکن
رحلت فرمائی لاولد رہے بعد وفات بی بی سعیدہ کے محمد امام الدین ابو الفضل
نے نکاح ثانی بی بی رجبی بنت شیخ محمد مستقیم بن شیخ محمد مقیم کے ساتھ بخانہ
ماموں خود نکاح کیا۔ شیخ محمد مقیم کا شجرہ ہم ذکر شیخ محمد اکرم مین درج کر آئے
ہین اونکا نمبر ۶۹ شمار شجرہ مین ہے - پس اونکے پسر شیخ محمد مستقیم کا نمبر (۷۰)
اور مسماۃ بی بی رجبی کا نمبر (۷۱) تصور کرنا چاہیئے - اور ان بی بی سے ایک
پسر شیخ زین العابدین پیدا ہوئے جو لاولد فوت ہوئے - شیخ امام الدین
ابو الفضل عہد محمد شاہ بادشاہ مین بہ عہدہ داروغگی عدالت بدایون سرفراز
تھے اور مشار الیہ کو سنہ جلوس محمد شاہی مین منصب اکہزاری ذات
و جاگیر حویلی بدایون مین عطا ہوئی تھی اور وہ اپنی حیات تک تا زمانہ
سلطنت عالمگیر ثانی عہدہ اور منصب پر مقرر رہے آپ کی وفات تاریخ
انتیس ۲۹ رمضان المبارک کو ہوئی سنہ وفات آپ کی راقم کو معلوم نہین آپ
کے دو صاحبزادے محمد معز الدین اور محمد کمال الدین حسین اور دختر مسماۃ
نجم النسار سے سلسلہ اولاد جاری ہوا - محمد معز الدین کی شادی مسماۃ امت النسار
بنت شیخ فتح محمد بن شیخ محمد قایم نبیرہ قاضی غلام محمد سے ہوئی جنکا شجرہ ذیل
مین درج ہے -

شجرہ نمبر ۹

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۶۳	قاضی عبداللطیف بن قاضی صدرالدین وقت باقی	۶۷	قاضی فاضل محمد	۷۱	محمد قایم
۶۴	ملا دانیال	۶۸	قاضی غلام محمد	۷۲	شیخ فتح محمد
۶۵	فضل اللہ شہید	۶۹	قاضی جان محمد	۷۳	مساۃ امت النسار
۶۶	قاضی صدر جہان	۷۰	امین اللہ خان		یہ شجرہ نمبر ۳ متذکرہ بالا قاضی صدرالدین وقت باقی سے جنکا نمبر ۲ ہے ملجاتا ہے۔

ان بی بی کے بطن سے شیخ مجدالدین عرف مخلص الدین پیدا ہوئے

ذکر شیخ مجدالدین عرف مخلص الدین

انکا عقد مساۃ بی بی فیض النسار بنت مفتی محمد ایوب بن قاضی محمد قدوس کے ساتھ ہوا جنکا شجرہ ذیل مین درج ہے۔

شجرہ اجداد مساۃ فیض النسار نمبر ۱۰

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۶۶	قاضی عبدالوہاب بن فضل اللہ شہید	۶۸	قاضی عبدالصمد	۷۰	مفتی محمد ایوب
۶۷	قاضی عبدالرزاق	۶۹	قاضی عبدالقدوس	۷۱	مساۃ فیض النسار زوجہ مجدالدین عرف مخلص الدین

یہ شجرہ نمبر ۶۶ شجرہ متذکرہ بالا سے جو امت النسا کے نسب مین درج کیا ہے ملتا ہے مسماۃ فیض النسا کے بطن سے تین پسر ہوئے بڑے صاحبزادے آپ کے حسام الدین ابو العدل تھے آپکی کوئی اولاد ذکور یا اناث سے نہین ہوئی اور لاولد رحلت فرمائی قریب ۶۵ سال کے عمر پائی کچھ پڑھے لکھے نہ تھے مگر عابد و زاہد بہت بڑے تھے اور راقم پر بہت شفقت بزرگانہ فرماتے تھے اور بمقام بدایون قبرستان قدیم مین مدفون ہوئے اور دوسرے پسر محمد امام الدین تھے یہ بھی لاولد قبل غدر ۱۸۵۷ء سے انتقال فرما گئے تیسرے پسر محمد صمصام الدین تھے انکی شادی دختر شیخ نظام الدین کے ساتھ ہوئی جنکا نام مسماۃ ریاست النسا تھا اون کا شجرہ ذیل مین درج ہے

شجرہ نمبر ۱۱

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۷۰	خلیل احمد خان	۷۲	شیخ محمد اکرم	۷۴	مسماۃ ریاست النسا زوجہ محمد صمصام الدین
۷۱	شیخ محمد خرم	۷۳	شیخ نظام الدین		

یہ شجرہ مسماۃ امت النسا کے شجرہ سے بہ نمبر ۶۹ جا کر ملجاوے گا انکے بطن سے مستجاب الدین جو لاولد فوت ہوے پیدا ہوئے تھے دوسرے بیٹے شیخ محمد شرف الدین تھے جنکا عقد مسماۃ فصاحت النسا بنت ہیبت اللہ کے ساتھ محلہ شیخ پٹی مین ہوا اونکا شجرہ ذیل مین درج ہے -

شجرہ نمبر ۱۲

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۶۵	قاضی عبدالجلیل عرف شیخ چاند بن قاضی محمود	۶۸	شیخ سعادت اللہ	۷۱	شیخ ہیبت اللہ
۶۶	قاضی محمد یوسف	۶۹	محمد فضل اللہ	۷۲	مسماۃ فصاحت النسا زوجہ شیخ فضل اللہ
۶۷	شیخ امان اللہ	۷۰	محمد مبارک اللہ		

یہ شجرہ شجرہ نمبرہ سے جو بذیل ذکر شیخ منصور بن شیخ منگن ہم لکھہ آئے ہین اوس سے بنمبر ۶۴ قاضی محمود سے متناسب ہے ان بی بی کے بطن سے مفخرالدین ومعین الدین وفرید الدین پسران پیدا ہوے اور تین دختر ایک مسماۃ فقیہ خاتون وکنیز فاطمہ وفیض بانو پیدا ہوئین ۔ مفخرالدین لاولد فوت ہوئے معین الدین کی اولاد موجود ہے اور خود بھی زندہ ہین اور فرید الدین کی بھی اولاد موجود ہے اور وہ بھی بقید حیات ہین اور ایک دختر محمد مشرف الدین کی شادی اپنے بنی عم شیخ ارشاد حسین ولد شیخ محمد رکن الدین غرشوری سے ہوئی ۔ اور دوسری دختر کی شادی ریحان رضا ابن مولوی محمد رضا سے ہوئی ۔ اور تیسری دختر کی شادی نور بخش ولد محمود بخش مرحوم صدر اعلی کے ساتھہ محلہ سوتہ مین ہوئی ۔ معین الدین کے مہدی حسن ایک لڑکا ہے اور فرید الدین کے قطب الدین ایک پسر

ذکر کمال الدین حسین

یہ دوسرے بیٹے شیخ امام الدین ابو الفضل کے ہین انکی شادی مسماۃ
روشن اختر بنت شیخ محمد صدر الدین ابن شیخ عبد الغنی بن شیخ عبد الصمد سے
جو نمبر ۶۹ پر شجرہ نمبر ۱ مین مندرج ہین ہوئی۔ انکے بطن سے دو دختر
مسماۃ انجم النسار و اختر النسار اور دو پسر مسمی محمد غیاث الدین و محمد
جمال الدین احمد پیدا ہوئے۔ مسماۃ انجم النسار کی شادی شیخ مخلص الدین
سے ہوئی جو ابن الاخ شیخ کمال الدین حسین کے تھے جنکے بطن
سے شیخ ناصر الدین پیدا ہوکر لاولد فوت ہوئے اور مسماۃ اختر النسار کی
شادی قاضی عباس علی سے ہوئی کہ جنکے بطن سے شیخ کوثر علی پیدا
ہوئے۔ قاضی عباس علی پسر محمد علی بن شیخ عبد الغنی مذکور کے تھے
جو پسر شیخ عبد الصمد کے تھے۔ اور محمد غیاث الدین کی شادی مسماۃ نجابۃ النسار
بنت محمد اوحد الدین بن شیخ محمد امین الدین بن شیخ محمد اکرم کے
ساتھ ہوئی انکے بطن سے چار پسر مروج الدین و شیخ رکن الدین و تفضل حسین
و شیخ تجمل حسین پیدا ہوئے۔ منجملہ انکے مروج الدین و تفضل حسین لاولد فوت
ہوئے۔ شیخ رکن الدین کی شادی مسماۃ نسیم النسار بنت شیخ صمصام الدین
سے کہ جنکا حال بذیل شیخ معز الدین لکھہ آئے ہین ہوئی۔ انکے بطن
سے تین پسر اور ایک دختر پیدا ہوئی خلف اکبر شیخ الطاف حسین تھے
جو ضلعدار نہر گنگ بملازمت گورنمنٹ تھے اور اون کی شادی دختر

مولوی محمد بخش خان صدر الصدور کے ساتھہ ہوئی جو ہمشیرہ خان بہادر
مولوی حامد بخش صاحب کی ہین - اِنکے بطن سے دو پسر زندہ
موجود ہین - شیخ یاور حسین علیہ پسر کلان تحصیلدار ہین دوسرے پسر شیخ
زوار حسین علیہ ہین شیخ یاور حسین علیہ کی شادی ساتھہ دختر احمد بخش برادر مولوی
محمد بخش کے ہوئی اونکے بطن سے ایک پسر یوسف حسین علیہ اور دو دختر
زندہ ہین - اور زوار حسین علیہ کی شادی دختر مولوی حامد بخش خان بہادر
سے ہوئی - اونکے بطن سے بہی ایک پسر موجود ہے - شیخ
رکن الدین کے دوسرے بیٹے شیخ حامد حسین علیہ ہین جو بفضلہ اسوقت
تک بقید حیات ہین - آپکی شادی دختر کلان مولوی محمد حسن علیہ صاحب
ابن شیخ مولوی احسان اللہ سے ہوئی جنکا شجرہ ذیل مین مندرج ہے جو
ہمشیرہ حقیقی مولوی وزیر احمد کی تہین -

شجرہ نمبر ۱۳

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۶۷	محمد امین اللہ بن قاضی محمد یوسف	۶۹	شیخ حیات اللہ	۷۱	مولوی محمد حسین
۶۸	محمد علیم اللہ	۷۰	مولوی احسان اللہ	۷۲	مسماۃ رفیق النسا زوجہ حامد حسین

یہ شجرہ نمبر ۶۶ سے شجرہ نمبر ۱۲ سے ملتا ہے ان کے بطن سے ایک
پسر عزیزی شیخ عبد الجلیل پیدا ہوئے جو بعنایت الٰہی اسوقت تک

موجود ہین انکا عقد ہمشیرہ خورد کاتب الحروف دختر خورد حکیم مولوی محمد سعید الدین صاحب مرحوم سے ہوا انکے بطن سے اسوقت ایک دختر بقید حیات ہے جسکا نام عایشہ ہے۔

تیسرے صاحبزادے شیخ رکن الدین کے شیخ ارشاد حسین ہین آپ کی شادی شیخ مشرف الدین اپنے ماموں کی دختر سے جنکا نام فضہ خاتون ہے ہوئی - اِنکے بطن سے تین پسر و دو دختر ہین ایک کا نام اعجاز حسین دوسرے کا نام سجاد حسین تیسرے کا نام اتحاد حسین ہے دختر شیخ ارشاد حسین کی شادی سید محمد علی پسر فرخند علی محلہ سید باڑہ مین خاندان سادات قبائی مین ہوئی - اور دوسری دختر کی شادی آلِ احمد بن شیخ شفیع احمد بن کمال احمد بن منشی محمد اجمل سے ہوئی - اور شیخ رکن الدین کی دختر مسماۃ قسیم النسار کی شادی ساتھ قاضی محمد عبد الشفیع کے ہوئی تھی جنکا شجرہ ذیل مین درج کرتے ہین -

شجرہ نمبر ۱۴

نمبر	نام	نمبر	نام
۷۰	قاضی عبد السلام بن قاضی عبد القدوس	۷۲	قاضی عبد الشکور
۷۱	قاضی خدابخش	۷۳	قاضی عبد الشفیع

یہ شجرہ بذیل ذکر نمبر ۶۹ پر شجرہ نمبر ۱۰ سے جاکر ملتا ہے - اِن کے بطن سے ایک دختر پیدا ہوئی جنکا محمد صادق بن شیخ تصدق حسین کے ساتھ

عقد ہوا۔
چوتھے بیٹے شیخ غیاث الدین کے شیخ تجمل حسین تھے جنکی شادی
مسماۃ محمود النسا بنت شیخ عماد الدین بن شیخ امین الدین بن شیخ محمد اکرم
کے ساتھہ ہوئی۔ اُنکے بطن سے ایک پسر محمد سراج الدین سلمہ پیدا
ہوئے۔ آپ کی شادی اوّل دختر شیخ غازی الدین پسر شیخ جمال الدین احمد
کے ساتھہ اپنے بنی عم کے ہوئی جنکا حال عنقریب لکھین گے۔ اِسکے بطن
سے صرف ایک دختر ہوئی جسکا عقد رضوان الرضا بن مولوی بن محمد رضا
کے ساتھہ ہوا۔ دوسری شادی شیخ سراج الدین کے ساتھہ دختر عنایت حسین
بن شیخ فقیہ الدین قاضی محلہ مین ہوئی۔ جسکا شجرہ ذیل مین درج ہے۔

شجرہ نمبر ۱۵

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۷۱	محمد دایم پسر امین اللہ خان	۷۳	قاضی اصلح الدین	۷۵	فقیہ الدین	۷۷	مسماۃ علی النسا
۷۲	محمد مخدوم	۷۴	قاضی عزیز الدین	۷۶	عنایت حسین		

یہ شجرہ نمبر ۷ پر شجرہ نمبر ۹ سے ملتا ہے۔
تیسری شادی سراج الدین کی خاندان علی ارشد مین ہوئی اِن ہر دو بی بی کے
بطن سے ایک ایک پسر موجود ہے۔ یعنی احمد الدین بطن دختر شیخ عنایت حسین
سے اور افضل الدین بطن زوجہ سیوم دختر علی احسن سے۔

ذکر شیخ جمال الدین احمد بن شیخ کمال الدین حسینؒ

شیخ جمال الدین احمد کا نکاح اول مسماۃ رحمت النسا بنت محمد مخلص الدین اپنے چچا کی دختر سے ہوا تھا۔ اونکے بطن سے ایک پسر مسمی غازی الدین پیدا ہوئے۔ جنکی شادی دختر شیخ ریاست اللہ بن شیخ حیات اللہ سے ہوئی تھی جنکا ذکر مذکور ہو چکا۔ انکے بطن سے صرف دو لڑکیاں پیدا ہوئین ایک کا عقد شیخ مولوی حکمت اللہ بن مولوی محمد حسینؒ بن ریاست اللہ مذکور کے ساتھ ہوا اوسکے بطن سے ایک دختر پیدا ہوئی کہ جو مولوی وزیر احمد بن مولوی محمد حسنؒ بن مولوی احسان اللہ کے ساتھ مزدوج ہوئی۔

دوسری دختر شیخ غازی الدین کا نکاح ساتھ سراج الدین پسر تجمل حسین کے ساتھ ہوا کہ جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ شیخ جمال الدین احمد نے بعد وفات زوجہ اولی عقد ثانی ساتھ مسماۃ اطاعۃ النسا بنت قاضی فیض رحمان سے کے جنکا شجرہ ذیل مین درج ہے کیا۔

شجرہ نمبر ۱۶

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۶۸	افضل محمد بن قاضی فاضل محمد	۷۰	محمد حاکم	۷۲	عبد الرحمان	۷۴	مسماۃ اطاعۃ النسا زوجہ شیخ جمال الدین احمد
۶۹	محمد زاہد	۷۱	حکیم قدرت اللہ	۷۳	قاضی فیض الرحمان		

اسکے بطن سے دو پسر ایک مولوی محمد عین الدین صاحب مدظلہ العالی و شیخ تہور حسین مرحوم و دو دختران مسماۃ صبیح النسار و زبیدۃ النسار تولد ہوئین -
شیخ جمال الدین احمد نیک مزاج سادہ وضع اور بزرگ خاندان تھے اور قریب ۸۲ برس کی عمر پاکر بتاریخ ششم شوال روز چہارشنبہ ۱۲۷۷ ہجری رحلت فرمائی اور مولوی محمد عین الدین صاحب اب خاندان محمد اکرم مین جو ہین ان سے زیادہ عمر مین کوئی نہین ہے اسوقت ۹۴ سال کی عمر ہے مگر بعنایت الٰہی حواس خمسہ درست ہین ابتدا ئر شغل وکالت کا کرتے تھے بعدہ بعہدۂ منصفی سرکار برتانیہ کی طرف سے ممتاز رہے اب پنشن ۱۰۰ ماہوار کی پاتے ہین -
آپ کی شادی مسماۃ تسلیم النسار دختر شیخ محمد مصلح الدین بن شیخ محمد عماد الدین بنیرۂ شیخ محمد اکرم کے ساتھہ ہوئی مسماۃ موصوفہ بفضلہ زندہ اور تندرست ہین اسنکے بطن سے سات پسر اور ایک دختر پیدا ہوئی - خلف اکبر شیخ محمد مصباح الدین ہم عمر کاتب الحروف کے ہین انکی اول شادی دختر شیخ محمد کوثر علی سے جنکا ذکر ہو چکا ہے ہوئی - ان بی بی کے بطن سے صرف ایک دختر قدسیہ بانو پیدا ہوئین کہ جنکا عقد محمد ظل حسین بن شیخ مقصود حسین بن شیخ مصلح الدین مذکور بالا کے ساتھہ ہوا اس دختر سے جو اولاد ہوئی اوسکا ذکر ہم بہ ذیل حالات شیخ امین الدین محمد کے کرینگے -
دوسرا عقد محمد مصباح الدین کا بوجہ ناالتفاقی زوجہ اول کے دختر مولوی محمد قاسم علی بن مولوی محمد قایم علی کے ساتھہ ہوا انکے بطن سے ایک پسر منظور حسین بفضلہ موجود ہین -

دوسرے صاحبزادے مولوی محمد عین الدین صاحب کے محمد مفتاح الدین تھے جنھون نے عین شباب مین انتقال فرمایا انکا عقد دختر کلان شیخ حکیم رونق علی کے ساتھہ ہوا جنکا شجرہ ذیل مین درج ہے ۔

شجرہ نمبر ۱۷

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۷۱	محمد یسین بن محمد حاکم	۷۳	محمد سلیمان	۷۵	حکیم رونق علی
۷۲	محمد سبحان	۷۴	حکیم محمد فخر الدین	۷۶	مسماۃ مشتری بانو زوجہ محمد مفتاح الدین مرحوم

اسکے بطن سے دو دختر اور ایک پسر محمد اطہر پیدا ہوئے کہ اس وقت بعمر ۲۲ سالہ ہے اسکی شادی حافظ محمد فضل اکرم اپنے چچا کی دختر سے ہوئی جسکے بطن سے ایک دختر اسوقت موجود ہے ۔ اور محمد مفتاح الدین کے دختر کی شادی محمد قمر بن محمد استفتاح الدین بن مولوی محمد عین الدین صاحب کے ساتھہ ہوئی

پسر سوم مولوی عین الدین صاحب کے حافظ منہاج الدین تھے کہ جو ۱۷ سالکی عمر مین بمقام شاہجہانپور جبکہ مولوی عین الدین صاحب ممدوح بعہدہ منصفی شاہجہانپور مین مقیم تھے فوت ہوئے اور مسجد محلہ علی زئی متصل مکان ڈپٹی غلام حسین خانصاحب مدفون ہین ۔

پسر چہارم آپ کے شیخ محمد استفتاح الدین ہین کہ جواب سشتہ کلکٹری

مین ملازم ہین اونکی شادی دختر شیخ تصدق حسینؐ بن تقی الدین سے ہوئی -
جنکا شجرہ ذیل مین درج ہے -

شجرہ نمبر ۱۸

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۶۹	محمد تقی بن غلام محمد	۷۱	محمد صالح	۷۳	فریدالدین	۷۵	تصدق حسین
۷۰	محمد حیات	۷۲	محمد کریم الدین	۷۴	تقی الدین	۷۶	مسماۃ مکرم النساء زوجہ استفتاح الدین

انکے بطن سے محمد قمر ایک پسر پیدا ہوئے جنکا ذکر ہم مذکور کر چکے ہین -
پسر پنجم حافظ محمد فضل اکرم بن شیخ محمد عین الدین صاحب کہ جو اب وکالت ضلع بدایون منصفی بسولی مین کرتے ہین آپ کی شادی دختر شیخ محمد مقصود حسین بن شیخ مصلح الدین مذکور بالا سے ہوئی -
اِنکے بطن سے ایک پسر محمد طاہر اور ایک دختر مسماۃ قیومہ بانو اور دوسری بفرح بانو موجود ہین -
پسر ششم مولوی عین الدین صاحب کے محمد مشفع احمد ہین کہ جو تحصیلدار ضلع اعظم گڈہ مین ہین آپ کی شادی دختر شیخ تہور حسین سے جو آپ کے چچا تھے ہوئی -
اِنکے بطن سے ایک دختر موجود ہے -
پسر ہفتمین - حضور الحسنین ہین کہ جو - بی - آے پاس ہین - اونکی شادی اوّل دختر منشی محمد عظمت علی مرحوم منصف کے ساتھ ہوئی کہ جنکا شجرہ ذیل

مین مندرج ہے

شجرہ دختر محمد عظمت علی نمبر ۱۹

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۷۰	محمد حاتم بن قاضی محمد جلیس	۷۲	محمد قلی	۷۴	منشی عظمت علی
۷۱	احمد قلی	۷۳	مہدی قلی	۷۵	دختر شفیعن زوجہ حضور الحسنین

اسکے بطن سے ایک دختر زلیخا موجود ہے - اور مسماۃ شفیعن نے رحلت فرمائی - انکی دوسری شادی دختر شیخ عبد اللہ سے ہوئی جنکا شجرہ ذیل مین درج ہے -

شجرہ نمبر ۲۰

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۷۰	محمد جلیل اللہ خان بن قاضی جہان محمد	۷۳	شیخ غریب اللہ	۷۶	منشی عبد اللہ
۷۱	قاضی محمد اکرم	۷۴	مولوی نعمت اللہ	۷۷	مسماۃ مقصودہ خاتون
۷۲	شیخ عنایت اللہ	۷۵	محمد ریاست اللہ		

اولاد ہشتمین - مولوی محمد علین الدین صاحب کی ایک دختر تھی کہ جنکی شادی شیخ حکیم مطیع الرضا بن حکیم فخر الدین کے ساتھ ہوئی جنکا نام شجرہ نمبر ۷ مین بہ نمبر ۷۴ ہے اور انکے بطن سے ایک پسر مرید الرضا پیدا ہوئے اور ایک دختر جسکی شادی محمد شید الحسین بن شیخ محمد الہام اللہ کے ساتھ ہوئی تیسرے بیٹے شیخ تہور حسین شیخ جمال الدین احمد مرحوم کے تھے انکی شادی مسماۃ امت الفاطمہ بنت حکیم وقار اللہ کے ہوئی جنکا شجرہ پدری درج ذیل ہے -

شجرہ پدری مسماۃ امت الفاطمہ

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۶۷	شیخ عبد الجلیل عرف شیخ چاند	۷۰	شیخ فتح اللہ	۷۳	حکیم وقار اللہ
۶۸	شیخ محمد یوسف	۷۱	شیخ قادر بخش	۷۴	مسماۃ امت الفاطمہ زوجہ تہور حسین
۶۹	شیخ امان اللہ	۷۲	حکیم سعید اللہ		

انکے بطن سے تین پسر مقبول حسین و محفوظ حسین و مسرور حسین و دو دختر مسماۃ عشرت بانو کی مولوی شفیع احمد ابن مولوی محمد علین الدین صاحب کے ساتھ جو تحصیلدار ہین شادی ہوئی اور دوسری دختر کی شادی محمد قاسم حسن بن مولوی وزیر احمد بی - اے ابن مولوی محمد حسن ابن مولوی احسان اللہ کے ساتھ ہوئی - مقبول حسین کی شادی دختر انوار علی ابن محمد ضیا علی کے ساتھ ہوئی جنکا شجرہ پدری درج ذیل ہے -

شجرۂ پدری مسماۃ

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۷۱	محمد یسین	۷۴	مفتی محمد قادر علی	۷۷	مسماۃ دختر
۷۲	مفتی اکرام علی	۷۵	محمد ضیار علی		
۷۳	مفتی محمد صمصام علی	۷۶	منشی انوار علی		

یہ شجرہ شجرۂ نمبر ۱۶ سے تا بہ نمبر ۷۰ مل جائے گا۔ دختر کلان شیخ تہور حسین جسکی شادی مولوی مشفق احمد سے ہوئی ہے اُسکی ایک دختر ہے۔ دختر ثانی زوجہ محمد قاسم حسن کے ایک پسر عبد الحفیظ ہے اور مسماۃ جمیلۃ النسار دختر شیخ جمال الدین احمد کی شادی شیخ محمد کوثر علی سے ہوئی اُس سے ایک دختر پیدا ہوئی جسکی شادی مولوی مصباح الدین سے ہوئی وہ ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ دوسری دختر مسماۃ زبیدہ خاتون کی شادی شیخ ذکار اللہ بن قاضی محبیب اللہ کے ساتھ ہوئی جنکا ذکر مولوی عزیز الدین کے ذکر میں ہوگا۔ ان بی بی کے بطن سے ایک پسر محمد احسان کریم دو دختر مطلوب النسار زوجہ منشی محمد انشار اللہ بن شیخ محمد عطاء اللہ ابن عم سے ہوئی۔ دوسری دختر انور بانو کی شادی محمد وہاب الدین بن احمد بن مولوی عزیز الدین سے ہوئی۔

ذکر محمد فصیح الدین المخاطب فصیح اللہ خان

آپ دوسرے صاحبزادے شیخ محمد کرم کے تھے ۱۰ سنہ جلوس محمد شاہی میں آپ کو خطاب فصیح اللہ خان دربار شاہی سے عطا ہوا اور خدمت سوانح نگاری سرکار بدایون و منصب دو ہزاری ذات دو صد سوار تبدریج و قریب ۵ لک دام جاگیر حویلی بدایون و دیگر پرگنات دہلی و پانی پت کرنال میں آپ کو عطا ہوئی۔ بارشاہنشاہی دہلی میں اول آپ ہی نے رسوخ حاصل کیا اور پھر اپنے دوسرے بھائیون کو بھی ملازمت شاہی میں داخل کرایا اور اُنکو بھی خدمات و مناصب عطا ہوئین۔

شیخ محمد قمر الدین کو خدمت سوانح نگاری چکلہ بریلی و منصب دو ہزاری ذات دو صد سوار و قریب دو لاکھ دام جاگیر شیخ محمد امین الدین کو بھی اسیقدر منصب جاگیر عطا ہوئی تھی شیخ امام الدین ابو الفضل اگرچہ اپنے وطن بدایون ہی مین رہے لیکن اُنکو بھی منصب ایکہزاری ذات و جاگیر و خدمت داروغگی عدالت بدایون کی عطا ہوئی تھی۔

خانی کا خطاب بجز فصیح اللہ خان کے کسی دوسرے بھائی کو عطا نہیں ہوا انکے بعد اُنکے فرزند حافظ الموید خان کو البتہ عطا ہوا۔

شیخ فصیح اللہ خان صاحب کا عقد مسماۃ بی بی حمیدہ بنت شیخ محمد کرم بن شیخ محمد اشرف بن شیخ محمد ماہ نبیرہ قاضی چاند کے ساتھ ہوا اور وہ بی بی نواسی شیخ محمد

وزیر بن قاضی محمد جلیس؎ بن قاضی غلام محمد کی تعیین شجرہ پدری درج ذیل ہے
اور مادری شجرہ شیخ محمد جلیس؎ کا شیخ قاضی غلام محمد سے ملتا ہے جنکا نام
بہ نمبر ۶۸ شجرہ نمبر ۹ مین مندرج ہو چکا ہے -

شجرہ نمبر ۲۱

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۶۳	شیخ فتح اللہ بن قاضی محمد صدر الدین وقت باقی	۶۵	قاضی عبد الجلیل عرف شیخ جیا	۶۷	شیخ محمد ماہ	۶۹	شیخ محمد اکرم
۶۴	قاضی محمود	۶۶	قاضی دُلاری	۶۸	شیخ محمد اشرف	۷۰	مساۃ حمیدہ بی بی زوجہ محمد نصیر الدین خان

ان بی بی کے بطن سے ایک پسر مسمی موید الدین عرف حافظ ابو المؤید خان پیدا ہوئے

؎ شیخ محمد اشرف کے دوسرے بھائی محمد شریف تھے اونکے بیٹے محمد مکرم اور اونکے بیٹے شیخ علیم الدین اور اونکے دو بیٹے مولوی غلام اسد اللہ اور شیخ کلیم الدین - غلام اسد اللہ کے خلف مولوی محمد حسین صاحب مرحوم ہوئے اونکے پسران مولوی احمد حسین اور مظفر حسین اور محمد حسن و محمد عثمان و محمد محسن تھے منجملہ اونکے اسوقت صرف محمد حسن و محمد محسن اور مولوی محمد عثمان بفضلہ موجود ہین اور شیخ کلیم الدین کے بیٹے شیخ آیت اللہ و شیخ فصاحت اللہ و شیخ سلیم اللہ ہوئے شیخ آیت اللہ کے پسر شیخ فضل احمد و شیخ امیر احمد و شیخ عنایت احمد ہوئے - منجملہ اونکے شیخ امیر احمد اسوقت بقید حیات ہین - اور اونکی اولاد بھی ہے - مساۃ بی بی حمیدہ کے والد سے کوئی اور اولاد ذکور سے اب آیندہ نہ چلی - قاضی محمد جلیس کے پانچ پسر قاضی محمد اخی - و قاضی محمد جلال و قاضی محمد تقی - و قاضی جان محمد و قاضی محمد معصوم - تھے جان محمد - و محمد معصوم لاولد فوت ہوئے

فصیح اللہ خان نے بعہد محمد شاہ بادشاہ دہلی مین مقیم رہکر مکانات پختہ دیوانخانہ و مکانات زنان خانہ در تحتہ خانہ وغیرہ و دو کانات واقع کٹرہ آدینہ بیگ خان مین جو متصل لال کنوے کے ہے تعمیر کرائین چنانچہ وہ مکانات و املاک واقع تاتارپور سیہی پور پرگنہ دہلی قبل ۱۸۵۷ء غدر تک بقبضہ اولاد خان موصوف رہے ۱۸۵۸ء مین اوسکے بعد وہ مکانات اولاد خان موصوف سے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۳) باقی بہائیون کی اولاد قاضی ٹولہ مین موجود ہے۔ محمد تقی کی اولاد مین محمد متقی حسین و اور تصدق حسین و نظر حسین و خادم حسین مرحوم و قاضی عنایت حسین سلمہ ہین کہ جنکی اولاد بفضلہ موجود ہے۔ اور غلام امام بن معین الدین بہی محمد تقی کی اولاد سے تہے قاضی محمد جلال کی اولاد مین مولوی عزیز علی تہے اور قاضی محمد امی کے پسر محمد روشن اونکے دو پسر محمد احسن و قاضی فضل اللہ ہوئے۔ محمد احسن کے قاضی غلام چشتی و قاضی کلمت اللہ ہوئے غلام چشتی کے پسر شیخ امام بخش اونکے مولوی غلام حیدر و غلام صفدر و غلام سرور اور دو دختران ہوئین منجملہ اونکے ایک دختر والدہ جناب مولوی عبدالقادر صاحب عثمانی کی تہین اور غلام صفدر لاولد فوت ہوئے اور مولوی غلام حیدر کے پسر مولوی غلام قنبر و غلام شبر و غلام سادات ہین۔ اور حکیم غلام سرور کے مولوی اعجاز احمد اور مولوی عبدالحی دو پسر اور دو دختر ایک زوجہ مولوی غلام قنبر کی تہین کہ جنکے بطن سے غلام حسین پیدا ہوے اور دوسری دختر زوجہ قاضی عبدالعلام کی تہین۔ اور کلمت اللہ کے بیٹے قاضی نزہت اللہ اور اونکے خلف قاضی غلام شبیر اور اونکے صاحبزادے قاضی محب حسن و قاضی غلام امیر غلام شبیر و دختران بہی اونکی ہین۔ اور قاضی محمد جلیس کے دو بہائی تہے وزیر محمد جنکا ذکر مذکور ہوا اونکے بیٹے شیخ محمد تہے اونکی اولاد مین مولوی مبارک اللہ و وزیر محمد تہے۔ مولوی مبارک اللہ کی اولاد موجود ہے۔ دوسرے بیٹے قاضی محمد جلیس کے محمد حاتم اور اونکے دو بیٹے احمد قلی

بذریعہ بیع و نیلام ناجایز کے نکل گئے اور املاک مذکورہ بالا ہی بعد کو بیع کر دی گیئن - اور آپ کے وقت سے کے دیہات معافی کے منجملہ جو بقبضہ اولاد خان موصوف تھے بعض اب تک ضلع بدایون مین بقبضہ اولاد موجود ہے - اور بعضے جو ہاتھہ سے نکل گئے اونکی وجہ موقع پر بیان کی جائے گی آپ کا انتقال ۹- شوال بمقام دہلی ہوا اور عمر تخمیناً آپ کی ۷۳ برس کی ہوئی تابوت آپ کا دہلی سے بمقام بدایون آیا اور اپنے قبرستان قدیمی فرشوریان مین مدفون ہوئے یَغۡفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَ لَہٗ اَجۡمَعِیۡنَ ۵ -

ذکر شیخ موید الدین عرف حافظ ابو الموید خان بن محمد فصیح اللہ خان

آپ بتاریخ بست و پنجم شوال یوم شنبہ چار گھڑی روز نکلے پر ۱۱۶۹ھ ہجری مین پیدا ہوئے آپ کی والدہ مسماۃ حمیدہ بی بی جنکا ذکر اول مذکور ہوا تھین - انکے کوئی اور بھائی بہن نہ تھے حافظ کلام اللہ شریف اور علم عربی و فارسی مین یَدِ طُولیٰ رکھتے تھے اور منتہی طلبہ علم کو اپنے مکان پر درس دیتے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۳) و محمد انیس - احمد قلی کی اولاد مین مولوی حیدری قلی اور اشفاق علی وغیرہ اور مظہر اللہ اور اظہر اللہ و قاضی ثامن علی و قاضی غلام کاظم و محمد جعفر ہوئے جنکی اولاد موجود ہے اور قاضی محمد فاضل قائم فضل اللہ کی اولاد مین سے تھے اور ان کی اولاد موجود ہے ۱۲

تھے - بدایون اپنے وطن سے جب تشریف دہلی لے گئے تو تادم
واپسین وہین مقیم رہے البتہ کلکتہ کا دو مرتبہ سفر کیا اور اوسکی وجہ یہ تھی کہ چونکہ آپ
دہلی مین جاگیردار مشہور تھے جناب مٹکاف کلان رزیڈنٹ دہلی کی ملاقات
کو آپ کبھی تشریف نہین لے گئے صاحب بہادر کو یہ خیال ہوا کہ یہ
شخص متکبر اور مغرور ہے کہ جملہ رئیس ہم سے ملنے کو آتے ہین اور یہ
نہین آتے مگر یہ اسوجہ سے نہین بلکہ اس سبب سے تھا کہ جو طالب علم آپ
کے دیوانخانہ مین مقیم رہتے تھے یا جو شہر کے طلبا آتے تھے اون کی
درس وتدریس سے فرصت نہین ہوتی تھی اور اشغال وردو وظائف مہلت
نہین دیتے تھے اتفاق سے معافی وجاگیرات کی تحقیقات گورنمنٹ سے
صاحب موصوف کے سپرد ہوئی - موضع بیگاہ جو ضلع پانی پت مین آپ کی
جاگیر مین تھا اور جسمین ۵۲ پختہ چاہ تھے اوسکی بھی تحقیقات شروع ہوئی
اور وہ معافی التمغا تھا اوسکی نسبت صاحب کمشنر بہادر نے یہ رپورٹ کی
کہ سند معافی شاہ عالم کی مہری دستخطی پیش کی گئی ہے مگر شاہ عالم کو بوجہ
تسلط گورنمنٹ انگلشیہ کے کوئی اختیار عطائی التمغا کا نہ تھا - اور نیز یہ بھی
تحریر فرمایا کہ سند مین بھی ہمکو شبہہ ہے پس اس مقدمہ کی وجہ سے
آپ کو کلکتہ تشریف لیجانا پڑا وہان حکام انگریزی اور کمیٹی تحقیقات معافی جاگیر نے
جب اپنے اعتراض کا اعادہ کیا کہ شاہ عالم کو سند معافی دینے کا اختیار نہ تھا
تو آپ نے یہ برجستہ اور ناقابل تردید جواب دیا کہ شاہ عالم کو بیشک تین
صوبون یعنی بنگال وبہار واوڑیسہ کی سند دینے کا اختیار نہ تھا مگر ایک موضع

کی سند دینے کا اختیار نہ تھا - اس تلمیح کا اشارہ اوس واقعۂ کی طرف تھا کہ جب بعد جنگ بکسر انگریزون نے اسی شاہ عالم سے بنگالہ و بہار و اوڑیسہ کی سند حاصل کی تھی اور اس موضع کی سند اون صوبون کی سند سے پہلے کی تھی -

حکام انصاف پسند انگلیشیہ نے یہ حجت مقبول فرمائی - لیکن چونکہ فقرہ ثانی رپورٹ مین یہ بیان تھا کہ سند پر شبہہ بھی ہے مقدمہ کو مکرر تحقیقات کے واسطے بھیجا دوبارہ تحقیقات مین رپورٹ پھر خلاف خان موصوف کے ہوئی پھر دوبارہ آپ تشریف کلکتہ لے گئے تھے -

وہ حکام کہ جنکے سامنے اوّل مرتبہ یہ معاملہ پیش ہوا تھا سب ولایت چلے گئے تھے اور حافظ صاحب کے تشریف لیجانے کے قبل حکم ضبطی جاگیر صادر ہو چکا تھا آپ بے نیل مرام واپس آئے - حکم یہ تھا کہ بندوبست معافی کا جاگیردار کے ساتھہ جمع سرکاری تجویز ہوکر کیا جاوے دس ہزار روپیہ سالانہ مالگذاری تشخیص ہوئی تھی آپ نے بندوبست لینے سے انکار فرمایا اور کہا کہ ہمسے یا ہماری اولاد سے اگر کسی وقت مالگذاری ادا ہوئی تو موجب ذلت ہے اوسوقت گورنمنٹ نے آپ کے دو روپیہ روزانہ پنشن مقرر فرمائی تاحیات اونکے وہ پنشن ملتی رہی - آپ کی اور املاک معافی دہلی مین جو متصل شہر کے موضع تاتار پور و سیہی پور وغیرہ مین تھی وہ بدستور معاف رہین اور ضلع بدایون کے دیہات جو بشرکت بنی اعمام کے تھے وہ بدستور معاف رہے - آپ کا یہ معمول و دستور

تہا کہ بعد نماز صبح کے بعد فراغ وظائف چندورق کتابت فرماتے تہے
چنانچہ شرح اسباب وتاریخ فرشتہ ودیگر کتب آپکے قلم سے لکہی ہوئی تبرکاً
راقم کے پاس اسوقت تک موجود ہین -
تادم مرگ اکثر طلبا ر مسافر آپ کے یہان مقیم رہتے تہے اور آن جناب
کے ساتہہ باہر دیوانخانہ مین کہانا کہاتے تہے - آپ کی شادی مسماۃ شمس النسا
بنت محمد قمر الدین خان بن شیخ محمد اکرم سے ہوئی - اور ان بی بی سے صرف
ایک پسر جدامجد راقم الحروف جناب مولوی شیخ محمد اساس الدین احمد صاحب
مرحوم پیدا ہوئے - حافظ موصوف کا انتقال ۱۱ - ربیع الثانی ۱۲۵۵ ہجری
کو ہوا - آپ دہلی مین قریب مزار حضرت سلطان المشایخ نظام الدین
اولیا رحمۃ اللہ علیہ کے دروازہ سے تہوڑی دور جانب شمال راستہ
سے جانب غرب مدفون ہوئے - چنانچہ آپ کا چبوترہ اور قبر مع چبوترہ
پختہ کے بنی ہوئی ہے - آپ مرید حضرت خواجہ ضیاء الدین خلیفہ حضرت
مولانا فخر الدین صاحب دہلوی کے تہے خواجہ ضیاء الدین کا مزار مشہور ومعروف
شہر جے پور مین ہے -

ذکر مولوی اساس الدین احمد صاحب

آپ تاریخ ۱۲۰۵ سنہ ہجری مین پیدا ہوئے آپ خلف الرشید
مولوی حافظ ابوالموید خان کے ساتہہ آپ کی شادی مسماۃ فرید النسا بنت
مولوی محمد افتخار الدین بن شیخ محمد قمر الدین فرشوری سے اپنے خاندان

مین ہوئی اور اونکے بطن سے دو صاحبزادے ایک مولوی حکیم محمد سعید الدین والد مولف رسالہ اور دوم مولوی محمد عزیز الدین صاحب مرحوم پیدا ہوئے آپ کی دو صاحبزادیان مسماتان فقیہ النسا، و ولی النسا بہی پیدا ہوئی تہین جو خوردسالی مین انتقال کر گئین - آپ کی ایک زوجہ مسماۃ حیات النساء کے بطن سے ایک پسر محمد ابراہیم اور ایک دختر مسماہ رؤف النسا پیدا ہوئی کہ اب تک ہردو زندہ ہین - اگرچہ آپ عربی و فارسی دونون کے عالم تہے لیکن علم فارسی آپ کا زیادہ تر مشہور تہا - اور اکثر طلباء نے فارسی کی منتہی کتابون کا تلمذ آپ سے کیا ہے -

آپ کا طریقہ تعلیم یہ تہا کہ طالب علم دور بیٹہکر کتاب پڑہتا جاتا تہا اور آپ بغیر کتاب دیکہے اوسکے معانی و نکات سمہاتے جاتے تہے -

آپ کی والدہ مسماۃ شمس النساء جو بماہ شوال ۱۱۷۳ ہجری پیدا ہوئی تہین اور جنکا انتقال ۲۸ - شوال سنہ نامعلوم کو ہوا جنکا ذکر اوپر لکہہ آئے ہین جناب کے کوئی بہائی یا بہن نہ تہی بعد انتقال اپنے والد ماجد کے دہلی سے بدایون مین تشریف لائے یہان آکر تقسیم جائداد موروثی پر دیگر بنی اعمام سے نزاع شروع ہوا -

کئی سال تک مقدمات عدالتون مین لڑتے رہے بالآخر وہ قضیہ نامرضیہ اس طور سے طے ہوا کہ جناب مولوی فضل رسول صاحب مغفور کو فریقین نے ثالث مقرر کر دیا اور آپ نے دیہات معافی و املاک و رعایا سب تقسیم کر دیئے -

آنجناب کا انتقال ۲۵- ذی قعدہ ۱۲۹۹ھ ہجری کو ہوا اور بدایون مین مدفن قدیم فرشوریان مین دفن ہوئے - آپ کی عمر شریف ۹۰ سال سے کسیقدر تجاوز کر گئی تھی -

آپ کی تاریخ وفات جو راقم نے لکھی ہے وہ ذیل مین مندرج ہے -

چون زد نیا نمود عزم سفر		جدمن مولوی اساس الدین
سال ترحیل آن خجستہ شیم		دخل الخلد گفت حور العین ۱۲۹۹ھ
ثبت کرد ست مسبمل این تاریخ		بر سر لوح تربت سنگین
	سہ صدو یکہزار و ہیپدہ بود رب اغفر لہ بیوم الدین	

ذکر حکیم محمد سعید الدین بن مولوی محمد اساس الدین

آپ تاریخ ۲۱- رمضان المبارک ۱۲۴۰ھ ہجری کو پیدا ہوئے - آپ نے تربیت اپنے جد امجد حافظ ابوالموید خان سے پائی اور علم عربی و فارسی و علم طب دہلی مین حاصل فرمایا - اور علم طب مین بہت بڑے حکیم اور ماہر تھے اور حکیم صادق علی خان دہلوی کے شاگرد تھے آپ ناظم و ناثر بھی تھے چنانچہ یہ حال تذکرۃ الواصلین کے خاتمہ پر مفصل لکھ چکے ہین - تمام عمر آپ نے کوئی بات لغو یا جھوٹ زبان سے قصداً نہین نکالی - آپ کا عقد مسماۃ بی بی بدرالنسا بنت قاضی ذوالفقار علی کے ساتھ ہوا جنکا شجرہ مادری و پدری ذیل مین

درج ہے۔

شجرہ پدری نمبر ۲۲

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
٦٧	قاضی عبدالعزیز بن قاضی عبدالوہاب	۷۰	محمد کامل	۷۳	قاضی محمد منیف
٦٨	عبدالرشید	۷۱	محمد اکمل	۷۴	قاضی ذوالفقار علی*
٦٩	شیخ لطف اللہ	۷۲	محمد شریف	۷۵	مساۃ بدرالنساء والدہ

شجرہ مادری مساۃ بدرالنساء والدہ راقم کا ہم شجرہ نمبر ۲ مین بذیل ذکر حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ لکھہ آئے ہین مساۃ موصوفہ کی والدہ کا نام فراست النساء تھا جو شجرہ مذکورہ مین نمبر ۱ درج ہے۔

بفضلہ تعالیٰ اسوقت تک والدہ راقم بقید حیات ہین۔

والد راقم کا انتقال بتاریخ ۲۷ رجب المرجب شب معراج ۱۳۱٦ہ ہجری مین ہوا جنکی تاریخ وفات راقم نے یہ لکھی ہے۔

آن حکیم زمان سعیدالدین	صاحب علم و فضل و خلق و کمال
چون بہ ہفتاد و پنج عمر بیافت	پدرم خوش نصیب و با اقبال
قصد رحلت ز دار فانی کرد	سوئے درگاہ ایزد متعال
بود ماہ رجب شب معراج	صبح یوم دوشنبہ روز وصال
شد ترشح ز ابر رحمت حق	صبحدم برزمین ز باد شمال

* ان کا انتقال ۲۹ محرم [illegible] کو ہوا ہے

ملک الموت ناگہان آمد	مرحبا گفت آن خجستہ خصال
پئے تعظیم قابضِ ارواح	تا بہ لب جان نمود استقبال
ساعتے چند مہلتے طلبید	شدہ مصروف حمد جل و جلال
بسملِ خستہ حاضر خدمت	دید جانان واونش ز استقلال

روح ما راز جسم خاکی من
خذ بید گفت آن فرشتہ خصال
۱۳۱۶

قطعہ ثانی بزبان اُردو

کاملِ۔ حاذق حکیم نیک بخت	جب روانہ سوئے علیین ہوئے
اُنکی فرقت سے ہی بسملِ نیمجان	اور جن وانس سب غمگین ہوئے
سر گریبان فکرمین تاریخ کے	نکتہ دانِ صاحب تمکین ہوئے

بولا ہاتف یون دلِ جان کھینچکر
داخلِ جنت سعید دین ہوئے
۱۳۱۶

آپ کے تین پسر ایک کاتب الحروف ہے دوسرے شیخ ابو المظفر اور تیسرے محمد رشید الدین اور چار دختران ہومین منجملہ اونکے تین اسوقت تک بفضلہٖ زندہ اور صاحب اولاد ہین۔

نوٹ متعلق صفحہ ۹۱

دختر مذکورہ کے علاوہ قاضی موصوف کے دو پسر قاضی محمد محسن علی و حافظ محامد علی ہوئے قاضی محمد محسن علی کا انتقال ہوگیا اور لاولد فوت ہوئے۔ حافظ محامد علی صاحب ماموں راقم کے

اور پسر کلان راقم الحروف **محمد رضی الدین** ہے ۱۲ ذی الحجہ ۱۲۶۴ھ
مین پیدا ہوا اور راقم کا نکاح دختر قاضی غلام موسی رضا کے ساتھہ ہوا۔
قاضی غلام موسی رضا بن قاضی محمد حنیف تھے جو کاتب الحروف کے نانا شیخ
ذوالفقار علی کے حقیقی برادر کلان تھے جنکا شجرہ ہم اپنے والدہ کے شجرہ
پدری مین درج کر چکے ہین ملتا ہے۔
شجرہ ننہالی زوجہ راقم کا مندرج ذیل ہے یہ شجرہ نمبر ۱۰ سے بہ
نمبر شمار ۶۹ ملجاتا ہے۔

شجرہ نمبر ۲۳

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۷۰	قاضی عبد الغنی بن قاضی عبد القدوس	۷۲	قاضی غلام نجف	۷۴	مساۃ کلثوم النسار
۷۱	قاضی صدر الدین	۷۳	قاضی ابو الفیض	۷۵	مساۃ وحید خاتون زوجہ راقم

(تقیہ نوٹ صفحہ ۹۲) بعنایت الہی اسوقت تک بقید حیات ہین آپ نے ایام شباب
مین قرآن شریف کو حفظ کیا اور نہایت عمدہ قرأت کے ساتھہ قرآن شریف کے
قاری ہین افسوس ہے کہ انکی اولاد اسوقت تک نہین ہوئی اب اہلخانہ کا انتقال ہوگیا۔
دوسرا نکاح کیا ہے اللہ تعالی مبارک اور صاحب اولاد کرے۔
قاضی ذوالفقار علی کے بڑے بھائی قاضی محمد حنیف تھے جنکا ذکر اپنے حال
مین لکھونگا ۱۲

مسماۃ کلثوم النسار کی والدہ دختر قاضی فیض رحمان بن قاضی عبدالرحمن بن حکیم قدرت اللہ بن قاضی محمد حاکم تہین۔ جنکا شجرہ بذیل ذکر شیخ جمال الدین احمد شجرہ نمبر ۱۶ مین مذکور ہے اور اونکا نمبر ۴ شمار سے ہوتا ہے۔ یعنی وہ مسماۃ اطاعت النسار کی بہن تہین۔

قاضی غلام موسی رضا کا انتقال بتاریخ ۱۹۔ ربیع الاخر ۱۳۱۰ھ ہجری ہوا اور مسماۃ کلثوم النسار کا انتقال ۱۹۔ جمادی الاول ۱۳۰۷ھ کو ہوا علاوہ زوجۂ راقم کے قاضی صاحب مرحوم کے ان بی بی کے بطن سے ایک پسر قاضی عنایت رضا سلمہ اور دو دختران دیگر ایک زوجۂ قاضی غلام شبیر مرحوم اور دوسری زوجۂ مفتی فضل احمد صاحب سلمہ کی موجود ہین اور بفضلہ تعالی ہر دو صاحب اولاد ہین

قاضی غلام موسی رضا صاحب مرحوم کی زوجہ اولی دختر شیخ لطف علی بن قاضی غلام حسین تہین جنکا شجرہ نمبر ۲۰ شجرہ مین ہم آیندہ لکھین گے اونکے بطن سے ایک دختر مسماۃ ظرافتہ النسار پیدا ہوئین جنکا عقد شیخ محمد قاسم علی بن شیخ عابد علی بن شیخ لطف علی مذکورۂ بالا کے ساتھہ ہوا جو بعنایت الہی صاحب اولاد موجود ہین۔

کاتب الحروف کے اسوقت چار پسر یعنی محمد فصیح الدین و محمد ریاض الدین و محمد صبیح الدین و محمد فیاض الدین و دو دختر یعنی حمیدہ خاتون و صفیہ خاتون بفضلہ زندہ موجود ہین جنکی تفصیل ذیل مین لکھی جاتی ہے اولاً ایک دختر پیدا ہوئی تھی جسکا نام سعادت بانو تہا وہ بعمر سات سال پہونچکر بعارضہ کزاز فوت ہوئی بعد اوسکے پسر اول محمد فصیح الدین بعنایت الہی صاحب اقبال پیدا ہوا اسکا نام جد امجد راقم نے اپنے جد امجد فصیح الدین عرف فصیح اللہ خان مرحوم کے نام پر رکہا اور یہ فرمایا کہ

یہ لڑکا صاحب اقبال انشاء اللہ تعالیٰ ہوگا - چنانچہ بفضلہ تعالیٰ اسوقت
اقران امثال مین باجاہ واقبال و ذی علم ہے اسکو راقم نے مکان پر صرف
نحو عربی و فارسی پڑہاکر بارہ برس کی عمر مین گورنمنٹ اسکول شاہجہانپور
مین انگریزی تعلیم دلائی ہر درجہ کے امتحان مین نمبر اوّل پر کامیاب ہوتا رہا
ایف اے کلاس مین کل یونیورسٹی مین اسکا نمبر اوّل آیا بعدہ
کیننگ کالج لکھنو سے بی اے پاس کیا چنانچہ یونیورسٹی الہ آباد نے
اسکو ولایت بھیجنے کے واسطے دس ہزار روپیہ اسکالرشپ جو گورنمنٹ سے
اوس سال اِس صوبہ کے واسطے مقرر ہوا تھا دینا منظور کیا - اور سارٹیفکٹ
رضامندی والدین اور صحت جسمانی ڈاکٹری طلب کیا - راقم نے اِس کو
ولایت بھیجنے سے بدین خیال کہ بہتو نے ولایت سے ہندوستانی لڑکون
کے کامیاب ہوکر آئے وہ نہایت خراب معلوم ہوئے دین اور ادب
اور رسم و رواج و تمدن آبائی کو برباد کرکے ایک نئی روشنی اپنے ساتھ
لائے اگرچہ محمد فصیح الدین نے سارٹیفکٹ مسٹر ٹمبل رایٹ سول سرجن کا روانہ
کردیا مگر مین نے سارٹیفکٹ نہین دیا دوسرا حکم بنام محمد فصیح الدین کے نام آیا کہ
تم بہت جلد سارٹیفکٹ والدین کا بھیجو اور اکتوبر کے مہینہ مین جہاز پر بمبئی سے
سوار ہونے کا قصد کرو مین نے اپنے پروردگار سے اِسکے حق مین دعا کی کہ
اے بارخدایا اسکے ولایت جانے مین میرے خیال کے بموجب نقصان
ہے تو ایسا سبب کر کہ یہ نہ جاسکے - چنانچہ یونیورسٹی نے جو سفارش وایسرائے
کو اسکے نام کی کی تو اس عرصہ مین پنجاب یونیورسٹی نے دعوی پیش کیا کہ وہ

اسکالرشپ اِس سال تھی ایک ہمکو عطا ہونا چاہیے ایک منجملہ دو کے عیسائی لڑکے کو مل چکا ہے جو ممالک مغربی و شمالی کا تھا - چنانچہ ویسرا ے نے اپنے حکم سے دوسرا اسکالرشپ جو فصیح الدین کے نامزد تھا وہ پنجاب یونیورسٹی کو دیدیا - خدا کی عنایت سے یہ مرحلہ بے تکلف طے ہوگیا اور مجھکو سارٹیفکٹ لکھنے کی ضرورت نہوئی - پہر وہ بمقام لکھنو ایم اے کلاس مین چندماہ پڑہتا تھا کہ ہزآنر جناب سر آکلینڈ کالون صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر سابق کے حضور مین بلا اطلاع راقم کے اوسنے ایک اپنی درخواست خاندانی حالات و تعلیم کا حال لکھکر بھیجی اور یہ خواہش کی کہ پروبیشنری ڈپٹی کلکٹری پر مجھکو مقرر فرماوین ہزآنر نے وہ درخواست منظور فرمائی اور اوسکو پروبیشنری ڈپٹی کلکٹر مقرر فرمایا کہ اسکی اطلاع بذریعہ پرایوٹ چٹھی کے آنریبل سر جمیس ڈگلس لاٹوش صاحب بہادر چیف سکرٹری نے میرے دوست مسٹر ایچ - پی - میولاک جج مراد آباد کو دی اور اُنھون نے بذریعہ تار مقام مراد آباد سے مجھکو اطلاع دی کہ محمد فصیح الدین پروبیشنری ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوا اور یہ زینہ ہے اون ترقیات کا جو گورنمنٹ نے حال مین ہندوستانیون کو عہدہ ہائے جلیلہ کے واسطے مقرر کیا ہے چنانچہ ابتدا وہ بنارس بعمر چوبیس ۲۴ سالہ ڈپٹی کلکٹری پر بھیجا گیا اور بعدہٗ امتحان ڈپٹی کلکٹری کا پہلی مرتبہ پاس کرلیا مستقل ہوکر غازی پور مقرر کیا گیا - بعدہٗ ترقی اپنے موقع پر پاکر گورکھپور مین تبدیل ہوا - چندماہ تک مستمر کسیا سب ڈویزن گورکھپور کا انچارج کلکٹر رہا اب اِسنے اپنی خواہش سے بندوبست کے کام کرنے کی درخواست کی چنانچہ اب وہ اعظم گڈہ کے بندوبست مین کام کرتا

ہے امید ہے کہ اس حسن کارگزاری مین گورنمنٹ ترقی عطا فرمائیگی۔
محمد فصیح الدین کی شادی ۱۸۹۸ء بماہ فروری دختر شیخ محمد رونق علی کے ساتھ محلہ قاضی ٹولہ مین ہوئی جنکا ذکر شجر نمبر ۲۷ مین بہ نمبر ۷۵ درج کر چکے ہین۔ اسوقت تک اونکے بطن سے ایک دختر جسکی عمر گیارہ سالہ ہے موجود ہے اورکئی اولاد ہوکر فوت ہوئین۔

(۲) دوسرا لڑکا راقم کا محمد ریاض الدین ہے جو بی اے کے امتحان مین بفضلہ اس سال پاس ہوگیا۔ اوسکی شادی دختر قاضی غلام شبیر سے ہوئی جسکا شجرہ پدری درج ذیل ہے اور یہ لڑکی قاضی غلام موسی رضا کی دختر کی دختر ہے۔

شجرہ نمبر ۲۴

نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام
۷۰	قاضی محمد اخی بن قاضی محمد جلیس	۷۲	محمد حسن	۷۴	نزہۃ اللہ
۷۱	محمد روشن	۷۳	قاضی کلمۃ اللہ	۷۵	قاضی غلام شبیر

اونکے بطن سے بفضلہ تعالی ایک پسر بعمر چار سالہ محمد وقار الدین طال اللہ عمرہٗ و ایک دختر بعمر دو سالہ موجود ہے۔ اوسکا پسر اول مسمی معین الدین بایام خوردسالی بتاریخ ۱۶۔ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ ہجری فوت ہو چکا ہے۔

(۳) تیسری اولاد راقم کی دختر جسکا نام حمیدہ خاتون ہے پیدا ہوئی جسکی شادی محمد وحید الدین ابن مولوی محمد ابو الحسن برادر عم زاد راقم کے ساتھ ہوئی۔

اوسکے بطن سے تا ایندم بعنایت الہی ایک پسر جسکی عمر پانچ سال ہے مسمی امیر الدین حسن طال عمرہٗ اور ایک دختر مسماۃ محمودہ خاتون بعمر دو سالہ موجود ہے اللہ تعالی بعمر طبعی پہونچادے۔ اسکے بعد راقم کی ایک اور دختر آمنہ خاتون اور ایک پسر ظہور الدین ہوا تھا۔ یہ دونون خورد سالی مین مر گئے ظہور الدین نے بتاریخ ۱۹ ار صفر سنہ ۱۳۰۱ ہجری وفات پائی۔

(۴) چوتھی اولاد راقم کی پسر محمد صبیح الدین ہے جو انگریزی تعلیم پاتا ہے اور فارسی کی تکمیل کرچکا اوسکی شادی دختر مولوی فضل احمد بن حافظ غلام جیلانی کے ساتھہ جو نواسی قاضی غلام موسی رضا کی ہے سالگذشتہ مین ہوئی اوس لڑکی کا شجرہ پدری حسب ذیل ہے۔ یہ شجرہ نمبر ۱۷ کے شجرہ سے محمد حاکم سے بہ نمبر ۷ ملجاتا ہے۔

شجرہ نمبر ۲۵

نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام
۷۱	محمد یسین بن محمد حاکم	۷۳	مفتی اسمعیل	۷۵	حافظ غلام جیلانی	۷۷	مسماۃ منورالنسار زوجہ صبیح الدین
۷۲	مفتی محمد اکرام علی	۷۴	مفتی ظفر علی	۷۶	مولوی فضل احمد		

(۵) پانچوین اولاد راقم کی دختر ثانیہ مسماۃ صفیہ خاتون ہے جو ہنوز ناکتخدا ہے

(۶) چھٹی اولاد پسر محمد فیاض الدین جو ابھی بعمر خورد سال ہے بفضلہ صاحب فراست ہے اور درس مین مشغول ہے عربی صرف و نحو فارسی پڑھتا ہے اللہ تعالی

سب کو بعم طبعی پہونچاوے۔
دختر کلان حکیم محمد سعید الدین مرحوم کی مسماۃ تنزیہ النسا ہین جو ۱۲۶۵ھ ہجری مین پیدا ہوئی تہین اور جنکی شادی مولوی محمد ابو الحسن خلف مولوی محمد عزیز الدین صاحب مرحوم کے ساتہہ ہوئی اونکے بطن سے جو اولاد ہوئی اوسکا ذکر بذیل ذکر مولوی محمد عزیز الدین صاحب مرحوم کے لکہین گے۔ تیسری اولاد حکیم صاحب مرحوم کی مولوی محمد ابو المظفر سلمہ برادر حقیقی راقم کے ہین آپ کی شادی دختر حافظ محمد اکمل صاحب مرحوم سے ہوئی۔ افسوس ہے کہ برادر عزیز کی اسوقت تک کوئی اولاد نہین ہوئی۔ محمد اکمل پسر حافظ محمد مکمل شہید کے تہے اونکے دو پسر ہوئے ایک محمد اکمل دوسرے غلام محی الدین۔
محمد اکمل کی زوجہ دختر محمد اشرف فرشوری کی تہین اونکے بطن سے یہ دونون صاحبزادے تہے۔ محمد اکمل کے محمد سعید و حافظ عبد الستار دو پسر اور تین دختر ہوئین کہ سب بفضلہ حیات ہین۔ اور حافظ محمد مکمل شہید کی دوسری شادی سے دو پسر حافظ حسن علی و مولوی محمد محسن علی مرحوم ہوئی تہی اور حافظ حسن علی صاحب مرحوم کے دو پسر حافظ فرزند حسن و حافظ آل حسن بفضلہ موجود ہین اور مولوی محمد محسن علی صاحب کے مولوی محمد رضا صاحب مرحوم اور حافظ محمد صالح مرحوم ہوئے۔ اونکی اولاد موجود ہے۔
تیسرے صاحبزادے حکیم صاحب مغفور کے یعنی چہوٹے بہائی راقم کے محمد رشید الدین سلمہ اللہ تعالی ہین اور اونکی شادی مسماۃ عتیق النسا دختر مولوی محمد حسن ابن مولوی احسان اللہ صاحب مرحوم سے ہوئی ہے شجرہ

مادری و پدری انکا ذیل مین درج کیا جاتا ہے۔شجرہ پدری زوجہ محمد رشید الدین کا ذیل مین درج ہے یہ شجرہ شجرہ نمبر ۱۲ کے نمبر شمار ۶۵ سے ملجاتا ہے۔

شجرہ نمبر ۲۶

نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام
۶۶	قاضی محمد یوسف بن قاضی عبدالجلیل عرف شیخ چاند	۶۸	محمد علیم اللہ	۷۰	مولوی احسان اللہ	۷۲	دختر مسماۃ عتیق النساء زوجہ محمد رشید الدین
۶۷	محمد امین اللہ	۶۹	مولوی حیات اللہ	۷۱	مولوی محمد حسن		

شجرہ مادری مسماۃ عتیق النساء

یہ شجرہ شجرہ نمبر (۱۲) اولاد حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے ملجائیگا۔

شجرہ نمبر ۲۷

نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام
۶۹	شیخ برکت اللہ متولی	۷۱	شیخ عظیم اللہ	۷۳	مسماۃ عتیق النساء مذکورہ دختر
۷۰	مولانا شاہ سلامت اللہ	۷۲	نعیم النساء زوجہ مولوی محمد حسن		

ان بی بی کے بطن سے بفضلہ تعالی تین پسر یعنی محمد رفیع الدین جسکی شادی سال حال مین دختر مولوی وزیر احمد صاحب خلف مولوی محمد حسن بن مولوی

احسان اللہ موصوف سے ہوئی ہے اور دوسرے پسر محمد شفیع الدین اور تیسرا لڑکا محمد ذکی الدین ہے اور دو دختر ہین منجملہ اونکے دختر کلان کو مولوی فاخر حسین ؑ نے جو ہمزلف برادر عزیز محمد رشید الدین کے ہین اپنی فرزندی مین لیا ہے اور اوسکی شادی ابن احمد خلف مولوی وزیر احمد صاحب کے ساتھ اسی سال مین ہوئی ہے - دختر دوم حکیم صاحب مغفور و مرحوم مسماۃ حلیم النسا ہمشیرہ راقم کی تھی کہ جنکی شادی مولوی عبد الحی سلمہ سے ہوئی تھی اور مولوی عبد الحی کا شجرہ ذیل مین ہے -

یہ شجر نمبر ۲۸ سے بہ نمبر ۲۷ جا کر ملجاتا ہے -

شجرہ نمبر ۲۸

نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام
۷۳	مولوی غلام حسین بن محمد حسن	۷۵	حکیم غلام سرور
۷۴	قاضی امام بخش	۷۶	مولوی عبد الحی

اس لڑکی کے بطن سے ایک پسر رضا حسین ؑ سلمہ اور دو دختر بفضلہ تعالیٰ موجود ہین اور مسماۃ حلیم النسا کا انتقال بتاریخ ۲۰ رجب ۱۳۰۹ھ بمقام جودھپور ہوا احسان مولوی عبد الحی بعہدہ مجسٹریٹی ملازم ہین -

دختر کلان مسماۃ مذکورہ کی شادی عبد الغنی ابن مولوی اعجاز احمد صاحب بن حکیم غلام سرور موصوف سے ہوئی اور دختر دوم کی شادی بشیر الاسلام بن قاضی

عبد العلام بن قاضی شمس الاسلام کے ساتھ ہوئی

رضا حسنین کی شادی اونکے والد نے جودہ پور مین قوم سادات مین اپنی بی بی ثانیہ کی ہمشیرہ کے ساتھ کی ہے۔

دختر سویم جناب حکیم صاحب مرحوم کی مسماۃ علیم النسار ہے۔ اوسکی شادی حکیم محمد یٰسین بن مفتی شرف علی کے ساتھ ہوئی جنکا شجرہ پدری و مادری حسب ذیل ہے شجرہ نمبر ۲۹ یعنی یہ شجرہ پدری نمبر ۲۵ سے بہ نمبر ۷۳ ملجاتا ہے

شجرہ نمبر ۲۹

نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام
۷۴	مفتی ببر علی بن مفتی اسمعیل	۷۶	مفتی محمد یٰسین
۷۵	مفتی شرف علی		

اور مفتی ببر علی کے دو صاحبزادے تھے مفتی اسد علی و مفتی شرف علی صاحب اور مفتی اسد علی کا انتقال ہوگیا اونکے پسر مفتی رضا احمد بفضلہ موجود ہین۔ اور مفتی شرف علی صاحب مدظلہ بقید حیات ہین۔

شجرہ مادری محمد یٰسین اسطرح پر ہے کہ مسماۃ ظہیر النسار دختر مولوی عبد الوالی صاحب مرحوم کی ہین۔ اور مولوی عبد الوالی خلف مولوی عبد الباقی اور وہ خلف مولوی شاہ حسن علی صاحب مرحوم و مغفور کے جنکا شجرہ ذیل مین درج ہے ہین۔

شجرہ نمبر ۳۰

نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام
۶۹	عبدالجلیل بن عبدالصمد	۷۱	مولوی شاہ حسنؒ علی [۵۱]	۷۳	مولوی عبدالوالی
۷۰	عبداللطیف	۷۲	عبدالباقی	۷۴	طہیرالنسار

اور مسماۃ علیم النسار کے بطن سے ایک پسر برخوردار محمد احمد اور تین دختر بفضلہ تعالی موجود ہین اور ہنوز سب اولاد ناکتخدا ہے۔

دختر چہارم جناب حکیم صاحب مرحوم مسماۃ فخرالنسار کی شادی اپنے بنی اعمام محمد عبدالجلیل بن شیخ حامد حسینؒ بن شیخ رکن الدین بن شیخ غیاث الدین کے ساتھ ہوئی۔ جنکا شجرہ ہم بذیل ذکر امام الدین ابوالفضل کے لکھ آئے ہین اور اونکی اسوقت ایک دختر مسماۃ عائشہ خاتون نابالغہ موجود ہے اللہ تعالی عمر طبعی کو پہونچاوے۔

اب یہان سے ہم حال جناب مولوی محمد عزیزالدین صاحب مرحوم ومغفور اپنے عم حقیقی خلف دوم مولوی محمد

---

[۵۱] مولوی شاہ حسنؒ علی کی دختر والدہ قاضی ذوالفقار علی جد مادری راقم اور قاضی محمد حنیف کی والدہ تہین اور مولوی عبدالوالی کی ہمشیرہ زوجہ قاضی محمد حنیف تہین۔

اساس الدین صاحب اسکنہ اللہ فی العلیئین مع اولاد کے لکھتے ہین

جناب مولوی محمد عزیز الدین صاحب دوسرے صاحبزادے جناب مولوی محمد اساس الدین صاحب مرحوم ومغفور کے ہین آپ ۱۲۴۴ ہجری مین پیدا ہوئے تھے اور دہلی مین اپنے جد امجد مرحوم ومغفور حافظ ابوالموید خان کے زمانہ حیات تک اونکی تربیت مین رہے اور تکمیل علوم مروجہ کی مزمائی علم طب کی بھی تحصیل کی لیکن بطور پیشہ کے اس فن کو نہین کیا اور فارسی اُردو مین اون کا کلام نظم نہایت عمدہ ہے آپ شاگرد رشید مرزا غالب دہلوی کے اور خوشخطی مین میر پنجہ کش۔ دہلوی کے تھے بعدہٗ آپ نے ملازمت گورنمنٹ انگریزی کی طرف توجہ فرمائی۔ ۱۸۵۵ء مین سند درجہ اعلیٰ وکالت صدر وعہدہ منصفی کی بمقام دہلی حاصل کی اور دہلی مین وکالت ضلع کی شروع کی تا بایام غدر ۱۸۵۷ء دہلی مین اعلیٰ درجہ کی وکالت آپکی ہوئی بعد غدر کے آپ ۱۸۵۹ء مین جبکہ ضلع جدید شاہجہانپور مین قایم ہوا ضلع شاہجہان پور مین وکیل سرکار مقرر ہوئے۔ اور عرصہ دراز تک عمدہ طور سے وکالت ضلع مذکور مین کی اور حکام مین گرامی قدر رہے بعدہٗ آپ نے عہدہ منصفی قبول فرمایا قریب دس سال تک منصفی کی اور درجہ اول کے منصف بمشاہرہ للعما رکے رہے۔ بعد عمر ۵۵ سالہ آپ نے گورنمنٹ سے پنشن حاصل کی اور بعمر ۶۶ سال تاریخ ۲۶۔ جمادی الاخر ۱۳۱۱ھ کو اس دار فانی سے بعالم جاودانی رحلت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے

آپ کی قبر شریف باغ قدیمی جناب ممدوح مین متصل ایک مزار بزرگ کے واقع ہے آپ کے دو نکاح ہوئے نکاح اوّل ساتھ مسماۃ نجابتہ النسار دختر شیخ عابد علی کے ہوا جنکا شجرہ مادری و پدری ذیل مین درج کرتے ہین شجرہ پدری یہ ہے یہ شجرہ نمبر ۹ سے بہ نمبر ۶۸ ملجاتا ہے۔

شجرہ نمبر ۳۱

نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام
۶۹	قاضی محمدؐ جلال بن قاضی قاضی محمدؐ	۷۱	قاضی دوست محمدؐ	۷۳	منشی لطف علی	۷۵	مسماۃ نجابتہ النسار زوجہ مولوی عزیز الدین مرحوم
۷۰	قاضی محمدؐ سعید	۷۲	قاضی غلام حسینؑ	۷۴	منشی عابد علیؑ		

شجرہ مادری مسماۃ موصوفہ کا جو بذیل ذکر حکیم محمدؐ سعید الدین بہ نمبر ۲۲ درج ہوا ہے اوس شجرہ سے ملتا ہے مسماۃ فصاحت النسار مادر مسماۃ نجابتہ النسار دختر قاضی محمدؐ حنیف بن قاضی محمدؐ منیف کی تھین۔ ان بی بی کے بطن سے اوّل ایک دختر مسماۃ صداقت النسار پیدا ہوئی تھی جو صغر سنی مین فوت ہوئی دوسرے مولوی محمدؐ ابوالحسن صاحب سلمہ بتاریخ ۱۱ ربیع الثانی ۱۲۶۸ھ ہجری پیدا ہوئے۔

ایام صغر سنی مین جبکہ آپ کی عمر برس سوا برس کی تھی انکی والدہ نے انتقال کیا۔ یہ اول شخص ہمارے خاندان مین ہین جنھون نے انگریزی علوم تحصیل

کئے سنہ ۱۸۶۴ء کے شروع مین وہ مدرسہ انگریزی بدایون مین داخل ہوئے - سنہ ۱۸۷۰ء مین امتحان انٹرنس - اور سنہ ۱۸۷۲ء مین امتحان ایف - اے - کلکتہ یونیورسٹی کا پاس کیا - جنوری سنہ ۱۸۷۵ء مین امتحان بی - اے کلکتہ یونیورسٹی مین شریک ہوئے - مگر ایک مضمون مین ناکامیاب رہے دوسری مرتبہ کوشش نہین کی - انٹرنس کا امتحان ضلع اسکول بدایون سے - ایف اے کا - بریلی کالج سے - اور بی اے کا امتحان میور سنٹرل کالج الہ آباد سے دیا تھا -

درجہ دوم سے لیکر بی - اے - تک برابر سرکاری و لوکل وظائف حاصل کرتے رہے -

بی اے - کلاس مین آپکو عہ کا وظیفہ ملتا تھا - شروع سنہ ۱۸۷۵ء مین جب علیگڈہ مین مدرسۃ العلوم مسلمانان قایم ہوا تو اوسکی ماسٹری پر انکا تقرر ہوا اور وہ مشہور مدرسہ گویا انہی کے ہاتھہ سے کہلا - آنریبل سید احمد خان بہادر صاحب جب لیجسلیٹو کونسل ہند کے ممبر مقرر ہوئے تو مولوی ابو الحسن صاحب نے اونکے پاس بطور پرسنل اسسٹنٹ و پرایویٹ سکرٹری کے چار سال تک کام کیا - سنہ ۱۸۸۲ء مین ہائی کورٹ الہ اباد کے مترجم مقرر ہوئے - مئی سنہ ۱۸۸۸ء سے سرکار نظام کی طلب پر حیدر آباد کی ملازمت اختیار کی جہان ابتک بعہدہ رجسٹراری ہائی کورٹ بمشاہرہ سماعہ سرفراز ہین - کچھہ عرصہ تک ضلع بیدر کے جج اور خاص حیدر آباد کے چیف مجسٹریٹ بھی رہ چکے ہین -

دوسرا نکاح مولوی محمد عزیز الدین صاحب کا مسماۃ مقبول النسا دختر شیخ مجیب الله

بن شیخ نجیب اللہ بن شیخ حیات اللہ کے ساتھہ ہوا تھا جنکا شجرہ بذیل ذکر مولوی رشید الدین بن مولوی حکیم محمد سعید الدین مرحوم ومغفور بہ نمبر ۲۶ درج کر آئے ہین ان بی بی کے بطن سے تین پسر محمد وہاب الدین احمد اور محمد وہاج الدین و محمد ضیاء الدین سلمہم اور ایک دختر مسماۃ افضل بانو سلمہا پیدا ہوئین بفضلہ تعالی زوجہ ثانیہ اسوقت تک بقید حیات ہین -

مولوی محمد ابو الحسن ؑ کی شادی ہمشیرہ عزیزہ راقم الحروف مسماۃ تنزیہ النساء سے بتاریخ ۲۱ - جمادی الثانی ۱۲۸۷ھ ہجری ہوئی اونکے بطن سے دو پسر ایک محمد وحید الدین حسن اور دوسرے حمید الدین حسن ؑ اور تین دختران مسماتان تمکین فاطمہ و تحسین فاطمہ و تسکین فاطمہ بفضلہ تعالی زندہ موجود ہین - ایک اور دختر افضل النساء جو سب مین بڑی تھی دس گیارہ سال کی عمر مین فوت ہوگئی - اور ایک پسر مسمی ظہیر الدین ۲ - جمادی الاول ۱۲۹۲ھ ہجری کو پیدا ہوکر ۲۷ - ربیع الاول ۱۲۹۳ھ ہجری کو دس ماہ کی عمر مین فوت ہوگیا - دختر کلان تمکین فاطمہ کی شادی قاضی عنایت رضا صاحب سے ساتھہ ہوئی ہے جو اہلیہ راقم الحروف کے بھائی ہین جنکا ذکر شجرہ نمبر ۲۳ مین بہ نمبر ۵۷ درج ہے - باقی دو لڑکیان ابھی ناکتخدا ہین -

وحید الدین حسن ؑ کی شادی دختر راقم الحروف مسماۃ حمیدہ خاتون سے بتاریخ ۲۹ - دسمبر ۱۸۸۹ء روز یکشنبہ ہوئی - اوسکے بطن سے اسوقت تک بفضلہ تعالی دو اولاد ہین ایک پسر برخوردار امیر الدین حسن عرف امیر حسن ؑ جو بتاریخ ۱۹ شوال ۱۳۱۱ھ ہجری پیدا ہوا اور ایک دختر بعمر دو سالہ موسوم محمودہ خاتون موجود ہین - اللہ تعالی عمر طبعی کو پہونچاوے - ایک اور دختر تزئین فاطمہ بتاریخ ۱۹ شوال ۱۳۱۳ھ

پیدا ہوئی تھی مگر دو ماہ بعد بتاریخ ۱۸ - ذالحجہ سنہ مذکور فوت ہوگئی -
محمد حمید الدین جو بوجہ امراض جسمانی کے پاؤن سے کسیقدر لنگ کرتے ہین اور زبان سے اچھی طرح نہین بول سکتے ہین اونکی شادی مسماۃ رضیہ خاتون کے ساتھہ ہوئی - اور اوسکے بطن سے ایک لڑکا علی الدین حسن عرف اختر حسن زندہ ہے -
محمد وہاب الدین احمد کی شادی ساتھہ مسماۃ انور بانو بنت شیخ محمد ذکاءاللہ بن شیخ محمد مجیب اللہ اپنے مامون کی دختر سے ہوئی - اور ان بی بی کے نانا شیخ جمال الدین احمد تھے جنکا ذکر ہم اولاد شیخ محمد اکرم مین لکھہ چکے ہین - انکے بطن سے صرف ایک دختر مسماۃ ہاجرہ خاتون پیدا ہوئی ہے جو ہنوز ناکتخدا ہے -
محمد وہاب الدین احمد محکمہ نمک مین انسپکٹر ہین اور بالفعل ملتان کے ضلع مین ہین - محمد وہاج الدین کی اوّل شادی دختر شیخ محمد قاسم علی بن شیخ محمد عابد علی بن منشی لطف علی کے ساتھہ ہوئی جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہے -
وہ لڑکی لاولد فوت ہوئی تو دوسری شادی مسماۃ شمس الضحی دختر مولوی عبدالمتعالی بن مولوی عبدالوالی بن مولوی عبدالباقی بن مولانا شاہ حسن علی صاحب مرحوم کے ساتھہ ہوئی جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہے اور اوس لڑکی کے ننہال کا شجرہ ہم ذیل مین بیان کرتے ہین -
مادر مسماۃ شمس الضحی کی دختر قاضی مصلح الدین ابن قاضی عزیزالدین کی تہین جنکا شجرہ بہ نمبر ۱۵ مندرج ہے - نمبر شمار ہم ملجائیگا ہنوز اس بی بی سے بہی کوئی

اولاد نہین ہے اور محمد وہاج الدین محکمۂ پولیس مین کوٹ انسپکٹری کے عہدہ پر مامور ہین۔

پسر سیوم مین زوجہ ثانیہ سے مولوی محمد عزیز الدین صاحب مرحوم کے محمد ضیاء الدین ہین آپکی شادی ساتھ دختر شیخ الہام اللہ کے ہوئی جنکا شجرہ ہم ذیل مین درج کرتے ہین۔ شجرہ پدری جو شجرہ نمبر ۱۲ سے بنمبر ۶۹ ملتا ہے۔

شجرہ نمبر ۳۲

نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام
۷۰	شیخ اسلام اللہ	۷۲	محمد شفاعت اللہ	۷۴	معتقد بانو زوجہ محمد ضیاء الدین
۷۱	حکیم محمد سخاوت اللہ	۷۳	محمد الہام اللہ		

شجرہ مادری مسماۃ معتقد بانو کا یہ ہے کہ والدہ مسماۃ مذکورہ دختر شیخ حمزہ حسین ابن حکیم سخاوت اللہ موصوف کی تہین جو شجرہ پدری مسماۃ مذکورہ مین بنمبر ۷۱ مندرج ہین اس بی بی کے بطن سے محمد ضیاء الدین کے چار پسر محمد قمر الدین و فخر الدین و شمس الدین و نجم الدین بفضلہ تعالیٰ موجود ہین اور ضیاء الدین محکمہ ججی شاہجہانپور مین بعہدہ نائب محافظ دفتر ملازم ہین۔

محمد ابراہیم کی زوجہ اول سے ایک پسر محمد اسمٰعیل اور ایک دختر زاہدہ خاتون زندہ ہین۔

بی بی مرگئین دوسرا نکاح وجیہ الدین کی دختر سے کیا ہے۔

شیخ محمد قمرالدین بن شیخ محمد اکرم

یہ تیسرے صاحبزادے محمد اکرم کے تھے اور ۱۲ سنہ محمد شاہی مین بخدمت سوانح نگاری چکلہ بریلی بمنصب دوہزاری ذات و دو صد سوار اور قریب دہ لک دام جاگیر حویلی بدایون وغیرہ پرگنات کی تنخواہ رکھتے تھے اور عہد احمد شاہ بن محمد شاہ مین بوکالت شاہزادہ محمود شاہ پسر احمد شاہ مذکور کے مامور ہوئے انکا نکاح اوّل ساتھہ مسماۃ رحمت النسار بنت شیخ اسلام اللہ بن شیخ فتح محمد ابن شیخ فیضی بن شیخ مبارک بن شیخ ارزانی فرشوری سے ہوا جنکا شجرہ اور حال ہم اوپر مفصل لکھہ آئے ہین - ان بی بی کے بطن سے ایک پسر محمد فخرالدین پیدا ہوئے اونکو بھی خطاب خانی کا اور منصب ہزاری ذات و دو صد سوار حضور بادشاہ سے عطا ہوا اون کی والدہ نے جبکہ محمد فخرالدین خان کی عمر چار ماہ کی تھی رحلت فرمائی - اور محمد فخرالدین خان نے بھی بعمر یک سال و چند ماہ دار فانی سے انتقال فرمایا شیخ محمد قمرالدین مرحوم نے دوسرا نکاح ۱۱۶۲ ہجری ماہ مبارک رمضان شریف مین مسماۃ بی بی حلیمہ بنت شیخ فتح اللہ ابن شیخ امان اللہ نبیرۂ قاضی چاند کے ساتھہ کیا اور ان بی بی کے بطن سے تاریخ نہم شوال ۱۱۶۳ ہجری مقدسہ یوم دوشنبہ چار گھڑی دن رہے ایک دختر مسماۃ شمس النسار پیدا ہوئین -

اونکا عقد ساتھہ حافظ محمد ابوالمویدخان بن محمد فصیح اللہ خان کے جو راقم الحروف کے پردادے تھے ہوا -

ان بی بی کے بطن سے راقم کے جد امجد مولوی محمد اساس الدین احمد صاحب مرحوم پیدا ہوئے - بعد ازان بتاریخ بست و یکم شہر جمادی الاولی ۱۱۸۱ھ ہجری شب جمعہ بوقت نصف شب ایک پسر مولوی حکیم محمد افتخار الدین مرحوم و مغفور پیدا ہوئے اور یہ علم عربی مین علماے جید سے شمار ہوتے تھے اور علم طب مین ید طولی رکھتے تھے اور ملقب بحکیم ہوئے - انکا عقد مسماۃ لطافت النسا بنت حکیم قادر بخش[۱] بن شیخ فتح اللہ بن شیخ امان اللہ بن قاضی محمد یوسف بن قاضی عبد الجلیل عرف شیخ چاند سے ہوا -

---

[۱] قادر بخش کے بیٹے حکیم محمد مجید اللہ صاحب مرحوم مغفور تھے اور دوسرے فرزند حکیم سعید اللہ ہوئے حکیم مجید اللہ کے عبد الحکیم متوفی اور اونکے رضوان احمد جو بقید حیات ہین اور حکیم سعید اللہ کے حکیم وحید اللہ جو صاحب تصانیف و مورخ بے بدل تھے جنکے صاحبزادے شیخ قدرت اللہ و شیخ حمید اللہ تھے حمید اللہ بقید حیات ہین اور حکیم قدرت اللہ کے پسر حکیم مکرم حسین جو بفضلہ تعالے موجود ہین - اور انکے صاحبزادے عزیز حسین جو سال حال مین انگریزی مین ایم - اے - پاس ہوئے ہین موجود ہین اور حکیم صنعت اللہ پسر حکیم سعید اللہ کی صرف ایک دختر تھی جنکا نکاح مکرم حسین سے ہوا تھا اور وہ لاولد مرگئین اور ان دونون صاحبزادون کا تعلق راج بہرت پور مین لعہدہ طبابت رہا - اور تیسرے صاحبزادے حکیم سعید اللہ کے حکیم وقار اللہ مرحوم تھے جنکے پسر کاظم رضا موجود ہین اور مظہر حسین پسر کلان حکیم وقار اللہ کے فوت ہوئے انکی ایک دختر زوجہ انوار علی بن شیخ ضیاء علی ہے حکیم وقار اللہ کی چار دختر ہوئین - دختر اول زوجہ حمید اللہ مذکور کی تھین اور دختر ثانی زوجہ شیخ منور حسین بن شیخ جمال الدین احمد فرشوری کی تھین اور دختر سویم زوجہ حکیم مکرم حسین مذکور اور دختر چہارم زوجہ حکیم معظم حسین بن شیخ حکیم محمد فخر الدین کی ہین -

انکے بطن سے اولاً مسماۃ فریدۃ النساء دختر کہ جوجدہ ماجدہ راقم الحروف کی تہین
پیدا ہوئین بعدہٗ مولوی محمد اقتدار الدین وحکیم محمد ممتاز الدین صاحب مرحوم پیدا ہوئے
مولوی اقتدار الدین صاحب فاضل اجل تہے افسوس کہ بعمر ۲۴ سال اس دار فانی
سے بعالم جاودانی رحلت فرما گئے۔ اور مزار اونکا دہلی مین جوار مزار حضرت محبوب الٰہی
خواجہ نظام الملۃ والدین رحمۃ اللہ علیہ کے ہے جہان مزار حافظ ابوالموید خان
مرحوم کا ہے۔ اوسوقت تک شادی نہ ہوئی تہی اور جناب مولانا افتخار الدین صاحب
اونکے والد ماجد بقید حیات تہے۔

مولوی حکیم محمد افتخار الدین مرحوم مرید حضرت شاہ مولانا حسن علی صاحب بدایونی
کے تہے اور وہ خلیفہ حضرت مولانا فخر الدین صاحب دہلوی قدس سرہٗ کے تہے
مولوی محمد افتخار الدین صاحب کا انتقال ۱۱۔ جمادی الثانی بمقام جے پور ہوا مزار شریف
آپکا بمقام جے پور باغ حکیم واصل خانصاحب مین پختہ بنا ہوا ہے۔
حکیم واصل خانصاحب سے نہایت دوستی تہی بمقام جے پور بزمرہ طبیبان راجہ صاحب
بہادر ملازم تہے۔

دوسرے صاحبزادے آپکے جناب حاجی حکیم محمد ممتاز الدین صاحب مرحوم و
مغفور تہے۔ انکا عقد مسماۃ امتیاز النساء بنت منشی الطاف علی سے ہوا
جو پسر شیخ غلام حسین کے تہے اور غلام حسین کے پسر ثانی منشی لطف علی کا
شجرہ ہم اپنے عم مرحوم مولوی عزیز الدین صاحب کے زوجہ اول کے ذکر مین مرقوم
کر چکے ہین بہ نمبر ۲ ۔ شجرہ نمبر ۱۳۱ آپ کے بطن سے کوئی جب اولاد نہ ہوئی
توحکیم صاحب موصوف نے دوسرا عقد ساتہہ مسماۃ تمجید النساء بنت شیخ صمصام الدین

اپنے بنی عم کے کیا اور اون بی بی سے بھی اولاد نہوئی اور سلسلہ اولاد قسم ذکور شیخ قمر الدین خان مرحوم منقطع ہوا صرف اولاد دختری مین راقم الحروف اور برادران حقیقی و برادران عم زاد راقم الحروف سلمہم موجود ہین۔ زوجہ اول حکیم صاحب موصوف کا انتقال بتاریخ ۱۳۔ صفر ۱۲۹۵ھ ہجری کو ہوا اور زوجہ ثانیہ کا انتقال بتاریخ ۲۱۔ شعبان ۱۳۰۱ھ کو ہوا اور قبر زوجہ اوّل کی مسجد قدیمی فرشوریان مین متصل زیارت پیر مسجد جانب غرب و شمال واقع ہے اور زوجہ ثانیہ کی قبر خطیرہ مولوی شاہ عبدالمجید قدس سرہٗ کے باغ مین واقع ہے۔ حکیم صاحب نہایت اعلیٰ درجہ کے طبیب اور ناظم ناثر تھے اور حاجی حرمین محترمین بھی تھے۔ آپ کا انتقال تاریخ ۴۔ رمضان المبارک ۱۳۰۱ھ ہجری کو بمقام بدایون ہوا اور اونکا مزار شریف برابر مزار جد راقم الحروف کے واقع ہے۔ اور اوسکی برابر مزار شریف والد راقم الحروف کا حظیرہ فرشوریان مین زیارت شاہ ولایت رحمۃ اللہ علیہ کے بن مین ہے۔

ذکر شیخ محمد امین الدین پسر شیخ محمد اکرم مرحوم

پسر پنجم شیخ محمد اکرم کے شیخ محمد امین الدین تھے جو ۲۸ سنہ جلوس محمد شاہی سے بمنصب دو ہزاری ذات و دو صد سوار بتدریج و قریب دہ لک دام جاگیر حویلی بدایون وغیرہ پرگنات مین تنخواہ دار تھے اور عہد احمد شاہ پسر محمد شاہ مین بخدمت بخشیگری شاگرد پیشہ و داروغگی خواصان بادشاہ زادہ محمود شاہ پسر احمد شاہ مذکور کے سرفراز رہے اور عہد احمد شاہ موصوف سے بخدمت عمدہ امانت پائی باقی[۱] سرکار بدایون بھی مامور رہے۔

[۱] امانت پائی باقی۔ ایک عمدہ جلیل القدر تھا۔

انکا نکاح ساتہہ مسماۃ حبیب النسار بنت شیخ اسد اللہ بن شیخ سعد اللہ بن شیخ بدرالدین بن شیخ کرم اللہ متولی مخدوم زادہ کے ہوا جنکا نام شجرہ نمبر۲ مین نمبر۶۵ پر درج ہے اوس حساب سے مسماۃ موصوفہ کا نمبر ۶۹ ہوتا ہے - ان بی بی کے بطن سے ایک پسر محمد اوحد الدین بتاریخ بست ہفتم جمادی الثانی ۱۱۷۰ھ ہجری مقدس شب چہارشنبہ پیدا ہوئے اور پہر شب سیزدہم شہر جمادی الاول ۱۱۷۴ھ ہجری روز دوشنبہ مین پسر دوم محمد عماد الدین پیدا ہوئے اور بعدہٗ پسر سوم صلاح الدین پیدا ہوئے اور صلاح الدین لاولد فوت ہوئے - محمد اوحد الدین کا نکاح مسماۃ نعمت النسار بنت شیخ عبید اللہ عرف قادر بخش بن شیخ فتح اللہ بن شیخ امان اللہ نبیرہ قاضی چاند کے ساتہہ ہوا جنکا شجرہ بذیل ذکر مولوی شیخ افتخار الدین کے ہم لکہہ آئے ہین -

ان بی بی کے دو دختر ایک مسماۃ نجابۃ النسار اور دوسری عرش النسار اور ایک پسر مسمی نظام الدین تولد ہوئے - مسماۃ نجابۃ النسار کی شادی ساتہہ شیخ محمد غیاث الدین بن شیخ کمال الدین حسینؒ کے اپنے بنی اعمام مین ہوئی جنکا شجرہ ہم اونکے موقع پر لکہہ چکے ہین -

اور مسماۃ عرش النسار کی شادی ساتہہ شیخ حسام الدین ابو العدل کے اپنے بنی اعمام مین ہوئی - یہ لاولد فوت ہوئین - شیخ نظام الدین حیدرآباد دکن مین بعہد چندو لال دیوان ملازم معزز عہدہ ریاست پر رہے انکی شادی نہین ہوئی تہی لہذا لاولد فوت ہوئے -

انہون نے اوس حویلی کلان کی بنیاد ڈالی اور تعمیر شروع کی تہی جسکی تکمیل اب

منشی محمد مقصود حسین صاحب نے کی ہے جنکا ذکر آگے آتا ہے۔
شیخ عماد الدین کی شادی مسماۃ نضارۃ النسار بنت شیخ محمد سلیمان ابن شیخ محمد سبحان کے ساتھہ جنکا شجرہ نمبر ۱ مین نمبر ۲ شمار ہم درج کر چکے ہین ہوئی تھی۔
ان بی بی کے بطن سے تین پسر اور دو دختر پیدا ہوئین خلف اکبر شیخ محمد مصلح الدین و پسر دوم شیخ محمد شرف الدین پسر سوم شیخ محمد علاء الدین اور دو دختر مسماۃ فرخندۃ النسار و محمود النسار پیدا ہوئین۔ محمد مصلح الدین کی شادی ساتھہ مسماۃ کبیر النسار بنت شیخ احسان علی ابن قاضی غلام حسین کے جنکا نام شجرہ نمبر ۳ مین نمبر ۲ مندرج ہے ہوئی۔ اس حساب سے مسماۃ کا نمبر ۴ ہوتا ہے ان بی بی کے بطن سے دو پسر منشی محمد مقصود حسین صاحب اور حکیم محمد التفات حسین صاحب اور تین دختران مسماۃ تسلیم النسار و تعظیم النسار و توقیر النسار پیدا ہوئین اور بفضلہ تعالی یہ سب زندہ ہین۔
شیخ مصلح الدین صاحب کا انتقال کچھہ دن قبل غدر ۵۷ء کے ہوا ہے اور انکی قبر قبرستان قدیم مین موجود ہے۔
دختر کلان مسماۃ تسلیم النسار کا عقد ساتھہ مولوی محمد عین الدین صاحب سلمہ کے اپنے ہی اہتمام مین ہوا جنکا ذکر مذکور ہوچکا ہے۔ دختر دوم مسماۃ تعظیم النسار کا نکاح ساتھہ حکیم محمد رونق علی صاحب مرحوم کے ہوا جنکا شجرہ بھی اوپر لکھہ چکے ہین یہ ہر دو دختران صاحب اولاد ہین۔
مسماۃ توقیر النسار کا نکاح ساتھہ قاضی افصح الزمان کے ہوا۔

یہ شجرہ نمبر ۱۵ سے نمبر ۷۳ ملجاتا ہے۔

شجرہ نمبر ۳۳

نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام
۷۳	قاضی اصلح الدین	۷۵	قاضی کبیر الدین	۷۷	قاضی افصح الزمان
۷۴	قاضی فصیح الدین	۷۶	قاضی وسیع الدین		

منشی محمد مقصود حسین صاحب کی شادی ساتھ دختر قاضی محمد وسیع الدین مذکور کے ہوئی جنکا نام لیاقتہ النسار ہے قاضی وسیع الدین کا نام شجرہ بالا مین بنمبر ۷۶ درج ہے انکے بطن سے ایک پسر مسمی منشی ظل حسین ع اور اور ایک دختر مسماۃ تنویر بانو پیدا ہوئی جو بقید حیات ہین ظل حسین کی شادی ساتھ دختر محمد مصباح الدین کے ہوئی جسکا نام قدسیہ بانو ہے انکے بطن سے ایک لڑکا موسوم بہ اقدس حسین ع بعمر شش سالہ ہے اور تین لڑکیان ہین معزہ بانو وساجدہ بانو ماجدہ بانو دختر اول معزہ بانو کی شادی سال حال مین ساتھ زاہد کریم ابن احسان کریم بن شیخ ذکار اللہ بن شیخ مجیب اللہ کے ہوئی جنکا شجرہ بذیل ذکر مولوی عزیز الدین صاحب مرحوم لکھہ چکے ہین اور باقی اولاد کا تعدد آگے حکیم التفات حسین سلمہ کی شادی ساتھ طہیر النسار خاتون بنت شیخ محمد شرف الدین کے ہوئی جو آپ کے چچا تھے۔ اس بی بی کے بطن سے ایک پسر امتیاز حسین ع سلمہ پیدا ہوئے اور انکا عقد مسماۃ رفیعہ خاتون بنت منشی عظمت علی صاحب کے ساتھ ہوا جنکا شجرہ ہم نمبر ۱۹ لکھہ آئے ہین۔ انکے اوقت تک

ایک پسر مسمی مقتدی احمد جو بعمر چھ سالہ ہے اور ایک دختر نابالغہ بفضلہ موجود ہے
شیخ محمد شرف الدین صاحب کی شادی مسماۃ کلثوم النسار بنت شیخ محمود علی
سے ہوئی جنکا شجرہ ذیل مین مندرج ہے۔

شجرہ نمبر ۳۴

نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام
۷۲	محمد منعم بن محمد مکرم	۷۴	محمود علی
۷۳	حافظ فیض محمد	۷۵	مسماۃ کلثوم النسار زوجہ شیخ شرف الدین فرشوری

یہ شجرہ شجرہ نمبر ۲۰ سے نمبر ۱۷ ملجاتا ہے۔
ان بی بی کے بطن سے ایک پسر اور ایک دختر پیدا ہوئی پسر کا نام وجاہت حسین
اور دختر کا نام طہیر النسار زوجہ حکیم التفات حسین صاحب کی ہین۔
شیخ وجاہت حسین کی شادی مطلوب النسار مرحومہ دختر قاضی غلام شبیر مرحوم سے
ہوئی اور مادر مسماۃ مطلوب النسار دختر قاضی اظہر اللہ کی تھین اونکے بطن سے
مظاہر الحق و مناظر حق و اظہار حق و منظور حق چار پسر اور ایک دختر مسماۃ معصوم النسار
و ایک دختر کنیز فاطمہ پیدا ہوین مظاہر الحق کی شادی دختر شیخ فضل احمد بن شیخ آیت اللہ
کے ساتھ ہوئی جنکا شجرہ ذیل مین مندرج ہے۔

شجرہ نمبر ۳۵

نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام
۶۹	محمد مکرم بن شیخ محمد اشرف	۷۱	کلیم الدین	۷۳	شیخ فضل احمد
۷۰	علیم الدین	۷۲	محمد آیت اللہ	۷۴	مسماۃ سلیق النسار زوجہ مظاہر الحق

یہ شجرہ شجرہ نمبر ۲۱ سے نمبر ۶۸ ملجاتا ہے۔

اس لڑکی کا انتقال سال حال میں ہوگیا اوسکے بطن سے صرف دو دختران نابالغہ موجود ہین اور مناظر الحق کی شادی دختر عبد الرب پسر شیخ کمال الدین منصف مرحوم کے ساتھہ ہوئی۔ جس کا شجرہ ذیل مین درج ہے

شجرہ نمبر ۳۶

نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام
۶۶	شیخ احمد بن شیخ کرم اللہ متولی	۶۸	عطاء اللہ	۷۰	حسین الدین	۷۲	مولوی کمال الدین	۷۴	مسماۃ محبوب فاطمہ زوجہ مناظر الحق
۶۷	درویش محمد	۶۹	شیخ ریاض الدین	۷۱	غازی الدین	۷۳	عبد الرب		

یہ شجرہ شجرہ نمبر ۲ اولاد حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے بہ نمبر ۶۵ ملجاتا ہے باقی دو صاحبزادے شیخ وجاہت حسین کے ہنوز ناکتخدا ہین۔ اور دختر شیخ وجاہت حسین کی شادی شیخ اعجاز احمد پسر شیخ فضل احمد مذکور ہی ہوئی۔ دوسری دختر کنیز فاطمہ کی شادی ساتھہ محبوب حسین پسر قاضی حسن ابن قاضی بشیر سے ہوئی اور شیخ علاء الدین پسر شیخ عماد الدین مرحوم لاولد فوت ہوئے انکی شادی مسماۃ فلاحت النساء دختر شیخ تقی الدین[۱] سے ہوئی تھی جنکا نام شجرہ نمبر ۱۸ مین

---

[۱] تقی الدین کے دوسرے بھائی نقی الدین تھے جنکے پسر ہمارے شفیق قاضی محمد عنایت حسین صاحب سلمہ موجود ہین اور حیدرآباد مین وکالت کرتے ہین اور محمد تقی الدین کے

یہ نمبر ۴۷ درج ہے۔

ان بی بی کے بطن سے ایک پسر مسمی فخرالدین پیدا ہوا تھا جو نابالغ فوت ہوا اون سے کوئی سلسلہ نہین چلا۔ مسماۃ فرخندہ النسار دختر شیخ عمادالدین مرحوم کی شادی قاضی وسیع الدین بن قاضی کبیرالدین سے ہوئی جنکا ابھی مذکور ہوا۔ ان بی بی کے بطن سے قاضی افصح الزمان و قاضی موعظ الزمان و قاضی اصلح الزمان تین پسران اور ایک دختر مسماۃ لیاقتہ النسار پیدا ہوئین جو بعنایت الٰہی اسوقت تک زندہ ہین اور اون کی اولاد بین موجود ہین۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۸) پسر محمد متقی حسنؑ اور تصدق حسنؑ و شیخ نذر حسینؑ اور شیخ خادم حسین تھے یہ چارون صاحب فوت ہو گئے۔ محمد متقی حسنؑ کے مولوی امیر اعظم و مولوی کریم عالم و علیؑ حاتم تین پسر صاحب اولاد موجود ہین۔ اور شیخ تصدق حسینؑ کے منشی انصر حسینؑ اور صادق حسینؑ اور مہربان حسینؑ بقید حیات ہین اور دختران بھی زندہ ہین۔ شیخ نذر حسینؑ کی چار دختر تھین کوئی لڑکا نہ تھا دختر کلان کا عقد قاضی عنایت رضا سلمہ بن قاضی غلام موسی رضا سے ہوا تھا جسکے بطن سے دو دختران موجود ہین ایک دختر زوجہ قاضی غلام بشیر بن قاضی غلام شبیر کی ہے اور دوسری دختر کا عقد سفتی حسینؑ احمد بن مولوی فضل احمد بن حافظ غلام جیلانی کے ساتھ ہوا اور شیخ خادم حسینؑ مرحوم کے مظاہر حسین اور تجمل حسینؑ دو پسر اسوقت بفضلہ بقید حیات ہین اور دختران بھی موجود ہین اور ایک پسر مسمی مخدوم حسینؑ کا انتقال ہو گیا ۱۲

اور دختر دویم مسماۃ محمود النسار کی شادی شیخ تجمل حسین بن شیخ
غیاث الدین فرشوری سے ہوئی جنکا شجرہ ابھی مذکور ہوچکا ہے اِنکے
بطن سے صرف ایک پسر شیخ محمدؐ سراج الدین سلمہ پیدا ہوئے جنکا
ہم ذکر اوپر لکھہ چکے ہین ✤ فقط

